Spot CMYK#Waheed

ماہنامہ

التبلیغ

راولپنڈی

ماہنامہ
التبلیغ
راولپنڈی

بشرفِ دعا
حضرت نواب محمد عشرت علی خان قیصر صاحب رحمہ اللہ
وحضرت مولانا ڈاکٹر تنویر احمد خان صاحب رحمہ اللہ

مدیر
مفتی محمد رضوان

ناظم
مولانا عبدالسلام

مجلسِ مشاورت
مفتی محمد یونس، مفتی محمد امجد، حکیم محمد فیضان، غفار الحق

فی شمارہ............25 روپے
سالانہ..........300 روپے

خط وکتابت کا پتہ
ماہنامہ التبلیغ پوسٹ بکس 959
راولپنڈی پوسٹ کوڈ 46000 پاکستان

پبلشرز
محمد رضوان
سرحد پرنٹنگ پریس، راولپنڈی

مستقل رکنیت کے لئے اپنے مکمل ڈاک کے پتہ کے ساتھ سالانہ فیس صرف 300 روپے ارسال فرما کر گھر بیٹھے ہر ماہ ماہنامہ "التبلیغ" حاصل کیجئے

قانونی مشیر
الحاج غلام علی فاروق
(ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)

ڈاک کا پتہ تبدیل ہوجانے یا ماہنامہ موصول نہ ہونے کی صورت میں رکنیت نمبر کا حوالہ دے کر فوری اطلاع کریں

اس دائرہ میں سرخ نشان آپ کی رکنیت ختم ہونے کی علامت ہے، آئندہ شمارہ رکنیت فیس موصول ہونے پر ارسال کیا جاسکے گا

برائے رابطہ...... ادارہ غفران ٹرسٹ چاہ سلطان گلی نمبر 17
عقب پٹرول پمپ وچمڑا گودام راولپنڈی صوبہ پنجاب پاکستان
فون: 051-5507530-5507270 فیکس: 051-5780728
www.idaraghufran.org
Email: idaraghufran@yahoo.com

ترتیب وتحریر

صفحہ

اداریہ .... میڈیا کی بے جا آزادی کا نقصان .... مفتی محمد رضوان ۳

درسِ قرآن (سورہ بقرہ: قسط ۱۲۸) ..... دنیا کی زینت اور مومنوں ومتقیوں کا تمسخر .... // // ۶

درسِ حدیث .... ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے کا حکم (قسط۱) .... // // ۱۹

مقالات ومضامین: تزکیۂ نفس، اصلاحِ معاشرہ واصلاحِ معاملہ

سہارنپور اور گنگوہ کا سفر .... مفتی محمد رضوان ۲۵

دین پر استقامت، جنت کی ضمانت .... مفتی محمد امجد حسین ۳۱

اسلام کی بنیاد پر یہ ملک بنا ہے .... // // ۳۶

جامعہ حقانیہ ساہیوال، سرگودھا کا یادگار سفر (چوتھی وآخری قسط) .... // // ۴۲

ماہِ جمادی الاولیٰ: ساتویں نصف صدی کے اجمالی حالات وواقعات .... مولانا طارق محمود ۴۵

علم کے مینار: .... امام مالک کی فقہی خدمات پر ایک نظر .... مولانا غلام بلال ۴۷

تذکرۂ اولیاء: .... مرتد لوگوں کے خلاف جہاد .... مولانا محمد ناصر ۵۱

پیارے بچو! .... صبر وشکر .... حافظ محمد ریحان ۵۴

بزمِ خواتین .... خواتین جن کا ذکر قرآن مجید میں ہے (قسط۳) ...... مولانا طلحہ مدثر ۵۶

آپ کے دینی مسائل کا حل .. طلاق میں بیوی کی طرف اضافت کی تحقیق (قسط۱) .... ادارہ ۶۵

کیا آپ جانتے ہیں؟ .... ”مولانا عبیدُ اللہ سندھی کے افکار اور تنظیمِ ۷۳

فکرِ ولی اللّٰہی کے نظریات کا تحقیقی جائزہ“ پر آراء .... مفتی محمد رضوان

عبرت کدہ ...... قومِ شعیب کے اعتراضات اور ان کے جوابات ...... مولانا طارق محمود ۸۵

طب وصحت .... آڑو (Peach) .... مفتی محمد رضوان ۸۸

اخبارِ ادارہ .... ادارہ کے شب وروز .... مولانا محمد امجد حسین ۹۱

اخبارِ عالم .... قومی وبین الاقوامی چیدہ چیدہ خبریں .... حافظ غلام بلال ۹۳

Idara Ghufran

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ

مفتی محمد رضوان

میڈیا کی بے جا آزادی کا نقصان

ہمارے یہاں پچھلے عشرے میں جب سے میڈیا کو بے مہار چھوٹ ملی ہے اور پرائیویٹ الیکٹرانک چینلز کی پوری ایک خودرو فصل اُگی ہے، اس وقت سے یہاں آزادی اظہار کے نام پر پروپیگنڈا، مبالغہ آرائی، جھوٹ، غیبت، تہمت و بہتان تراشی، بلیک میلنگ، جیسے قبیح جرائم کو صحافتی تقدس اور آزادی اظہار کی عصمت حاصل ہوگئی ہے، آزادی اظہار اور آزاد میڈیا کے ایک مثبت اصول اور قانون کو میڈیا کی کالی بھیڑوں اور زرد صحافت نے جس مکروہ دھندے اور مذموم مشغلے میں بدلا ہے، اس سے پورا ملک اور سوسائٹی کرب واذیت میں مبتلا ہے، جس کی وجہ سے آئے دن نئے نئے المیوں اور بحرانوں سے گزرنا پڑتا ہے، ان کے ٹاک شوز نے ملک کو میدان جنگ بنا رکھا ہے، مختلف طبقات اور شخصیات کو مرغ اور بٹیروں کی طرح آپس میں بھڑا کر تماشہ ملک کو دکھایا جاتا ہے اور جگ ہنسائی پوری دنیا میں کرائی جاتی ہے، ان کے بریکنگ نیوز نے قوم کو نفسیاتی مریض بنا چھوڑا ہے، آخر میڈیا تو ساری دنیا میں، تمام ملکوں میں ہے، آزادی اظہار کا حق بھی تقریباً اکثر ملکوں میں میڈیا کو حاصل ہوگا، کیا کہیں اور بھی میڈیا کی اس قسم کے کچھن ہیں؟ کہ اپنے مادر وطن، اس کے اداروں، اس کے نظام، اپنی روایات واقدار، اپنے مذہب اور اس کے اصول واحکام کے خلاف اس طرح کی مہم جوئی کی جاتی ہو اور اداروں، نظامات کی عزت خاک میں ملائی جاتی ہو، ملک دشمن قوتوں اور لابیوں کی وظیفہ خوری کرکے اپنے پاؤں پر کلہاڑی ماری جاتی ہو، ملک کے ملی مفادات کا خون کیا جاتا ہو، جس طرح یہاں کے بہتیرے بوگس صحافتی اور میڈیائی حلقے کرتے ہیں۔

ہمارے یہاں کے آزاد میڈیا کے اب تک کے کردار اور رویہ کو دیکھتے ہوئے یہ محسوس ہوتا ہے کہ آزادی اظہار کے نام پر مادر پدر آزادی اور شتر بے مہارگی نے میڈیا کو ایسا بے لگام بنا دیا ہے کہ ان کی بیشتر شتر گربگی قسم کی حرکتوں کی نہ قانونی دائرہ میں اجازت ہے، اور نہ ہی اخلاقی دائرہ میں، اور شرعی دائرہ میں تو خیر اس قسم کے سوقیانہ روش کی کیا گنجائش ہوسکتی ہے۔

اس طرح یہ شعبہ حقائق سے زیادہ غیر واقعی چیزوں اور معاشرہ کی اصلاح کرنے سے زیادہ معاشرہ میں بد

Idara Ghufran

اخلاقی، اور بے راہ روی اور مایوسی وغیرہ جیسی خصلتوں کو ہوا دے رہا ہے۔

اولاً تو ہر بات کی نشر و اشاعت کو نہ کسی قانون میں پسند کیا جاتا، اور نہ ہی کسی مذہب میں اس کی حوصلہ افزائی کی جاتی، بطورِ خاص مذہبِ اسلام میں بہت سی باتوں کے نشر و اشاعت کرنے کو بہت بڑا جرم اور گناہ قرار دیا گیا ہے، چنانچہ گناہ کرنے کے مقابلہ میں اس گناہ کی نشر و اشاعت کرنا زیادہ بڑا گناہ تصور کیا گیا ہے، جس میں بہت سے حکمتیں ہیں۔

لیکن ان تمام اصولوں کو نظر انداز کر کے ہمارے یہاں کا اکثر میڈیا نہ تو کسی گناہ کی نشر و اشاعت کو گناہ سمجھتا اور نہ ہی کسی برائی کو ظاہر کرنے میں کوئی جرم خیال کرتا، بلکہ بیشتر میڈیا پر زیادہ تر برائی اور شر والی باتوں کو ہوا دی جاتی ہے، اور اچھائی کی باتوں اور خبروں کو اتنی اہمیت نہیں دی جاتی۔

اس طرزِ عمل کے نتیجہ میں ایک طرف تو معاشرہ میں منفی اور مایوسی کے رجحانات ترقی پکڑ رہے ہیں، اور دوسری طرف جرائم کو ہوا مل رہی ہے۔

میڈیا سے رابطہ رکھنے اور اس کی باتوں سے متاثر ہونے والے لوگ عموماً یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے یہاں اچھائی کا نہ تو کوئی وجود ہے، اور نہ ہی اس کی توقع کی جاسکتی ہے، اس لئے ملک میں تعمیری اور مثبت کاموں کا ارادہ رکھنے والے لوگوں کے حوصلے پست ہوجاتے ہیں، اور وہ کچھ کرنے کے بجائے یا تو ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جاتے ہیں، یا پھر اسی دھارے اور رو میں بہنے میں عافیت سمجھتے ہیں۔

اس کے علاوہ میڈیا کے مادر پدر آزاد طرزِ عمل کے باعث بہت سی ایسی باتیں بھی نشر کردی جاتی ہیں، جن کی وجہ سے عالمی سطح پر ملک کی ساکھ اور پوزیشن پر بُرے اثرات پڑتے ہیں، جس کو اپنے پاؤں پر خود سے کلہاڑی مارنے سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔

ان حالات میں ضرورت اس بات کی ہے کہ میڈیا کے متعلقہ حلقے اپنے اس طرزِ عمل پر نظرِ ثانی کر کے، قانونی، اخلاقی، شرعی پابندیوں پر عمل کریں، اور کالی بھیڑوں، زرد صحافت کے حاملین اور بلیک میلر بہروپیوں کو اپنی صفوں سے نکالیں، اور ملک کے مقتدر اداروں کو بھی اس سلسلہ میں مل کر اپنا کردار ادا کرنا چاہیئے، تاکہ میڈیا کے تعمیری کردار کی وجہ سے معاشرہ میں بہتر ائی پیدا ہو، اور بے راہ روی، بداخلاقی اور مایوسی جیسے مسائل کی روک تھام ہو۔

اللہ کرے کہ ایسا ہو۔ آمین۔

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

(سورہ بقرہ قسط ۱۲۸، آیت ۲۱۲)

مفتی محمد رضوان

دنیا کی زینت اور مومنوں ومتقیوں کا تمسخر

زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ (سورة البقرة، رقم الآية ۲۱۲)

ترجمہ: مزین کر دیا گیا ان لوگوں کے لئے جنہوں نے کفر کیا، دنیا کی زندگی کو، اور تمسخر کرتے ہیں، وہ ان لوگوں سے جو ایمان لائے، اور جو متقی ہیں، وہ ان سے اوپر ہوں گے قیامت کے دن، اور اللہ رزق دیتا ہے، جس کو چاہتا ہے، بغیر حساب کے (سورہ بقرہ)

تفسیر وتشریح

مذکورہ آیت میں اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لئے دنیا کو مزین کئے جانے اور ان کی طرف سے مومنوں اور متقیوں کے ساتھ تمسخر واستہزاء کئے جانے کا ذکر فرما کر یہ واضح فرمادیا کہ متقی لوگ قیامت کے دن ان کافروں سے اعلیٰ وافضل، یعنی جنت میں اعزاز واکرام کے ساتھ ہوں گے، اور مومنوں ومتقیوں سے تمسخر واستہزاء کرنے اور ان کا مذاق اڑانے والے لوگ ان سے نیچے یعنی جہنم میں ذلت ورسوائی کے ساتھ ہوں گے، اور جہاں تک رزق کا معاملہ ہے، تو اللہ جس کو چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق عطا فرماتا ہے، اور اس کے رزق کی تقسیم میں بے شمار حکمتیں ہوتی ہیں، لہٰذا رزق کے زیادہ ہونے پر کامیابی اور رزق کے کم ہونے پر ناکامی کا دارومدار نہیں رکھا جاسکتا۔

مذکورہ آیت سے معلوم ہوا کہ دنیا کی زیب وزینت کا طالب اور اس پر فریفتہ ہونا اور اس کے مقابلہ میں ایمان اور تقویٰ اور مختصر لفظوں میں آخرت کو حقیر وکم تر سمجھنا کفر کی علامت ہے۔

مذکورہ آیت میں ''وَيَسْخَرُوْنَ'' کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں، اور یہ ''سخر'' سے بنا ہے، جس کے معنیٰ استہزاء اور تحقیر کرنے یا مذاق اڑانے کے آتے ہیں۔ [1]

---

[1] والاستهزاء السخرية والاستخفاف(التفسير المظهرى، ج ا ص ۲۸، سورة البقرة)
ينهى تعالى عن السخرية بالناس وهو احتقارهم والاستهزاء بهم، كما ثبت فى الصحيح عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال :الكبر بطر الحق وغمص الناس -ويروى -وغمط الناس والمراد من ذلک احتقارهم واستصغارهم، وهذا حرام (تفسير ابنِ كثير، ج۷ص ۳۵۱، سورة الحجرات)

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

اور تمسخر واستہزاء کرنے کی عام مسلمانوں کو بھی قرآن مجید میں ممانعت آئی ہے، اور بطورِ خاص کسی شخص کا ایمان اور تقویٰ کی بنیاد پر تمسخر واستہزاء کرنا جبکہ اس کے پاس دنیا کا مال ودولت نہ ہو یا کم ہو، سخت گناہ بلکہ کفر کی علامت ہے۔

دنیا کی زیب وزینت پر فریفتہ ہونے کا وبال

قرآن مجید میں جابجا دنیا کی زینت اور رونق پر فریفتہ ہونے کو دھوکہ اور خسارہ میں مبتلا ہونا قرار دیا گیا ہے۔

چنانچہ سورہ ہود میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ . أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبَاطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (سورة هود، رقم الآيات ۱۵ و ۱۶)

ترجمہ: جو ارادہ کرتا ہے، دنیوی زندگی کا، اور اس کی زینت کا، پورا دیتے ہیں ہم ان کو ان کے اعمال کا بدلہ دنیا میں، اور ان کو دنیا میں کمی نہیں کی جاتی۔

یہی ہیں وہ لوگ کہ نہیں ہے ان کے لئے آخرت میں مگر آگ، اور ضائع ہوگئے ان کے وہ عمل جو انہوں نے دنیا میں کئے، اور باطل ہوگئے وہ اعمال جو وہ کرتے رہے (سورہ ہود)

مذکورہ آیات سے معلوم ہوا کہ دنیاوی زندگی اور اس کی زینت کو چاہنے والے کو اللہ تعالیٰ دنیا ہی میں ان کی چاہت کو پوری فرما دیتا ہے، جس میں کوئی کمی نہیں کرتا، لیکن ان لوگوں کے لئے آخرت میں جہنم کی آگ کے علاوہ اور کچھ نہیں، اور ان کے مذکورہ طرزِ عمل کے باعث ان کے دنیا میں کئے ہوئے اعمال آخرت میں ثواب کے قابل نہیں، اس لئے ان کے دنیا میں کئے ہوئے اچھے اعمال ضائع اور باطل ہیں۔

اور سورہ حدید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

اِعْلَمُوْا أَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا .وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ وَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ (سورة الحديد، رقم الآية ۲۰)

ترجمہ: جان لو کہ بس دنیا کی زندگی کھیل اور تماشہ اور زینت کی چیز ہے، اور تمہارا آپس میں

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

ایک دوسرے پر فخر کرنا ہے، اور اموال اور اولاد میں ایک دوسرے سے بڑھ جانا ہے، اس بارش کی طرح جس سے اگنے والی کھیتی نے کاشتکاروں کو خوش کر دیا، پھر وہ پک جاتی ہے، پھر تو اسے دیکھتا ہے کہ زرد ہے، پھر وہ چورا بن جاتی ہے اور آخرت میں بہت سخت عذاب ہے اور اللہ کی طرف سے مغفرت اور خوشنودی ہے اور دنیا کی زندگی دھوکے کے سامان کے سوا کچھ نہیں (سورہ حدید)

مطلب یہ ہے کہ دنیا کی زندگی لہو ولعب، کھیل، تماشہ اور زینت و رونق کی چیز ہے، جس کے ذریعہ سے ایک دوسرے پر فخر کیا جاتا ہے، اور مال اور اولاد کو ایک دوسرے سے زیادہ بڑھانے کی کوشش کی جاتی ہے، جس کی مثال تر و تازہ اُگنے والی کھیتی کی طرح ہے، جس کا انجام ریزہ ریزہ ہوجاتا ہے، اور اصل کامیابی اور ناکامی کا دارومداران چیزوں کے بجائے آخرت پر ہے، جس میں شدید عذاب ہے، اور بعض کے لئے اللہ کی رضاء اور اس کی مغفرت ہے، اور دنیا کی زندگی اس کے مقابلہ میں صرف دھوکہ کا سامان ہے۔

دنیا کے مزین کرنے کا سبب آزمائش ہے

رہا یہ سوال کہ جب دنیا دھوکہ کا سامان ہے، تو اسے مزین اور خوبصورت کیوں کیا گیا؟ تو اس کا جواب خود قرآن مجید میں دیا گیا ہے کہ اس سے مقصود بندوں کی آزمائش اور امتحان و ابتلاء ہے کہ کون اس سے دھوکہ کھا کر گناہ میں مبتلا ہوتا ہے، اور کون حقیقت پر نظر رکھ کر نیک اعمال کرتا ہے۔

چنانچہ سورہ کہف میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

إِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْأَرْضِ زِينَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ أَيُّهُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا . وَإِنَّا لَجَاعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا (سورة الكهف، رقم الآيات ۷ و ۸)

ترجمہ: بے شک ہم نے بنا دیا ان چیزوں کو جو زمین پر ہیں، اس کے لیے زینت، تاکہ ہم انھیں آزمائیں کہ ان میں سے کون عمل میں بہتر ہے، اور بلاشبہ ہم کرنے والے ہیں، ان چیزوں کو جو اس پر ہیں، ایک چٹیل میدان (سورہ کہف)

مطلب یہ ہے کہ زمین پر زینت اور رونق کی چیزیں، اس لئے رکھ دیں تاکہ اللہ کی ان مخلوقات کو دیکھ کر کون صحیح فائدہ اٹھائے اور نیک عمل کرے، اور کون ان چیزوں میں مگن ہو کر اللہ کو بھول جائے، اور ایک دن زمین کی ان سب چیزوں کی رونق اللہ تعالیٰ ختم کر کے اس کو ایک چٹیل میدان میں تبدیل فرما دے گا۔

اور سورہ طٰہٰ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّأَبْقٰى (سورة طٰه، رقم الآية ۱۳۱)

ترجمہ: اور نہ اٹھایئے اپنی آنکھیں ان چیزوں کی طرف، جو ہم نے ان کے مختلف قسم کے لوگوں کو دنیا کی زندگی کی زینت کے طور پر برتنے کے لیے دی ہیں، تاکہ ہم انھیں اس میں آزمائیں اور تیرے رب کا رزق سب سے اچھا اور سب سے زیادہ باقی رہنے والا ہے (سورہ طٰہٰ)

مطلب یہ ہے کہ کفار کو اللہ نے جو مختلف قسم کی مزین چیزیں عطاء فرمائی ہیں، ان کا مقصد آزمائش اور امتحان وابتلاء ہے، اور ان کفار کو حاصل مزین چیزوں کے مقابلہ میں، اللہ جو حلال رزق عطا فرمائے، وہ بہتر اور ثواب کی شکل میں باقی رہنے والا ہے۔

دنیا کی زینت اور مال ودولت سے آخرت بہتر ہے

قرآن مجید میں جابجا یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ دنیا اور کی زینت کے مقابلہ میں آخرت اور اس کا ثواب بہتر ہے۔ چنانچہ سورہ کہف میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ أَمَلًا (سورة الكهف، رقم الآية ۴۶)

ترجمہ: مال اور بیٹے زینت ہیں دنیا کی زندگی کی، اور باقی رہنے والے نیک اعمال ہیں، جو بہتر ہیں آپ کے رب کے نزدیک ثواب کے اعتبار سے اور بہتر ہیں آرزو کے اعتبار سے (سورہ کہف)

مطلب واضح ہے کہ مال اور اولاد یہ چیزیں دنیا کی زینت اور رونق ہیں، جو کہ فناء ہونے والی ہیں، اور باقی رہنے والی چیز نیک صالح اعمال ہیں، ثواب کے اعتبار سے بھی بہتر ہیں، اور آرزو کئے جانے والی چیزوں کے اعتبار سے بھی بہتر ہیں، لہٰذا نیک اعمال اور ان کے اجر وثواب کی آرزو ہونی چاہیے، نہ کہ دنیا کی زینت اور رونق کی۔

اور سورہ قصص میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

وَمَا أُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّأَبْقٰى أَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (سورة القصص، رقم الآية ۶۰)

Idara Ghufran

ترجمہ: اور جو کچھ بھی تم کو دیا گیا ہے وہ محض دنیا کی زندگی کا سامان اور اس کی زینت ہے، اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ اس سے بہتر ہے اور زیادہ باقی رہنے والا بھی ہے، کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے (سورہ قصص)

اس آیت کا مطلب واضح ہے۔

اور سورہ قصص ہی میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِىْ زِيْنَتِهٖ قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا يَالَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَا أُوْتِىَ قَارُوْنُ إِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ. وَقَالَ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا وَلَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الصَّابِرُوْنَ (سورة القصص، رقم الآيات ۷۹ و ۸۰)

ترجمہ: پس نکلا وہ (قارون) اپنی قوم پر اپنی زینت میں، کہا ان لوگوں نے جو چاہتے تھے دنیا کی زندگی کو، اے کاش! ہمارے لیے بھی اس جیسا ہوتا جو دیا گیا ہے قارون کو، بے شک وہ یقیناً بہت بڑے نصیب والا ہے۔

اور کہا ان لوگوں نے جن کو علم دیا گیا تھا، افسوس تم پر! اللہ کا ثواب بہتر ہے اس کے لیے جو ایمان لایا اور عمل صالح کیا، اور نہیں عطاء کی جاتی یہ چیز مگر صبر کرنے والوں کو ہی (سورہ قصص)

مطلب یہ ہے کہ قارون کو زیب وزینت اور خزانوں کے ساتھ نکلتے ہوئے دیکھ کر دنیا کے طلبگاروں نے تو قارون کو حاصل شدہ خزانوں کے اپنے آپ کو حاصل ہونے کی حسرت کی، اور قارون کو بڑا صاحبِ قسمت اور کامیاب سمجھا، لیکن جن لوگوں کو دنیا اور اس کی زیب وزینت وخزانوں کی حقیقت کا علم تھا، انہوں نے پہلے لوگوں کے اس طرزِ عمل پر تعجب کا اظہار کیا، اور کہا کہ مومن اور نیک عمل کرنے والوں کے لئے اللہ کا تیار کردہ ثواب اس سے بہتر ہے، مگر یہ دنیا کی زینت کو نظر انداز کر کے ایمان وعملِ صالح کی نعمت خاص صبر کرنے والوں کو ہی حاصل ہوتی ہے۔

اور سورہ شوریٰ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

فَمَا أُوْتِيْتُمْ مِنْ شَىْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَأَبْقٰى لِلَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ (سورة الشورىٰ، رقم الآية ۳۶)

Idara Ghufran

ترجمہ: پس وہ چیز جو عطا کی گئی تم کو، جو کچھ بھی ہو، پس وہ سامان ہے دنیاوی زندگی کا، اور وہ چیز جو اللہ کے پاس ہے بہتر ہے اور زیادہ باقی رہنے والی ہے، ان کے لئے جو ایمان لائے، اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں (سورہ شوریٰ)

مطلب واضح ہے، کسی شرح کا محتاج نہیں۔

بہت سی احادیث میں بھی اس طرح کا مضمون آیا ہے، اور آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی حقارت کو بیان کیا گیا ہے۔ اختصار کے پیشِ نظر چند احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ دُنْيَاهُ أَضَرَّ بِآخِرَتِهِ، وَمَنْ أَحَبَّ آخِرَتَهُ أَضَرَّ بِدُنْيَاهُ، فَآثِرُوْا مَا يَبْقٰى عَلٰى مَا يَفْنٰى (مسند احمد، رقم الحديث ۱۹۶۹۷، باسناد حسن لغيره)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو دنیا سے محبت کرتا ہے، تو وہ اپنی آخرت کا نقصان کرتا ہے، اور جو آخرت سے محبت کرتا ہے، تو وہ اپنی دنیا کا نقصان کرتا ہے، پس تم باقی رہنے والی چیز کو فنا ہونے والی چیز پر ترجیح دو (مسند احمد)

حضرت مستورد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مَثَلُ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ، إِلَّا مَثَلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ فِي الْيَمِّ، فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ (سنن ابن ماجه، رقم الحديث ۴۱۰۸، باب مثل الدنيا،مسلم، رقم الحديث ۲۸۵۸ "۵۵"،باسناد صحيح)

ترجمہ: میں نے رسول اللہ سے سنا کہ آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی حیثیت صرف اتنی ہے، جیسا کہ تم میں سے کوئی اپنی انگلی کو دریا میں ڈال دے، پھر وہ دیکھے کہ اس کی انگلی پر کتنا پانی آیا ہے (ابنِ ماجہ، مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مَوْضِعَ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا اقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ :(فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الجَنَّةَ فَقَدْ

Idara Ghufran

فَازَ وَمَا الحَيَاةُ الدُّنيَا إِلَّا مَتَاعُ الغُرُورِ(سنن الترمذی، رقم الحديث ۳۰۱۳)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک کوڑا (لاٹھی) رکھنے کی جگہ دنیا اور اس کی سب چیزوں سے بہتر ہے، لہٰذا اگر چاہو تو (سورہ آلِ عمران کی) یہ آیت پڑھ لو کہ:

فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ.

''پس جو شخص آگ سے بچا لیا گیا، اور جنت میں داخل کر دیا گیا، تو بلاشبہ وہ کامیاب ہو گیا، اور نہیں ہے دنیا کی زندگی مگر دھوکے کا سامان (ترمذی)

حضرت عرفجہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

اسْتَقْرَأْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ :سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى، فَلَمَّا بَلَغَ (بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا) تَرَكَ الْقِرَاءَةَ، وَأَقْبَلَ عَلَى أَصْحَابِهِ، فَقَالَ :آثَرْنَا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ لِأَنَّا رَأَيْنَا زَهْرَتَهَا وَزِينَتَهَا وَطَعَامَهَا وَشَرَابَهَا، وَزُوِيَتْ عَنَّا الْآخِرَةُ فَاخْتَرْنَا الْعَاجِلَ عَلَى الْآجِلِ (الزهد لابی داؤد، رقم الحديث ۱۶۳، المعجم الكبير للطبرانی، رقم الحديث ۹۱۴۷) [1]

ترجمہ: میں نے حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے ''سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى'' کی قرائت سنی، پس جب حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ ''بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا'' پر پہنچے، تو قرائت کو ترک کر دیا، اور اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ ہم نے دنیاوی زندگی کو آخرت پر ترجیح دی ہے، کیونکہ ہم نے دنیا کی رونق اور اس کی زینت اور اس کے کھانے اور اس کے پینے کو دیکھا، اور ہم سے آخرت اوجھل ہو گئی، پس ہم نے جلدی والی چیز (یعنی دنیا) کو بعد والی چیز (یعنی آخرت) پر ترجیح دے دی (الزہد، طبرانی)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -بِذِي الْحُلَيْفَةِ، فَإِذَا هُوَ بِشَاةٍ مَيِّتَةٍ شَائِلَةٍ بِرِجْلِهَا، فَقَالَ" :أَتُرَوْنَ هَذِهِ هَيِّنَةً عَلَى صَاحِبِهَا؟ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ،

[1] قال الهيثمی:رواه الطبرانی، وفيه عطاء بن السائب، وقد اختلط، وبقية رجاله ثقات (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۱۷۷۳۷)

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

لَـلـدُّنیَا أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ عَلٰى صَاحِبِهَا، وَلَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَـاحَ بَعُـوْضَةٍ، مَـا سَقٰى كَافِرًا مِنْهَا قَطْرَةً أَبَدًا (سـنـن ابـنِ ماجه، رقم الحديث ۴۱۱۰، حديث حسن بطريقيه وشواهده)

ترجمہ: ہم ذوالحلیفہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، آپ نے دیکھا تو ایک مردہ بکری پیر اٹھائے ہوئے پڑی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کیا سمجھتے ہو کہ یہ (بکری مرنے کے بعد اب) اپنے مالک کے نزدیک حقیر و رذیل ہے؟ اللہ کی قسم! جس کے قبضے میں میری جان ہے، بے شک دنیا اللہ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ حقیر و رذیل ہے، جتنی یہ مُردہ بکری اس کے مالک کے نزدیک حقیر و رذیل ہے، اور اگر دنیا اللہ کے نزدیک ایک مچھر کے پر کے برابر بھی وزن رکھتی، تو اللہ اس میں سے کبھی بھی ایک قطرہ پانی کافر کو پینے نہ دیتا (ابنِ ماجہ)

حضرت ضحاک بن سفیان کلابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَسُـولَ الـلّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ " :يَـا ضَـحَّاکُ مَا طَعَامُکَ؟ " قَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اللَّحْمُ وَاللَّبَنُ؟ قَالَ " :ثُمَّ يَصِيْرُ إِلٰى مَاذَا؟ "قَالَ :إِلٰى مَا قَدْ عَلِمْتَ، قَالَ " :فَإِنَّ اللّٰهَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰى ضَرَبَ مَا يَخْرُجُ مِنَ ابْنِ آدَمَ مَثَلًا لِلدُّنْيَا (مسند احمد، رقم الحديث ۱۵۷۴۷، صحيح لغيره)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ضحاک! آپ کا کھانا کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! گوشت اور دودھ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر یہ کیا بن جاتا ہے؟ حضرت ضحاک نے عرض کیا کہ جیسا کہ آپ جانتے ہی ہیں (کہ غلاظت بن جاتا ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے ابنِ آدم کے پیٹ سے نکلنے والی چیز (یعنی غلاظت) کو دنیا کے مثل قرار دیا ہے (مسند احمد)

حضرت خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، مَـنْ أَصَابَهُ بِحَقِّهِ بُوْرِکَ لَهُ فِيْهِ، وَرُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِيْمَا شَاءَ تْ بِهِ نَفْسُهُ مِنْ مَالِ

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لَيْسَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا النَّارُ (سنن الترمذی، رقم الحدیث ۲۳۷۴)

ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے جس نے اسے حق اور حلال طریقے سے حاصل کیا اس کے لئے اس میں برکت دی گئی اور بہت سے لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کے مال سے نفسانی خواہشات پوری کرتے ہیں ان کے لئے قیامت کے دن آگ ہے (ترمذی)

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهٗ عَلَى الْمَيِّتِ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ، وَأَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ، وَإِنِّي وَاللّٰهِ لَأَنْظُرُ إِلٰى حَوْضِي الْآنَ، وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ، أَوْ مَفَاتِيْحَ الْأَرْضِ، وَإِنِّي، وَاللّٰهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِي، وَلٰكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَتَنَافَسُوْا فِيْهَا (مسلم، رقم الحدیث ۲۲۹۶ "۳۰")

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن تشریف لائے، پھر شہدائے احد کے جنازہ کی نماز پڑھنے کے بعد منبر پر آ کر فرمایا کہ بے شک میں (بروز قیامت) تمہارے اوپر پیش ہوں گا، اور میں تمہارے اوپر گواہ ہوں گا، اور بے شک میں اس وقت اپنی حوض کو دیکھ رہا ہوں، اور بے شک مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا کی گئیں، یا زمین کی کنجیاں عطا کی گئیں، اور بے شک میں اللہ کی قسم تم پر اپنے بعد شرک کا خوف نہیں رکھتا، بلکہ تم پر یہ خوف رکھتا ہوں کہ تم اس (زمین کے خزانوں) میں رغبت (وحرص) کرو گے (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ، وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ، وَاللّٰهِ مَا أَخْشٰى عَلَيْكُمُ الْفَقْرَ، وَلٰكِنْ أَخْشٰى عَلَيْكُمُ التَّكَاثُرَ، وَمَا أَخْشٰى عَلَيْكُمُ الْخَطَأَ وَلٰكِنْ أَخْشٰى عَلَيْكُمُ الْعَمْدَ (مسند احمد، رقم الحدیث ۱۰۹۵۸، باسناد صحیح علی شرط مسلم)

ترجمہ: مالداری ساز وسامان کی کثرت سے نہیں ہوتی، اصل میں مالداری تو دل کی مالداری ہوتی ہے، اللہ کی قسم! مجھے تم پر فقر وفاقہ کا اندیشہ نہیں بلکہ مجھے تم پر مال بڑھانے کا اندیشہ ہے

Idara Ghufran

اور مجھے تم پر غلطی کا اندیشہ نہیں بلکہ مجھے تم پر جان بوجھ کر (گناہوں اور خاص کر مال کی محبت اور دوڑ میں ملوث ہونے کا) اندیشہ ہے (مسند احمد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :سَيُصِيْبُ أُمَّتِيْ دَاءُ الْأُمَمِ فَقَالُوْا :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا دَاءُ الْأُمَمِ؟ قَالَ :الْأَشَرُ وَالْبَطَرُ وَالتَّكَاثُرُ وَالتَّنَاجُشُ فِي الدُّنْيَا وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ حَتَّى يَكُوْنَ الْبَغْيُ (مستدرک حاکم، رقم الحديث ۷۳۱۱) [1]

ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ عنقریب میری امت میں دوسری امتوں کا مرض پہنچے گا، لوگوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! وہ دوسری امتوں کا مرض کیا ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نعمت کی ناشکری، اوراتراہٹ اور مال کو کثرت سے جمع کرنا اور دنیا میں ایک دوسرے سے کینہ اور بغض اور حسد رکھنا، یہاں تک کہ ان میں بغاوت (اور قتل وغارت گری) پیدا ہوجائے گی (حاکم)

تمسخر یا استہزاء کی ممانعت

سورہ بقرہ کی مندرجہ بالا آیت میں کافروں کی دوسری خصلت یہ بیان کی گئی کہ وہ مومنوں سے تمسخرو استہزاء کرتے ہیں، کافروں کے مومنوں کا تمسخرو استہزاء کرنے اور اس پر سزا کا ذکر قرآن مجید میں دوسرے مقامات پر بھی آیا ہے، اور کسی مومن کو بھی دوسرے مومن کا استہزاء کرنے کی ممانعت آئی ہے۔

چنانچہ سورہ مومنون میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَاءَ لُوْنَ .فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ .وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهُ فَأُولَئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْا أَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خَالِدُوْنَ . تَلْفَحُ وُجُوهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ.أَلَمْ تَكُنْ آيَاتِيْ تُتْلَى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ .قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ

[1] قال الحاكم: هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه.
وقال الذهبي في التلخيص.

Idara Ghufran

عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ. رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ. قَالَ اخْسَئُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونَ. إِنَّهُ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْ عِبَادِي يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ. فَاتَّخَذْتُمُوهُمْ سِخْرِيًّا حَتَّىٰ أَنسَوْكُمْ ذِكْرِي وَكُنتُم مِّنْهُمْ تَضْحَكُونَ. إِنِّي جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوا أَنَّهُمْ هُمُ الْفَائِزُونَ (سورة المومنون، رقم الآيات ۱۰۱ الیٰ ۱۱۱)

ترجمہ: پھر جب صور پھونکا جائے گا تو اس دن ان میں نہ رشتہ داریاں رہیں گی اور نہ کوئی کسی کو پوچھے گا۔ پھر جن کا پلہ بھاری ہوا تو وہی فلاح پائیں گے، اور جن کا پلہ ہلکا ہوگا تو وہی یہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنا نقصان کیا ہمیشہ جہنم میں رہنے والے ہوں گے۔ ان کے مونہوں کو آگ جھلس دے گی اور وہ اس میں بدشکل ہونے والے ہوں گے (اللہ فرمائے گا کہ) کیا تمہیں ہماری آیتیں نہیں سنائی جاتی تھیں پھر تم انھیں جھٹلاتے تھے، کہیں گے اے ہمارے رب ہم پر ہماری بدبختی غالب آ گئی تھی اور ہم لوگ گمراہ تھے، اے رب ہمارے ہمیں اس سے نکال دے اگر پھر کریں تو بیشک ہم ظالم ہوں گے، فرمائے گا اس میں پھٹکارے ہوئے پڑے رہو اور مجھ سے نہ بولو، میرے بندوں میں سے ایک گروہ تھا جو کہتے تھے اے ہمارے رب ہم ایمان لائے تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر، اور تو بہت بڑا رحم کرنے والا ہے، سو تم نے ان کا تمسخر کیا، یہاں تک کہ انہوں نے تمہیں میری یاد بھی بھلا دی اور تم ان سے ہنسی ہی کرتے رہے، آج میں نے انھیں ان کے صبر کا بدلہ دیا کہ وہی کامیاب ہوئے (سورہ مومنون)

اور سورہ صافات میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

وَيَسْخَرُونَ. وَإِذَا ذُكِّرُوا لَا يَذْكُرُونَ. وَإِذَا رَأَوْا آيَةً يَسْتَسْخِرُونَ. وَقَالُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ. أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ. أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ. قُلْ نَعَمْ وَأَنتُمْ دَاخِرُونَ (سورة الصافات، رقم الآيات ۱۲ الیٰ ۱۸)

ترجمہ: اور وہ تمسخر کرتے، اور جب انہیں نصیحت کی جاتی ہے تو قبول نہیں کرتے۔ اور جب کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو ہنسی کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں یہ تو محض صریح جادو ہے۔ کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہم پھر اٹھائے جائیں گے۔ اور کیا ہمارے

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

پہلے باپ دادا بھی۔ کہہ دو ہاں اور تم ذلیل ہونے والے ہوگے (سورہ صافات)

اور سورہ حجرات میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰى أَنْ يَّكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّنْ نِسَاءٍ عَسٰى أَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ، وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ وَمَنْ لَمْ يَتُبْ فَأُولٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (سورة الحجرات،رقم الآية ۱۱)

ترجمہ: اے ایمان والو! کوئی قوم کسی قوم سے تمسخر نہ کرے، ممکن ہے کہ وہ (جن سے کہ تمسخر کیا جا رہا ہے) ان (تمسخر کرنے والوں) سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے (تمسخر کریں) ممکن ہے کہ وہ (عورتیں کہ جن کا تمسخر کیا جا رہا ہے) ان سے اچھی ہوں (جو کہ تمسخر کرنے والی ہیں) اور اپنے (مومن بھائی) کو عیب نہ لگاؤ اور نہ ایک دوسرے کو بُرے القاب سے پکارو، ایمان کے بعد بُرا نام رکھنا گناہ ہے اور جو (اس طرح کے گناہوں سے) توبہ نہ کریں وہ ظالم ہیں (سورہ حجرات)

اور حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَرَأَيْتَ قَوْلَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى :(وَتَأْتُونَ فِي نَادِيكُمُ الْمُنْكَرَ) مَا كَانَ ذٰلِكَ الْمُنْكَرُ الَّذِي كَانُوا يَأْتُونَهُ؟ قَالَ :كَانُوا يَسْخَرُونَ بِأَهْلِ الطَّرِيقِ وَيَخْذِفُونَهُمْ (مستدرک حاكم، رقم الحديث ۷۷۲۱) [1]

ترجمہ: میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! آپ اللہ تبارک وتعالیٰ کے اس قول ''وَتَأْتُونَ فِي نَادِيكُمُ الْمُنْكَرَ'' کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ وہ کون سا ایسا برائی کا کام تھا، جس کا وہ (لوط علیہ السلام کی قوم کے لوگ) ارتکاب کرتے تھے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ راستے والے لوگوں کا تمسخر اڑاتے تھے اور ان کو کنکریاں مارتے تھے (حاکم)

معلوم ہوا کہ دوسرے کا تمسخر کرنا اور مذاق اڑانا سخت منکر اور گناہ کا کام ہے، بطورِ خاص کسی مومن یا متقی کا اس کے ایمان یا تقوے کی بنیاد پر تمسخر کرنا سخت وبال کا باعث ہے۔

---

[1] قال الحاكم: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ .
وقال الذهبي في التلخيص:صحيح.

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

مطبوعاتِ ادارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بسلسلہ: ارکانِ اسلام   اضافہ و تحقیق شدہ دوسرا ایڈیشن

زکاۃ
کے
فضائل واحکام

قرآن وسنت اور اسلامی فقہ کی روشنی میں زکاۃ کی فرضیت واہمیت
زکاۃ کے فضائل وفوائد، ترکِ زکاۃ کے نقصانات اور وعیدیں، زکاۃ کی اقسام،
سونے چاندی، مالِ تجارت اور کرنسی کی زکاۃ اور سائمہ جانوروں کی زکاۃ کے قدیم
وجدید مفصل ومدلل باحوالہ احکام
زکاۃ کے متعلق اہم امور ومسائل پر علمی وتحقیقی کلام

مصنف
مفتی محمد رضوان

ادارہ غفران   راولپنڈی   پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بسلسلہ: اصلاحِ افکار

مولانا عبیدُ اللہ سندھی کے افکار
اور
تنظیمِ فکرِ ولی اللّٰہی کے نظریات
کا تحقیقی جائزہ

فلسفہ اور فکرِ ولی اللّٰہی ومولانا عبیدُ اللہ سندھی کے متعلق اہلِ علم واہلِ افتاء کی آرا
تنظیمِ فکرِ ولی اللّٰہی کی حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کی طرف نسبت کی حقیقت۔
مولانا عبیداللہ سندھی کی طرف منسوب غیر معتدل وشاذ افکار پر کلام
مولانا سندھی اور تنظیمِ فکرِ ولی اللّٰہی کے متعلق متعدد اکابر
اور اہلِ علم واہلِ قلم حضرات کی آرا دتحریرات اور فتاویٰ

مؤلف
مفتی محمد رضوان

ادارہ غفران   راولپنڈی   پاکستان

باسمہٖ تعالیٰ

(بسلسلہ اسلامی مہینوں کے فضائل واحکام)   (اضافہ واصلاح شدہ جدید ایڈیشن)

ماہِ محرم کے فضائل واحکام

اس رسالہ میں قرآن حدیث، فقہ اور سلفِ صالحین کی تعلیمات کی روشنی میں اسلامی سال کے پہلے مہینے ''محرم الحرام'' کے فضائل، مسائل، احکام ومنکرات کو مدلل ومفصل اور سہل انداز میں جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور اسلامی وقمری سَن وماہ کی اہمیت اور اس کے مقابلہ میں دوسرے نظاموں کے حقائق کو واضح کیا گیا ہے اور عاشورہ یعنی دس محرم کے دن کی فضیلت واہمیت اور اس سے متعلقہ احکامات ومنکرات کا جائزہ لیا گیا ہے، نیز اس مہینہ کی نسبت سے معاشرے میں پائی جانے والی غلط فہمیوں کا معتدل ومثبت انداز میں ازالہ کیا گیا ہے۔ اَللّٰھُمَّ وَفِّقْنَا وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی

مؤلف
مفتی محمد رضوان
مدیر
ادارہ غفران   چاہ سلطان   راولپنڈی   پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بسلسلہ: اصلاح وتزکیہ

وساوِس اور حقائق

قرآن وسنت، فقہاء ومحدثین اور اہل السنۃ والجماعۃ کی تعلیمات وہدایات کی روشنی میں وسوسوں کی حقیقت اور ان کے احکام، وسوسوں کی اقسام وانواع، وسوسوں کے گناہ ہونے نہ ہونے کا حکم، وسوسوں پر عمل اور ان کی تصدیق کے نتائج ونقصانات، وہم اور مالیخولیا کی بیماری کی حقیقت اور اس سے متعلق واقعات، ایمان، گناہ، ناپاکی، حرمت، طہارت، استنجاء، وضو، غسل، نماز، طلاق اور خواب وغیرہ سے متعلق وسوسوں پر تفصیلی کلام، پاکی وناپاکی اور حلت وحرمت سے متعلق اہم اصول اور مسائل، اور ناپاک چیز کو پاک کرنے کی سہل وآسان صورتیں، وسوسوں کے ضرر ونقصان سے حفاظت کا طریقہ۔

مصنف
مفتی محمد رضوان

ادارہ غفران   راولپنڈی   پاکستان

ملنے کا پتہ

کتب خانہ: ادارہ غفران، چاہ سلطان، گلی نمبر 17 راولپنڈی
فون: 051-5507270

درسِ حدیث

مفتی محمد رضوان

احادیثِ مبارکہ کی تفصیل وتشریح کا سلسلہ

ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے کا حکم (قسط۱)

کِبر وعُجب اور اس پر مبنی لباس کی ممانعت

کپڑے اور لباس کے بارے میں شریعت نے یہ اصول بیان کیا ہے کہ اس میں کبر وعجب اور فضول خرچی سے بچا جائے، البتہ ان شرائط کی رعایت کرتے ہوئے اچھا اور عمدہ لباس پہننا جائز ہے۔

چنانچہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی سند سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: کُلُوْا، وَاشْرَبُوْا، وَتَصَدَّقُوْا، وَالْبَسُوْا، فِیْ غَیْرِ مَخِیْلَةٍ وَلَا سَرَفٍ، إِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ أَنْ تُرٰی نِعْمَتُهُ عَلٰی عَبْدِہٖ(مسند أحمد،رقم الحدیث۶۷۰۸) ۱؎

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کھاؤ اور پیو اور صدقہ کرو، اور لباس پہنو کبر وعجب کے بغیر اور اسراف کے بغیر، بے شک اللہ پسند کرتا ہے اس بات کو کہ اس کی نعمت اس کے بندہ پر دیکھی جائے (مسند احمد)

اور جلیلُ القدر تابعی حضرت طاووس سے روایت ہے کہ:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: کُلْ مَا شِئْتَ ، وَالْبَسْ مَا شِئْتَ ، مَا أَخْطَأَتْکَ خُلَّتَانِ: سَرَفٌ ، أَوْ مَخِیْلَةٌ(مصنف ابن أبی شیبة) ۲؎

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ جو چاہیں کھائیں اور جو چاہیں پہنیں، جب تک دو خصلتوں سے بچیں، ایک اسراف سے، دوسرے کبر وعجب سے (ابن ابی شیبہ)

۱؎ قال شعیب الارنؤوط: إسنادہ حسن(حاشیة مسند أحمد)

۲؎ رقم الحدیث۲۵۳۷۵،کتاب اللباس،من قال البس ما شئت ما أخطأک سرف ، أو مخیلة.

Idara Ghufran

اورحضرت عبداللہ بن عمررضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ فِي الدُّنْيَا، أَلْبَسَهُ اللّٰهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ أَلْهَبَ فِيْهِ نَارًا (سنن ابن ماجه، رقم الحديث ٣٦٠٧، كتاب اللباس، باب من لبس شهرة من الثياب) [1]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے دنیا میں شہرت (اورفخر وتفاخر) والا کپڑا پہنا، اس کو قیامت کے دن اللہ ذلت کا کپڑا پہنائے گا، پھر اس کپڑے میں آگ بھڑکائے گا (ابنِ ماجہ)

شہرت کے لباس میں کبروعجب اورفخر وتفاخر والا لباس بھی داخل ہے۔ [2]

اس کے علاوہ کبر وعُجب کی قرآن وسنت میں سخت مذمت اور برائی بیان کی گئی ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ:

فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ (سورة المؤمن، رقم الآية ٧٦)

ترجمہ: پس کیا ہی بُرا ٹھکانا ہے تکبر کرنے والوں کا (سورہ مومن)

اورقرآن مجید میں ایک مقام پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

اِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ (سورة النحل، رقم الآية ٢٣)

ترجمہ: بے شک وہ (اللہ) پسند نہیں فرماتا تکبر کرنے والوں کو (سورہ نحل)

اوراللہ تعالیٰ کا قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ:

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا. وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ (سورة القصص، رقم الآية ٨٣)

ترجمہ: وہ آخرت کا گھر ہم اُن لوگوں ہی کے لیے کریں گے، جو زمین میں اپنی بڑائی اورفساد

---

[1] قال شعيب الارنؤوط: إسناده حسن (حاشية سنن ابن ماجه)

[2] (وعن ابن عمر قال: قال رسول الله -صلى الله عليه وسلم-: (من لبس ثوب شهرة) : أي ثوب تكبر وتفاخر وتجبر، أو ما يتخذه المتزهد ليشهر نفسه بالزهد، أو ما يشعر به المتسيد من علامة السيادة كالثوب الأخضر، أو ما يلبسه المتفقهة من لبس الفقهاء، والحال أنه من جملة السفهاء (مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، ج٧ص ٢٧٨٢، كتاب اللباس)

Idara Ghufran

نہیں چاہتے،اور(اچھا)انجام متقیوں ہی کے لیے ہے(سورہ قصص)

اورسورہ انفال میں اللہ تعالیٰ کاارشادہے کہ:

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَاءَ النَّاسِ (سورة الانفال، رقم الآية ۴۷)

ترجمہ: اور نہ ہو جاؤتم ان جیسے جو نکلے اپنے گھروں سے اتراتے ہوئے اورلوگوں کے دکھانے کو(سورہ انفال)

اورسورہ حدید میں اللہ تعالیٰ کاارشادہے کہ:

وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ (سورة الحديد، رقم الآية ۲۳)

ترجمہ: اورتم اِتراؤنہیں اس چیز پر،جوتمہیں اللہ نے عطا کی،اور اللہ نہیں پسند کرتا کسی اِترانے والے،فخرکرنے والے کو(سورہ حدید)

اورسورہ لقمان میں اللہ تعالیٰ کاارشادہے کہ:

وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ. وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ (سورة لقمان، رقم الآيات ۱۸، و ۱۹)

ترجمہ: اورنہ چلوتم زمین میں اکڑ (واِترا) کر،بے شک اللہ کسی اِترانے والے،فخرکرنے والے کوپسندنہیں کرتا،اوراعتدال(یعنی میانہ روی)اختیارکرواپنی چال میں (سورہ لقمان)

مطلب یہ ہے کہ جوشخص اپنی چال ڈھال میں عُجب واِتراہٹ اور کبر کواختیارکرتا ہے،اس کواللہ پسندنہیں کرتا،بلکہ ناپسندکرتا ہے۔[1]

حضرت ثابت بن قیس سے روایت ہے کہ:

ذُكِرَ الْكِبْرُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ:إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ

---

[1] إن الله لا يحب كل مختال فخور تعليل للنهي أو موجبه والمختال من الخيلاء وهو التبختر في المشي كبرا (روح المعاني، سورة لقمان، تحت رقم الآية ۱۸)

وقوله ولا تمش في الأرض مرحا أي خيلاء متكبرا جبارا عنيدا، لا تفعل ذلك يبغضك الله، ولهذا قال إن الله لا يحب كل مختال فخور أي مختال معجب في نفسه، فخور أي على غيره .وقال تعالى :ولا تمش في الأرض مرحا إنك لن تخرق الأرض ولن تبلغ الجبال طولا (تفسير ابن كثير، سورة لقمان، تحت رقم الآية ۱۸)

Idara Ghufran

مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ (کشف الاستار عن زوائد البزار) ۱

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کِبر کا ذکر کیا گیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ کسی عُجب اور فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا (کشف الاستار)

اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کِبر کی قباحت ومذمت کی دلیل دیتے ہوئے، سورہ لقمان کی مذکورہ آیت کو تلاوت فرمایا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: اَلْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي، وَالْعَظَمَةُ إِزَارِي، فَمَنْ نَازَعَنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا، قَذَفْتُهُ فِي النَّارِ (ابوداؤد) ۲

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ کبریائی میری چادر اور عظمت میری ازار (یعنی میری خاص صفات) ہیں، پس جو کوئی ان میں سے کسی ایک چیز میں بھی میرے ساتھ منازعت کرے گا (یعنی اس کو اختیار کرنے کی کوشش کرے گا) تو میں اس کو آگ میں ڈال دوں گا (ابوداؤد، مسند احمد)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثٌ مُهْلِكَاتٌ: شُحٌّ مُطَاعٌ، وَهَوًى مُتَّبَعٌ، وَإِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ مِنَ الْخُيَلَاءِ، وَثَلَاثٌ مُنْجِيَاتٌ: الْعَدْلُ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ، وَالْقَصْدُ فِي الْغِنَى وَالْفَاقَةِ، وَمَخَافَةُ اللّٰهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ (المعجم الأوسط للطبراني، رقم الحديث ۵۴۵۲) ۳

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں، ایک تو ایسا بخل

---

۱ رقم الحديث ۳۵۷۸، کتاب الزهد، باب ما جاء فی الكبر.

۲ رقم الحديث ۴۰۹۰، کتاب اللباس، باب ماجاء فی الكبر؛ مسند احمد، رقم الحديث ۹۳۵۹.
فی حاشية مسند احمد: حديث صحيح، وهذا إسناد حسن.

۳ قال المنذری: رواه البزار واللفظ له والبيهقی وغيرهما وهو مروی عن جماعة من الصحابة وأسانيده وإن كان لا يسلم شیء منها من مقال فهو بمجموعها حسن إن شاء الله تعالى (الترغيب والترهيب، تحت رقم الحديث ۶۵۴، کتاب الصلاة)
وقال الالبانی: وبالجملة فالحديث بمجموع هذه الطرق حسن على أقل الدرجات إن شاء الله تعالى، وبه جزم المنذری (سلسلة الأحاديث الصحيحة، رقم الحديث ۱۸۰۲)

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

جس کی پیروی کی جائے، دوسرے ایسی خواہش کہ جس کی اتباع کی جائے، اور تیسرے آدمی کا اپنے آپ کو بڑائی کے ساتھ عجب میں مبتلا کرنا۔

اور تین چیزیں نجات دلانے والی ہیں، ایک رضا اور ناراضگی کی حالت میں عدل وانصاف کو ملحوظ رکھنا، اور دوسرے مالداری اور فاقہ کے وقت میانہ روی (اور اعتدال کو) اختیار کرنا، اور تیسرے خفیہ اور علانیہ ہر حالت میں اللہ سے ڈرنا (طبرانی)

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ لَمْ تَكُوْنُوْا تُذْنِبُوْنَ لَخَشِيْتُ عَلَيْكُمْ مَا هُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ، الْعُجْبَ (کشف الاستار عن زوائد البزار)[1]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم گناہ نہ کرو، تو میں تم پر اس سے بھی بڑی چیز کا خوف رکھتا ہوں، جو کہ عجب ہے (بزار)

عُجب کے معنیٰ خود پسندی، اِترانے اور گھمنڈ کرنے کے آتے ہیں اور اس کی حقیقت یہ ہے کہ اپنے کو صاحبِ کمال اور بڑائی والا سمجھنا، اور کسی خوبی ونعمت مثلاً حسن وجمال وغیرہ کی وجہ سے اپنے آپ کو صاحبِ کمال سمجھنا۔

اور کبر کا مطلب یہ ہے کہ اپنے آپ کو دوسروں سے اعلیٰ اور اچھا اور دوسروں کو اپنے مقابلہ میں کمتر وحقیر سمجھنا۔

کبر کے مقابلہ میں، تکبر یا استکبار بہ تکلف کِبر کو اختیار کرنے کا نام ہے، جو عام طور پر کسی فعل وعمل کے ذریعہ سے ہوتا ہے۔[2]

---

[1] رقم الحدیث ۳۶۳۳، کتاب الزهد، باب الخوف من العجب.

قال الهيثمي: رواه البزار، وإسناده جيد.(مجمع الزوائد، رقم الحديث ۱۷۹۴۸، باب ما جاء في العجب)

[2] عجب سے ہی کِبر بھی پیدا ہوتا ہے، کِبر کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو دوسرے کے مقابلہ میں بڑا سمجھے، اور دوسرے کو اپنے مقابلہ میں حقیر وکمتر سمجھے، اور جب اس کیفیت کا اپنے قول یا فعل سے اظہار کیا جاتا ہے، تو وہ تکبر کہلاتا ہے۔

اور تکبر واستکبار میں بعض حضرات نے یہ فرق کیا ہے کہ استکبار کی حقیقت کِبر کو بغیر استحقاق کے طلب کرنا ہے، اور تکبر بعض اوقات استحقاق کے ساتھ ہوتا ہے، اور بعض اوقات بغیر استحقاق کے، اور اللہ تعالیٰ کو تو اس کا استحقاق حاصل ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ کے لئے تو یہ صفت محبوب ومطلوب ہے، اور مخلوق کے لئے مذموم اور بری ہے، اور استکبار مخلوق کے ساتھ خاص ہے، جو بہر حال مذموم ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

کبر یا تکبر سے اللہ تعالیٰ اپنی پناہ میں رکھے یہ بہت بُرا مرض ہے، اسی سے کفر پیدا ہوتا ہے، اسی سے شیطان گمراہ وتباہ ہوا، اسی لئے قرآن سنت میں اس پر سخت وعیدیں آئی ہیں۔

خلاصہ یہ کہ کپڑے اور لباس میں کبر وعجب سے بچنا ضروری ہے، لہٰذا نہ تو کپڑے اور لباس کے ذریعہ سے کبر وعجب کو اختیار کرنا چاہئے، اور نہ ہی کپڑے اور لباس میں ایسے انداز کو اختیار کرنا چاہئے کہ جس سے کبر وعجب کا اظہار ہوتا ہو، اور کبر وعجب کے اظہار کی ایک شکل مرد کا اپنے کپڑے کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانا ہے، جس کے متعلق بہت سی احادیث وروایات آئی ہیں، اور ان میں سے متعدد احادیث میں کبر وعُجب کی قید بھی آئی ہے، اور اس موضوع پر فقہائے کرام ومحدثینِ عظام نے بحث فرمائی ہے۔ (جاری ہے..........)

اقبال ٹریڈرز

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾ التعریف :من معانی العجب -بالضم -فی اللغة :الزھو .

ولا یخرج استعمال الفقهاء لهذا اللفظ عن المعنی اللغوی، قال الراغب الأصفهانی :العجب :ظن الإنسان فی نفسه استحقاق منزلة هو غیر مستحق لها .

وقال الغزالی :العجب هو استعظام النعمة والرکون إلیها، مع نسیان إضافتها إلی المنعم .

قال ابن عبد السلام :العجب فرحة فی النفس بإضافة العمل إلیها وحمدها علیه، مع نسیان أن الله تعالی هو المنعم به، والمتفضل بالتوفیق إلیه، ومن فرح بذلک لکونه منة من الله تعالی واستعظمه، لما یرجو علیه من ثوابه، ولم یضفه إلی نفسه، ولم یحمدها علیه، فلیس بمعجب .

الألفاظ ذات الصلة:

أ -الکبر:الکبر :هو ظن الإنسان بنفسه أنه أکبر من غیره، والتکبر إظهار لذلک، وصفة "المتکبر" لا یستحقها إلا الله تعالی، ومن ادعاها من المخلوقین فهو فیها کاذب، ولذلک صار مدحا فی حق الباری سبحانه وتعالی وذما فی البشر، وإنما شرف المخلوق فی إظهار العبودیة .

والصلة بین الکبر والعجب هی :أن الکبر یتولد من الإعجاب (الموسوعة الفقهیة الکویتیة، ج ۲۹، ص ۲۸۰، مادة" عجب")

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

مقالات ومضامین مفتی محمد رضوان

سہارنپور اور گنگوہ کا سفر

مورخہ 24 اپریل 2015ء/۴ رجب المرجب ۱۴۳۶ھ بروز جمعۃ المبارک بندہ کی والدہ محترمہ کے ہمراہ بوقتِ صبح لاہور سے براستہ واہگہ بارڈر، انڈیا کے لئے روانگی ہوئی۔

یہ سفر سہارنپور، گنگوہ اور دہلی میں اپنے عزیزوں سے ملاقات وزیارت کے لئے ہوا، بندہ کو سہارنپور، گنگوہ اور دہلی تینوں مقامات کا ویزا حاصل ہوا تھا، لیکن بعض وجوہات کی بناء پر دہلی تو جانا نہ ہوسکا، البتہ سہارنپور اور گنگوہ بحمداللہ تعالیٰ جانا ہوا۔

اس سے پہلے بھی بندہ کا متعدد مرتبہ انڈیا کا سفر ہوا، لیکن اس سے پہلے عموماً بذریعہ ریل سفر ہوتا رہا، ریل کے ذریعہ سفر کرنے کی صورت میں چونکہ لاہور سے چل کر واہگہ سے ہوتے ہوئے اٹاری، اور پھر وہاں سے دہلی جانا پڑتا ہے، اور پھر وہاں سے اپنی منزلِ مقصود کی طرف جانے کی اجازت ہوتی ہے، اس لئے سہارنپور یا گنگوہ وغیرہ کا ویزا ہونے کی صورت میں پہلے دہلی جانا پڑتا تھا اور پھر وہاں سے واپس سہارنپور وغیرہ آنا پڑتا تھا، جس کی وجہ سے یہ سفر قدرے طویل ہوجاتا تھا، لیکن اس مرتبہ جو ویزا حاصل ہوا، اس میں بذریعہ جہاز اور بذریعہ بس سفر کرنے کے ساتھ LAND ROUTE یعنی بائی فٹ یا پیدل سفر کرنے کی سہولت اور اختیار بھی فراہم کیا گیا تھا، بندہ نے اختصار وسہولت کے پیشِ نظر اس آخری صورت کے مطابق ہی سفر کیا، جس کے نتیجہ میں لاہور سے صبح سفر شروع کرکے رات گئے تک بحمداللہ تعالیٰ سہارنپور پہنچ گیا۔

واہگہ بارڈر کا یہ راستہ آج کل روزانہ صبح ساڑھے نو بجے سے شام ساڑھے تین بجے تک آمدورفت کرنے والے مسافروں کے لئے کھلا رہتا ہے، ان اوقات کے دوران آنے جانے والے مسافروں کو ساتھ ساتھ فارغ کرکے بھیجا جاتا رہتا ہے اور امیگریشن اور کسٹم وغیرہ کے کاموں میں زیادہ وقت خرچ نہیں ہوتا، اور دونوں ملکوں کی امیگریشن اور کسٹم والی جگہوں میں زیادہ فاصلہ بھی نہیں ہے۔

البتہ انڈیا کے بارڈر کا نظام زیادہ موثر ومضبوط اور مسافروں کے لئے زیادہ سہل اور اس کے مقابلہ میں پاکستان کے بارڈر کا نظام قدرے کمزور اور دقّت پر مبنی محسوس ہوا، جس کا مختصر نمونہ ذیل میں ذکر کیا جاتا

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

ہے۔

(1)...... پاکستان کے بارڈر سے لاہور شہر تک آنے کے لئے عام ٹریفک اور لوکل سروس کی سہولت میسر نہیں، بلکہ عام طور پر اپنی سواری یا پھر ٹیکسی وغیرہ سے سفر کرنا پڑتا ہے اور ٹیکسی والے منہ مانگے دام طلب کرتے ہیں، جبکہ انڈیا کے بارڈر کے باہر پہنچ کر امرتسر شہر تک ٹیکسیوں سمیت لوکل سروس اور بس وغیرہ کی سہولت بھی میسر ہے، جس کے ذریعہ غریب لوگوں کو سفر کرنا بہت آسان ہے۔

(2)...... انڈیا کے بارڈر پر چاروں طرف سے باقاعدہ دیوار قائم کر کے مضبوط حصار قائم ہے اور مسافروں یا سامان کو کسٹم اور امیگریشن والے حصہ کے قریب تک لانے کے لئے رکشہ، ٹیکسی اور اپنی مخصوص گاڑی لانے کی اجازت ہے، اور داخل وخارج ہونے کے لئے باقاعدہ ایک صدر دروازہ قائم کیا گیا ہے، اور اندر داخل ہونے اور خارج ہونے والے افراد اور گاڑیوں کا باقاعدہ ریکارڈ درج کیا جاتا ہے، اور کسٹم و امیگریشن والے حصہ کے نزدیک تک رسائی کی اجازت ہوتی ہے، جہاں پہنچنے کے بعد مسافروں کے بیٹھنے اور انتظار کرنے کے لئے مناسب سائبان اور کرسیاں وبینچ نصب ہیں، اور ساتھ ہی مسافروں کو اپنا سامان منتقل کرنے کے لئے مفت میں ٹرالیاں منظّم طریقہ پر رکھی گئی ہیں، اور قلیوں کی سہولت بھی موجود ہے۔

جبکہ پاکستان کے بارڈر پر کسٹم اور امیگریشن والے حصہ سے غیر معمولی دور گاڑیوں اور غیر متعلقہ لوگوں کو روک دیا جاتا ہے، اور وہاں پر مسافروں کے لئے نہ تو بیٹھنے اور انتظار کرنے کے لئے سایہ وغیرہ کا کوئی خاطر خواہ انتظام کیا گیا ہے اور نہ ہی امیگریشن اور کسٹم کی جگہ تک پہنچنے کے لئے کوئی باقاعدہ سروس رکھی گئی ہے، بلکہ یہاں پر قلی موجود ہوتے ہیں اور وہی ٹرالیوں کے ذریعہ سے سامان لے کر آگے جاتے یا سامان لاتے ہیں، جس کا مسافروں کو معاوضہ بھی دینا پڑتا ہے اور تقریباً ایک کلومیٹر یا اس سے بھی زیادہ کا سفر عموماً پیدل کرنا پڑتا ہے، جس سے مسافروں کو غیر معمولی تکلیف ہوتی ہے اور دونوں بارڈروں کے نظام میں فرق سے لوگوں کے ذہنوں پر بھی اثر پڑتا ہے۔

(3)...... انڈیا کے بارڈر پر مسافروں اور سامان کی چیکنگ کا منظّم بندوبست کیا گیا ہے، ایکسرے وغیرہ کی مشینوں کی مدد سے سامان اور مسافروں کی چیکنگ کی جاتی ہے اور پاکستان سے انڈیا جانے والے مسافروں کو بارڈر پر انسداد پولیو کے قطرے بھی پلائے جاتے ہیں، جبکہ پاکستانی بارڈر پر ایکسرے مشین ہونے کے باوجود، نہ تو اس کا عموماً استعمال کیا جاتا اور نہ ہی مسافروں اور سامان کی خاطر خواہ دیکھ بھال اور

Idara Ghufran

چیکنگ کی جاتی، بلکہ ان چیزوں کے مقابلہ میں رشوت خوری کا زیادہ رجحان پایا جاتا ہے۔

(4)...... انڈیا کے بارڈر کی حدود میں داخل ہونے کے ساتھ ہی مسافروں کو امیگریشن اور کسٹم والے حصہ تک پہنچانے کے لئے بس سروس کا بھی نظام قائم ہے، جو بارڈر کے کھلے رہنے کے اوقات میں مسلسل آمدورفت کرتی رہتی ہیں، اور جتنے بھی مسافر ہوں، یہاں تک کہ ایک دو ہی کیوں نہ ہوں، ان کو لانے لے جانے کا عمل بغیر وقفہ کے جاری رہتا ہے، اور مسافروں کا بھاری سامان بس کے باہر مخصوص جگہ رکھا جاتا ہے اور مسافروں کے ہمراہ باقاعدہ گارڈ سفر کرتا ہے اور اس سروس کا مسافروں سے کوئی معاوضہ وصول نہیں کیا جاتا، اور اس طرح انڈیا کے حصہ میں مسافروں کو پیدل طویل مارچ کرنے کی زحمت نہیں اٹھانی پڑتی، اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ پاکستانی بارڈر کا نظام بھی بہتر، منظّم اور سہل ہو۔

بہرحال انڈیا کے بارڈر سے باہر نکل کر ٹیکسی کے ذریعہ امرتسر شہر کے اسٹیشن پہنچ کر وہاں سے شام کو تقریباً چار بجے ٹرین کے ذریعہ سے سہارنپور کا سفر شروع ہوا، اور جالندھر، لدھیانہ اور انبالہ وغیرہ سے ہوتی ہوئی یہ ریل رات کو بارہ بجے سہارنپور اسٹیشن پہنچ گئی۔

راستہ میں جتنے بھی قابلِ ذکر اسٹیشن آئے وہ آباد اور مسافروں سے بھرے ہوئے تھے، اور دوطرفہ ٹرینوں کی آمدورفت اور اسٹیشنوں پر ٹرینوں کے میل کا سلسلہ جاری تھا۔

پاکستان کے مقابلہ میں انڈیا میں ریلوے نظام غیر معمولی بہتر ہے، اور وہاں مختلف علاقوں کے لئے آمدورفت والی ٹرینوں کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے، جس کی وجہ سے وہاں کے اکثر عوام کا رجحان ٹرینوں کے ذریعہ سے سفر کرنے کا ہے۔

ٹرین کا سفر ویسے بھی دوسرے ذرائع کے مقابلہ میں سستا اور آرام دہ شمار کیا جاتا ہے، اور جب ٹرینوں کے نظام کو مؤثر اور بہتر بنادیا جائے تو عوام کا رجحان اس کی طرف اور زیادہ ہوجاتا ہے۔

انڈیا میں ٹرینوں کے نظام کی بہترائی میں جو چیزیں نمایاں طور پر نظر آئیں، ان میں مختلف مقامات کے لئے دن رات میں متعدد ٹرینوں کا ہونا اور پسنجر، ایکسپریس مختلف قسم کی ٹرینوں کا ہونا اور ٹرینوں میں سادہ ڈبوں سمیت اعلیٰ درجہ کے ڈبوں کا مہیاء ہونا بھی داخل ہے، جس سے غرباء و امراء سب کے لئے استفادہ کی صورتیں ممکن ہیں، اور عام سادہ ڈبوں کے ذریعہ سفر کرنے میں کرایہ کی مقدار بھی بہت کم ہے، اس کے علاوہ عمر رسیدہ اور معذور افراد کے لئے کرایوں میں مزید سہولت رکھی گئی ہے، اور ان افراد کے لئے کرایہ

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

میں غیر معمولی چھوٹ اور کمی کی گئی ہے۔
نیز اسٹیشنوں پر ٹرینوں کی آمد ورفت کے اوقات معلوم کرنے کے لئے مختلف ذرائع قائم کئے گئے ہیں، اور ٹرینوں کے اوقات، ان کے کرایہ کی مقدار کی تمام تر تفصیلات انٹرنیٹ پر بھی دستیاب ہیں، اور پرائیویٹ ایجنسیوں کے ذریعہ سے ٹرینوں کے ٹکٹ حاصل کرنے اور ریزرویشن کرانے کی بھی جگہ جگہ سہولت موجود ہے، بلکہ آن لائن طریقہ پر بھی ٹرینوں میں ریزرویشن حاصل کرنے کی سہولت پائی جاتی ہے۔
اور ریزرویشن ڈبوں کے باہر مسافروں کے ناموں کی فہرست کا بھی اندراج کر کے نصب کر دیا جاتا ہے، جس کی وجہ سے ریزرویشن ڈبوں میں عام مسافروں کا داخلہ اور آمد ورفت بہت کم ہوتی ہے۔
ان گوناگوں خصوصیات کی وجہ سے انڈیا میں ریلوے کا محکمہ حکومت کے لئے آمدنی کا بڑا ذریعہ خیال کیا جاتا ہے، اور لوگوں کا ٹرینوں کے ذریعہ سے سفر کی طرف رجحان کا یہ عالم ہے کہ اکثر وبیشتر بکنگ کرانے کے لئے کافی وقت پہلے ٹکٹ حاصل کرنا پڑتا ہے، اور ایمرجنسی بکنگ کی صورت میں کرایہ کی مقدار زیادہ رکھی گئی ہے، اور ٹرینوں کے نظام میں پرائیویٹ بس سروس والے لوگوں کی طرف سے مداخلت کا کوئی تصور نہیں، جیسا کہ پاکستان میں یہ شکایت پائی جاتی ہے کہ ایک مخصوص طبقہ ٹرینوں کے نظام میں بہتری پیدا ہونے میں رکاوٹ کا باعث بنتا ہے۔
پاکستان میں بھی اگرچہ آن لائن ریزرویشن اور 117 کے ذریعے معلومات حاصل کرنے کا نظام موجود ہے مگر ایک تو اس پر موثر عملدرآمد نہیں ہوتا اور اگر ہوتا ہے تو پھر بھی عوام کی شکایات بہت زیادہ ہوتی ہیں اس لئے اس نظام کو مربوط اور موثر بنانے اور اس کے بارے میں عوام کو معلومات فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ کرے کہ ہمارے وطن میں بھی ریلوے نظام میں بہتری پیدا ہو، آمین۔
البتہ ہمارے یہاں پرائیویٹ طریقوں سے بس وغیرہ کے ذریعہ سفر کرنے کی سہولت انڈیا کے مقابلہ میں زیادہ ہے، اور ہمارے ملک کے عام سفر کے راستوں اور گزرگاہوں کی حالت بھی انڈیا کے مقابلہ میں بحمداللہ کافی بہتر ہے۔
چونکہ بندہ کا ویزا سہارنپور اور گنگوہ کا تھا، اس لئے سہارنپور اور گنگوہ میں ہی قیام رہا، اور بندہ کو دہلی کا ویزا بھی حاصل ہوا تھا، مگر وقت کی قلت اور وہاں کے حالات سازگار نہ ہونے کے باعث دہلی جانا نہ ہوسکا۔
رشتہ داروں، عزیزوں اور جاننے والوں کے علاوہ اہلِ علم اور اصحابِ مدارس سے بھی وہاں قیام کے دوران

ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔

اس سفر میں انڈیا کے مسلمانوں کے جن حالات کا مشاہدہ ہوا، وہ حالات پہلے کے مقابلہ میں کچھ بہتر کہلائے جانے کے قابل نہیں ہیں، کیونکہ ایک مدت سے ویسے ہی انڈیا میں وقتاً فوقتاً ہندوؤں کے ہاتھوں مسلم کش فسادات رونما ہوتے رہتے ہیں، اور گذشتہ کچھ دہائیوں سے ہندوؤں میں مسلمانوں کی طرف سے تعصب میں اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔

اوپر سے انڈیا کی موجودہ مرکزی حکومت انتہاء پسند شمار کی جاتی ہے، جس کے برے اثرات معاشرہ پر پڑ رہے ہیں، ''بجرنگ دل'' اور ''شیوسینا'' کے نام سے ہندو انتہا پسند نوجوانوں کی طرف سے وقتاً فوقتاً مختلف تشدد کے واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں۔

انڈیا میں سیاسی سطح پر مسلمانوں کا اثر ورسوخ زیادہ نہیں ہے، اور اسی وجہ سے انڈیا میں مسلمانوں کو حکومتی سطح پر بھی اہم سطح کی ملازمت وغیرہ کے مواقع بہت کم میسر آتے ہیں، باوجودیکہ انڈیا میں مسلمانوں کی بڑی تعداد موجود ہے، لیکن ایک عرصہ سے ہندو انتہا پسندانہ سیاسی اثر ورسوخ اور میڈیا کی کارروائی کے باعث مسلمان معاشی ومذہبی اعتبار سے تنزلی کا شکار ہیں۔

اور انڈیا میں دینی مدارس اور اہلِ علم کی بھی ایک بڑی تعداد موجود ہے، لیکن مسلمانوں کے معاشرہ میں ان کے اثرات اتنے زیادہ نظر نہیں آتے، جتنی کہ موجودہ حالات میں ضرورت ہے، جس کی مختلف وجوہات ہیں، مثلاً موجودہ بیشتر علمائے کرام میں مطلوب تدین کا فقدان، تعلیمی نظام اور تربیت کی کمزوری وغیرہ وغیرہ۔

اس کے علاوہ انڈیا میں چونکہ ہندو مذہب کو سیاسی پناہ حاصل ہے، اس لئے ہندو مذہب کے اثرات جگہ جگہ نمایاں طور پر محسوس ہوتے ہیں، اور اس کے مقابلہ میں اسلامی شعائر واثرات کی معاشرہ میں کمی نظر آتی ہے، جگہ جگہ بت اور مورتیاں نصب ہیں، یہاں تک کہ ہندو مذہب کے لوگوں کے گھروں کے باہر اور راستوں اور چوراہوں پر بھی بڑے بڑے بت نصب نظر آتے ہیں۔

اور لکھنے پڑھنے بلکہ بولنے کے لئے سرکاری وغیر سرکاری سطح پر ہندی یا پھر انگریزی زبان کا استعمال عام ہے، جس کے باعث مسلمانوں کی موجودہ نسل کو اردو کے بڑے ذخیرہ سے مناسبت ختم ہوتی جارہی ہے۔

لیکن ان سب باتوں کے باوجود وہاں کے اکثر مسلمانوں کے دلوں میں پاکستان سے غیر معمولی محبت اور لگاؤ محسوس ہوتا ہے، مگر اس کے ساتھ ہی پاکستان میں دہشت گردی اور فرقہ واریت وغیرہ کے واقعات

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

سے وہ لوگ کافی مایوس اور متاثر نظر آتے ہیں، کچھ تو واقعتاً ہمارے یہاں دہشت گردی اور فرقہ واریت کی لہر بہت زیادہ پائی جاتی ہے، اور کچھ وہاں میڈیا کی طرف سے ہونے والا پروپیگنڈہ بھی مسلمانوں کی سبکی اور حوصلہ شکنی کا باعث بنتا ہے، اور عموماً وہاں یہ تاثر پایا جاتا ہے کہ جس طرح مذہبی اور غیر مذہبی نوعیت کے پرتشدد اور دہشت گردی پر مبنی واقعات وحادثات پاکستان میں رونما ہوتے ہیں، انڈیا میں اس کی مثال نہیں پائی جاتی، باوجودیکہ انڈیا، پاکستان کے مقابلہ میں بہت بڑا ملک ہے، اور واقعتاً وطنِ عزیز کے باشندوں کے لئے ملک میں وقتاً فوقتاً انتہاء پسندی اور فرقہ واریت ودہشت گردی پر مبنی فسادات عالمی سطح پر بڑی سبکی اور ذلت کا باعث ہیں، اللہ تعالیٰ وطنِ عزیز کی اس طرح کے آفات ومصائب سے محفوظ رکھے، اور مجھے امید ہے کہ ان شاء اللہ وطنِ عزیز کے حالات بہت جلد بہتر ہوں گے اور ملک میں جاری انتہاء پسندی ودہشت گردی کا خاتمہ ہوگا، جس میں گذشتہ کچھ عرصہ سے بحمداللہ تعالیٰ حکومتی کوششوں سے نمایاں کمی آئی ہے۔

لیکن بایں ہمہ ہر مرتبہ جب بھی کبھی انڈیا جانا ہوا، وہاں جاکر ہر مرتبہ ہی وطنِ عزیز ملکِ پاکستان کی قدر کا احساس زیادہ ہوا، اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ملکِ پاکستان میں جو آزادی کی نعمت عطا فرما رکھی ہے، وہ بہت بڑی نعمت ہے، جس کی سب اہلِ وطن کو قدر کرنی چاہئے اور یہاں جس طرح کا بھی دینِ اسلام قائم ہے، اور اسلامی شعائر زندہ ہیں، وہ انڈیا بلکہ کئی دوسرے مسلمانوں کے ممالک کے مقابلہ میں بہت غنیمت ہیں، اللہ تعالیٰ قدردانی کی توفیق عطا فرمائے اور وطنِ عزیز کے خلاف مذہبی وغیر مذہبی منافرت پھیلانے کے وبال اور وطنِ عزیز کو داخلی وخارجی ہر قسم کی سازشوں سے محفوظ رکھے، آمین۔

مورخہ 07/مئی/2015، ۱۷/رجب المرجب/۱۴۳۶ھ بروز جمعرات بحمداللہ تعالیٰ خیروعافیت کے ساتھ وطنِ عزیز میں واپسی ہوئی۔

Idara Ghufran

مقالات ومضامین (جنت کے قرآنی مناظر:۳۳) مفتی محمد امجد حسین

دین پر استقامت، جنت کی ضمانت

(۱)......إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ.أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ(الاحقاف ۱۳.۱۴)

ترجمہ: یقیناً جن لوگوں نے یہ کہہ دیا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے، پھر وہ اس پر ثابت قدم رہے تو ان پر نہ کوئی خوف طاری ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ وہ جنت والے لوگ ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہوگا جو وہ کیا کرتے تھے۔

الاستقامه فوق الكرامه

صوفیاء میں یہ مذکورہ بالا مقولہ مشہور ہے جس کا مطلب ہے کہ دین پر استقامت کرامت بلکہ ہزار کرامتوں سے بڑھ کر(اللہ کا انعام) ہے، آیت میں اسی استقامت کے دنیوی واخروی ثمرات کا تذکرہ ہے۔

دنیا میں بھی اہل استقامت خوف، غم سے محفوظ رہتے ہین، ان کے دل غم پروف اور دماغ ٹینشن سے پاک ہوتے ہیں وہ نفسِ مطمئنہ کے کہنا چاہئے کہ حامل ہوتے ہیں۔

دین پر استقامت یعنی ثابت قدم رہنا یہ ہے کہ مرتے دم تک ایمان پر قائم دائم رہیں۔ اور اسلام کے احکام پر، دین کے مقتضیات پر عمل درآمد کرتے رہیں۔

زندگی میں بہت کچھ اتار چڑھاؤ، نشیب وفراز، سخت نرم حالات ادل بدل کر آتے رہتے ہیں، مومن کو چاہئے کہ ان سب مراحل حیات میں ایمان اور اس کے مقتضیات پر قائم دائم رہے۔ اللہ والوں کے حالات واقعات، انبیاء کے، صالحین کے حالات وواقعات صحائف میں تاریخ میں محفوظ ہیں، دین پر چلنے اور ایمان پر قائم رہنے کی پاداش میں کیسے کیسے امتحان اور آزمائشیں ان پر آئیں وہ ان سب بلاؤں اور ابتلاؤں میں سرخرو رہے۔ سب سے زیادہ انبیاء علیہم السلام پر آزمائشیں آئیں پھر درجہ بدرجہ ان کے متبعین پر آتی رہیں لیکن ایمان کو بچانے کے لئے۔ اللہ کے دین پر قائم رہنے کے لئے انہوں نے ہر نوع کی آزمائش کا مردانہ وار سامنا کیا، جان مال، آل اولاد سے گزر گئے۔

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

یہ شہادت گہ الفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

تَمَنَّتْ سَلْمٰی اَنْ نَّمُوْتَ بِحُبِّهَا
وَاَهْوَنُ شَيْئٌ عِنْدَنَا مَاتَمَنَّتْ

جان کی قیمت دیارِ عشق میں ہے کوئے دوست
اس مژدہ جانفزا سے سروبال دوش ہے

ہم مسلمانوں کو اس معیار پر اپنے ایمان، اسلام اور طرزِ زندگی کو دیکھنا چاہیے، جان و مال کی آزمائش تو ایک طرف، کیا ہم خوشی وغمی کے مواقع پر احکامِ اسلام پر برادری کے رسوم ورواج، ہندوانہ طور طریقوں، فرنگیانہ و مغربانہ کلچر وثقافت کو ترجیح نہیں دے بیٹھتے؟ بہت مواقع ہماری زندگی میں آتے ہیں جب ہماری استقامت کا امتحان ہماری ناکامی کے نتیجہ پر منتج ہوتا ہے، ہمیں ہر حال میں استقامت کو اپنا ہدف بنانا چاہیے۔

(۲)......أُولٰئِکَ الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ فِي أَصْحَابِ الْجَنَّةِ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ (الاحقاف ۱۶)

ترجمہ: یہ وہ لوگ ہیں جن سے ہم ان کے بہترین اعمال قبول کریں گے اور ان کی خطاؤں سے درگزر کریں گے (نتیجۃً) وہ جنت والوں میں شامل ہوں گے، اس سچے وعدے کی بدولت جو ان سے کیا جاتا تھا۔

والدین کے ساتھ حسن سلوک کی اہمیت

اس سے سابق آیت میں والدین کے ساتھ حسن سلوک کا تاکیدی حکم مذکور ہے، خاص طور پر ماں اپنے بچے کے سلسلے میں دورانِ حمل اور ولادت کے بعد دوران رضاعت وشیر خوارگی جو انواع واقسام کے دکھ جھیل کر بچے کی پرورش کے مرحلے سے گزرتی ہے اس کا ذکر کر کے انسان کو احساس دلایا گیا ہے کہ ماں نے تیرے لئے یہ کچھ کیا ہے، اس کا تقاضہ بھی یہی ہے کہ تو اس کا سہارا بنے اور اسے سکھی رکھے، پھر اس آیت میں والدین کے ساتھ حسن سلوک کے اس امتحان میں سرخرو ہونیوالوں کے ساتھ جنت کا اور ان کے اعمال کی قبولیت وقدردانی کا وعدہ ہے۔

(۳)......إِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يَتَمَتَّعُونَ وَيَأْكُلُونَ كَمَا تَأْكُلُ الْأَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَهُمْ (محمد:۱۲)

ترجمہ: یقین رکھو کہ جو لوگ ایمان لائے ہیں اور انہوں نے نیک عمل کئے ہیں اللہ ان کو ایسے

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور جنہوں نے کفراپنالیا ہے وہ (یہاں تو) مزے اڑا رہے ہیں، اور اس طرح کھا رہے ہیں جیسے چوپائے کھاتے ہیں اور جہنم ان کا آخری ٹھکانہ ہے۔ [1]

(۴)...... مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ فِيهَا أَنْهَارٌ مِنْ مَاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِنْ لَبَنٍ لَمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَأَنْهَارٌ مِنْ خَمْرٍ لَذَّةٍ لِلشَّارِبِينَ وَأَنْهَارٌ مِنْ عَسَلٍ مُصَفًّى وَلَهُمْ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَمَغْفِرَةٌ مِنْ رَبِّهِمْ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ (محمد: ۱۵)

ترجمہ: پرہیزگاروں سے جس جنت کا وعدہ کیا گیا ہے اس کا حال (نقشہ، منظر) یہ ہے کہ اس میں ایسی پانی کی نہریں ہیں جو آلودہ متغیر ہونے والا نہیں (برخلاف دنیا کے پانی کے،) ایسی دودھ کی نہریں ہیں جس کا ذائقہ نہیں بدلے گا، ایسی شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کے لئے سراپا لذت ہوں گی اور ایسی شہد کی نہریں ہیں جو نتھرا ہوا ہوگا اور ان جنتیوں کے لئے ہر قسم کے پھل ہوں گے اور ان کے پروردگار کی طرف سے مغفرت۔ کیا یہ لوگ ان جیسے ہو سکتے ہیں جو ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے، اور انہیں گرم (کھولتا ہوا) پانی پلایا جائے گا چنانچہ وہ ان کی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کردے گا۔

غیر آسن

یعنی جنت کے نہری پانی کا ذائقہ اور بو متغیر نہیں ہوں گے خواہ کتنا ہی عرصہ اس پر گزر جائے، جیسا کہ دنیا کا پانی طول مکث سے، نیز متعفن ہوا اور وبائی موسم سے متغیر ہوجاتا ہے، اسی طرح آلودگی اور فضلات کے شامل ہونے سے بھی فاسد اور خراب ہوجاتا ہے، استعمال کے قابل نہیں رہتا، جیسا کہ ہمارے زمانے میں ماحولیاتی آلودگی، صنعتی وتمدنی ترقیوں کا تحفہ ہے، آبی ذخیرے اس ماحولیاتی آلودگی کا شکار ہیں، جو صنعتی و

---

[1] چوپائے حرص ولالچ سے، منعم سے غافل ہوکر اس کے شکر وقدر شناسی کو فراموش کرکے اور آخرت کی فکر سے دنیا کے کھانے پینے کے دھندوں میں مشغول ہوکر کھاتے ہیں، کافی کی بھی یہی صفات ہیں۔ تاکل الانعام حریصین غافلین عن المنعم تارکین شکرہ حائضین عن العاقبة (مظھری 426/8)...... نیز حدیث میں ہے کہ مومن ایک آنت سے اور کافر سات آنتوں سے کھاتا ہے۔ ان المومن یاکل فی معی واحد والکافر یا کل فی سبعة امعاء (بخاری، مسلم بحواله مشکوٰة کتاب الاطعمة) بعض شارحین نے سات آنتوں کی تفسیر ان سات صفات سے کی ہے، حرص، جوش ورغبت، لمبی لمبی امیدیں (طولِ امل) طمع، سوءِ طبع، حسد، موٹا تگڑا ہونا یا اس کے حصول کے لئے کھانا (کذا فی مرقاة المفاتیح)

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

شہری فضلات سے فاسد ہو رہے ہیں، تو جنت کا پانی ان تمام علتوں سے محفوظ ہوگا۔ ۱

لم يتغير طعمه

یعنی دنیا کے دودھ جس طرح فاسد اور متعفن ہو جاتے ہیں، پھٹ جاتے ہیں، کھٹاس اور کڑواہٹ ان میں پیدا ہو جاتی ہے، تو جنت میں دودھ کی نہریں ان سب قسم کے فساد اور تغیر سے محفوظ ہوں گی۔ ۲

لذة للشاربين

یعنی جنت میں شراب طہور کی نہریں ہوں گی جن کے رنگ، ذائقے، خوبو میں کوئی ناگواری یا مضر اثرات نہ ہوں گے، نہ اس سے نشہ و سرمستی ہوگی، نہ دماغ چکرائیں گے۔ ۳

عسل مصفیٰ

جنت کے شہد میں شہد کی مکھیوں کے رف اور فالتو فضلات یا موم وغیرہ کی آمیزش نہ ہوگی جیسا کہ دنیاوی شہد میں ہوتی ہے۔ ۴

فائدہ: ان چاروں نعمتوں کو جس ترتیب سے آیت میں ذکر کیا گیا ہے، دنیا میں انسانوں کی ان کی طرف حاجت وضرورت بھی اسی اعتبار سے ہے۔ چنانچہ سب سے زیادہ حاجت وضرورت کی چیز جس پر زندگی کے سب ہنگامے موقوف ہیں، پانی ہے۔ پھر دودھ کا درجہ ہے، جو مشروب وغذا دونوں کا کام دیتا ہے اور غذائیت سے بھرپور ہے، پھر تشہی وغیرہ کی غرض سے جو لوگ، یا جو معاشرے شراب برتتے ہیں ان کے ہاں بھی اس کا درجہ سابق دو چیزوں کے بعد ہی ہے۔ کہ یہ حیات یا غذا کا کوئی جزو نہیں بلکہ ایک اضافی مشغلہ

---

۱ غير آسن اى غير متغير الطعم والريح لطول مكث ونحوه (روح المعانى)

من ماء غير آسن أى غير متغير الطعم والريح لطول مكث ونحوه، وماضيه أسن بالفتح من باب ضرب ونصر وبالكسر من باب علم حكى ذلك الخفاجى عن أهل اللغة(روح المعانى ذيل سوره محمد رقم الآية ١٥)

۲ اى لم يحمض ولم يصر قارصا ولا حاذرا كالبان الدنيا(روح المعانى)

وأنهار من لبن لم يتغير طعمه لم يحمض ولم يصر قارصا ولا حاذرا كألبان الدنيا وتغير الريح لا يفارق تغير الطعم وأنهار من خمر لذة للشاربين أى لذيذة لهم ليس فيها كراهة طعم وريح ولا غائلة سكر وخمار كخمور الدنيا فإنها لا لذة فى نفس شربها وفيها من المكاره والغوائل ما فيها(ايضاً روح المعانى)

۳ اى لذيذة لهم ليس فيها كراهة طعم وريح ولا غائلة سكروخمار كخمور الدنيا(روح المعانى)

۴ وأنهار من عسل مصفى مما يخالفه فلا يخالطه الشمع وفضلات النحل وغيرها(ايضاً روح المعانى)

Idara Ghufran

ہے، اور چوتھے درجے میں شہد ہے۔ [1]

جنت کی ان چیزوں کے خالص (Pure) ہونے کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ یہ انسان، حیوان، نبات، مکھی وغیرہ کے تصرف اور دست بُرد سے گزر کر نہیں آئے ہوں گے جیسے دودھ میں جانور اور شہد میں مکھی واسطہ ہیں، جانور کے جسم میں فضلات اور خون کے درمیان سے اللہ پاک دودھ کو نکال کر لاتے ہیں اور شراب بھی نباتات واجناس سے سڑاند سے گزار کر بہت ناگوار طریقوں سے بنتی ہے، پس جنت میں دودھ یا شہد کا تصور یا اس کی حقیقت گائے، بھینس، بکری، شہد کی مکھی، نبات واجناس وغیرہ سے وابستہ نہیں ہوگا نہ ان چیزوں کا ان کی پیدائش میں کوئی دخل ہوگا بلکہ وہاں یہ نعمتیں اللہ کے کن فیکونی نظام وانتظام کے تحت چشموں، نہروں کی صورت میں بغیر کسی حساب کتاب اور قید وحد کے رواں دواں جاری وساری ہوں گی۔

---

[1] وبدیء بالماء لأنه فی الدنیا مما لا یستغنی عنه ثم باللبن إذ كان یجری مجری المطعم لكثیر من العرب فی كثیر من أوقاتهم ثم بالخمر لأنه إذا حصل الری والمطعوم تشوفت النفس إلی ما یلتذ به ثم بالعسل لأن فیه الشفاء فی الدنیا مما یعرض من المشروب والمطعوم فهو متأخر بالرتبة، وجاء عن ابن عباس أن لبن تلک الأنهار لم یحلب، وقال سعید بن جبیر :إنه لم یخرج من بین فرث ودم وإن خمرها لم تدسها الرجال بأرجلها وإن عسلها لم یخرج من بطون النحل .وأخرج ابن جریر عن سعد قال :سألت أبا إسحق عن قوله تعالی :من ماء غیر آسن فقال :سألت عنه الحارث فحدثنی أن ذلک الماء تسنیم وقال :بلغنی أنه لا تمسه ید وأنه یجیء الماء هكذا حتی یدخل الفم .وفی حدیث أخرجه ابن مردویه عن الكلبی أن نهر دجلة نهر الخمر فی الجنة وأن علیه إبراهیم علیه السلام ونهر جیحون نهر الماء فیها ویقال له نهر الرب ونهر الفرات نهر اللبن وأنه لذریة المؤمنین ونهر النیل نهر العسل.وأخرج الحرث بن أبی أسامة فی مسنده .والبیهقی عن كعب قال :نهر النیل نهر العسل ونهر دجلة نهر اللبن ونهر الفرات نهر الخمر ونهر سیحان نهر الماء فی الجنة .وأنت تعلم أن المذكور فی الآیة لكل أنهار بالجمع والله تعالی أعلم بصحة هذه الأخبار ونحوها، ثم إنها إن صحت لا یبعد تأویلها وإن كانت القدرة الإلهیة لا یتعاصاها شیء ولهم فیها مع ما ذكر من فنون الأنهار من كل الثمرات أی أنواع من كل الثمرات فالجار والمجرور صفة مبتدأ مقدر وقدره بعضهم زوجان وكأنه انتزعه من قوله تعالی :فیهما من كل فاكهة زوجان(روح المعانی ذیل سوره محمد رقم الآیة ۱۵)

Idara Ghufran

مقالات ومضامین (بسلسلہ دفاعِ پاکستان قسط:۱۰) مفتی محمد امجد حسین

اسلام کی بنیاد پر یہ ملک بنا ہے

شہید صدر جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم کے عہد میں نفاذ اسلام کا عمل

صدر جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم ایک آمر اور ڈکٹیٹر ہونے کی حیثیت سے بدنام ہیں اور ایک جمہوری حکومت یا جمہوری حکمران پر شب خون مارنے کے مجرم شمار ہوتے ہیں۔ [۱]

---

[۱] مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب حادثہ بہاولپور میں صدر مرحوم کی شہادت کے بعد البلاغ (جلد ۲۳، شمارہ ۲، ۸۸ء) کے مفصل اداریہ میں لکھتے ہیں

صدر مرحوم کے ساتھ المیہ یہ تھا کہ لادینی طاقتیں تو ان کی اس لئے دشمن تھیں کہ وہ انہیں اپنے عزائم کی راہ میں ایک زبردست کانٹا نظر آتے تھے، بعض سیاسی حلقے اس لئے ان کے مخالف تھے کہ ان کی وجہ سے انہیں نفاذ اسلام کی جدوجہد کا کریڈٹ اپنے ہاتھ سے چھن جانے کا اندیشہ تھا، تیسری طرف وہ دیندار حلقے تھے جنہیں ان کی ذات سے کوئی پرخاش نہیں تھی، لیکن ان کے منہ سے نفاذ اسلام کا لفظ سننے کے بعد وہ اس بات کے لئے بیتاب تھے کہ اس مقصد کی طرف پیش قدمی تیز رفتاری کے ساتھ ہو، جس کے اثرات معاشرے پر بلاتاخیر نظر آئیں اور چونکہ پیش قدمی واقعۃً سست رفتار تھی، اس لئے ان کی توقعات پوری نہیں ہوئیں اور ان کی نگاہ مرحوم کے کئے ہوئے اچھے کاموں کے بجائے ان کاموں پر زیادہ رہنے لگی جو وہ نہیں کر سکے، یہاں تک کہ بالآخر وہ اتنے مایوس ہوئے کہ انہوں نے سرے سے یہ تسلیم کرنے سے ہی انکار کر دیا کہ صدر مرحوم نے اسلام کی کوئی خدمت کی ہے، یا کرنا چاہتے ہیں، اور اس طرح عملاً وہ بھی پہلے اور دوسرے طبقے ہی کے ساتھ ہم آواز ہوگئے۔

ایک چوتھا طبقہ بھی تھا جو اس بات کی تکلیف ضرور محسوس کرتا تھا کہ نفاذ اسلام کی طرف پیش قدمی سست رفتار اور ناکافی ہے، لیکن ساتھ ہی صدر مرحوم کے عہد میں جو قابل قدر کام ہوئے ہیں، ان کی نفی کا بھی قائل نہ تھا، اور اس بات کو بھی شدت کے ساتھ محسوس کرتا تھا کہ بہت سے قابل تنقید امور کے باوجود اس وقت نفاذ اسلام کے مشن کے حق میں بظاہر حالات کوئی متبادل شخصیت سامنے نہیں ہے جو اتنا کام بھی کر سکے، لہٰذا وہ سمجھتا تھا کہ اصلاح حال کی بھرپور کوششوں کے ساتھ ساتھ صدر ضیاء الحق کی ذات کو بسا غنیمت سمجھنا چاہئے اور بحیثیت مجموعی نفاذ اسلام کے مشن میں ان کی تائید وحمایت سے ہاتھ نہیں کھینچنا چاہئے۔ لیکن سچی بات یہ ہے کہ ساتھ ہی یہ حلقہ پہلے تین طبقات کی بنائی ہوئی فضاء سے اتنا مرعوب بھی تھا کہ صدر مرحوم کے اچھے کارناموں کی اس قدر کھل کر حمایت اور تعریف نہیں کر سکا جس کے وہ مستحق تھے، اس کی طرف سے بھی ان کے اچھے کاموں کی تعریف وحمایت بڑے تحفظات کے ساتھ ہوئی، اور اس میں بھی تنقید کا پہلو اکثر وبیشتر غالب رہا۔

یہ درست ہے کہ پچھلے گیارہ سال میں نفاذ اسلام کی طرف پیش قدمی سست رفتار تھی، یہ بھی درست ہے کہ اس زمانے میں بہت سی توقعات پوری نہیں ہوئیں، یہ بھی حقیقت ہے کہ اس دور میں بہت سے قابل تنقید امور بھی پیش آئے جن پر میں نے البلاغ کے ان صفحات میں مفصل تنقید کی، لیکن میرے نزدیک یہ کہنا سراسر ظلم اور پرلے درجے کی ناانصافی ہے کہ شہید مرحوم نے اس زمانے میں اسلام کی نمائش کے سوا نفاذ اسلام کی سمت میں کوئی کام نہیں کیا۔

واقعہ یہ ہے گذشتہ گیارہ سال کے دوران نفاذ اسلام وشریعت کے سلسلے میں جتنا کام اللہ نے شہید مرحوم کے ہاتھوں کرایا، وہ اس سے

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

Idara Ghufran

گوتاریخ کی گواہی ہے کہ اس وقت جمہوریت فسطائیت کا بدترین روپ دھار چکی تھی اور 77ء کے الیکشن جس طرح ہوئے وہ سینہ زوری کے ساتھ چوری کی منفرد مثال تھے۔ ؎۲
جس کے ردعمل میں وطن عزیز کی نو مذہبی وسیاسی جماعتوں کے اتحاد بنام پاکستان قومی اتحاد کی تحریک چلی (جسے تحریک نظام مصطفیٰ کا نام دیا گیا) حکومت نے بدترین جور و جبر کے ساتھ اس تحریک کو کچلنا شروع کیا، نتیجتاً بعد از خرابی بسیار قوم کو ایک اور مارشل لاء کا سامنا کرنا پڑا۔
صدر ضیاءالحق مرحوم کے دور میں وطن عزیز میں اسلامیت کے حوالے سے جو اقدامات اور سرگرمیاں ہوئیں ان کا اجمالی تذکرہ ملاحظہ ہو۔
(ا) اسلام اور شعائر اسلام کا سرکار، دربار اور مملکت کے ادارہ جاتی کاروبار سے لے کر عوامی سطح تک عام پرچار اور شعور پیدا ہونا، بیوروکریسی، ارباب اقتدار اور طبقات اشرافیہ نے جس لبرل اور نام نہاد روشن خیال کلچر کو ملک میں فروغ ورواج دیا تھا، جس کی وجہ سے اسلام اور احکام اسلام سے ایک عمومی اجنبیت و بیگانگی اور لاتعلقی اجتماعی وقومی زندگی میں در آئی تھی، یہ فضا ضیاء صاحب کی پالیسیوں اور مزاج سے بڑی حد تک بدل گئی۔ ؎۳

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

پہلے کے تیس سال میں نہیں ہوا تھا، اور نفاذ شریعت کے سلسلے میں ان گیارہ سالوں کو ایک پلّے میں اور پہلے کے تیس سالوں کو دوسرے پلّے میں رکھا جائے تو یقیناً ان گیارہ سال کا پلہ بھاری رہے گا۔ شہید مرحوم کے دور میں جو قابل تعریف کام ہوئے ان میں سے بہت سے کام ایسے ہیں جن کا عام لوگوں کو آج تک علم نہیں، اور بہت سے ایسے ہیں جن کی اہمیت کا کما حقہ احساس نہیں، لیکن انشاءاللہ وہ مرحوم کے لئے صدقہ جاریہ ثابت ہوں گے (بحوالہ نقوشِ رفتگاں، تذکرہ ضیاءالحق مرحوم)

؎۲ آج بھی 2013ء کے الیکشن چوری ہونے کا شوروغوغا بپا ہے اور جوڈیشل کمیشن انکوائری کے لئے میدان میں ہے اور گھر کے بھیدی، واقفان درون خانہ انکشاف فرمارہے ہیں کہ پاکستان میں تو ہمیشہ الیکشن چوری بلکہ ہائی جیک ہوتے آئے ہیں گویا الیکشن کا سارا کاروبار ہی ہاتھی کے دانتوں کے مصداق ہے جو کھانے کے اور دکھانے کے اور ہوتے ہیں، اصل سلیکشن ہوتی ہے اس پر مصنوعی الیکشن کی لیپاپوتی کر کے انہیں مشرف بہ جمہوریت کرلیا جاتا ہے۔ امجد

؎۳ ضیاء کا مارشل لاء حالات کے جبر کا نتیجہ تھا یا اہل جمہوریت کی مہم جوئی یا شوق فسطائیت کا شاخسانہ تھا اس سے قطع نظر اس گیارہ سالہ دور میں وطن عزیز میں اسلامیت کے حوالہ سے جو اقدامات ہوئے ان میں سے قابل ذکر شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کے اس اداریہ سے ہم ذیل میں بلفظہ پیش کرتے ہیں جو اداریہ آپ نے صدر مرحوم کی شہادت کے بعد ماہنامہ البلاغ کراچی میں لکھا تھا (ملاحظہ ہو ماہنامہ البلاغ کراچی جلد۲۳ شمارہ۲، 1988ء، ونقوش رفتگاں، مجموعہ مضامین بروفیات الاعیان لشیخ تقی عثمانی صاحب)
(ا) یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ صدر مرحوم کے زمانے میں اسلام اور شعائر اسلام کی عظمت واہمیت کا ایک عام شعور پیدا ہوا، پہلے اسلام اور اسلامی شعائر سے عملی وابستگی رکھنے والوں کو قدم قدم پر ہمت شکنی کا سامنا کرنا پڑتا تھا، انہیں نشانہ استہزاء بنایا جاتا تھا، اور خاص طور پر

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

(۲) 1979ء میں شراب کی عمومی ممانعت کا (بلا استثناء غیر مسلم) آرڈیننس جاری کیا، اور حد شرب کی شرعی سزا مقرر کی۔ حتیٰ کہ قومی ایئرلائن پی آئی اے کی انٹرنیشنل پروازوں میں شراب کی بندش جو انتہائی مشکل فیصلہ تھا، صدر مرحوم نے جرأت رندانہ کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ مشکل محاذ سر کیا۔ ۱؎

(۳) زنا کاری خواہ برضا و رغبت ہو یا بالجبر بہر صورت اس کو جرم قرار دیکر اس پر شرعی سزا کا قانون بنایا۔ ۲؎

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

سرکاری حلقوں میں شعائر اسلام کو عملاً فرسودگی اور دقیانوسیت کی علامت قرار دے لیا گیا تھا، اور انگریز کی پیدا کردہ ذہنی فضا نہ صرف برقرار تھی، بلکہ اس میں اضافہ ہو رہا تھا، جس کے تحت اسلام کا نام لینے والے یا اس کے کسی شعار پر عمل کرنے والے کو معاشرے سے الگ تھلگ کر دیا جائے، اور اس کے دل میں احساس کمتری پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔

شہید مرحوم کا یہ کارنامہ ہے کہ انہوں نے اپنی متواتر جدوجہد سے اس فضا میں نمایاں تبدیلی پیدا کی۔ اور وہ فضا بنائی جس میں اسلام اور شعائر اسلام سے وابستگی کو واقعۃً عزت وعظمت کا سبب اور سرمایہ فخر وناز سمجھا جائے۔ اس طرح نہ صرف یہ کہ ان لوگوں کے راستے کی رکاوٹیں دور ہوئیں جو پہلے سے اسلام کے ساتھ عملی وابستگی رکھتے تھے، بلکہ دوسرے لوگوں کو بھی اس کی ترغیب ہوئی۔

اندرون ملک کے علاوہ عالمی برادری میں بھی شہید مرحوم نے اسلام کا کلمہ پوری خود اعتمادی کے ساتھ ڈٹ کر پیش کیا۔ وہ تاریخ کے واحد حکمران تھے جنہوں نے جنرل اسمبلی میں اپنی تقریر کا آغاز تلاوت قرآن سے کرنے پر اصرار کیا، اور اس طرح اس عالمی پلیٹ فارم سے قرآن کریم کا پیغام پیش کیا، کیوبا جیسے دہریہ ملک میں بھی انہوں نے تلاوت قرآن ہی کو اپنی تقریر کی بنیاد بنایا۔

۱؎ ملک میں شراب جیسی ام الخبائث کا آزادانہ استعمال کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں تھی۔ سب سے پہلے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے اپنی وزارت علیا کے دور میں صوبہ سرحد کے اندر شراب کی ممانعت کا قانون نافذ کیا، پھر بھٹو صاحب مرحوم نے اپنے آخری دور میں پورے ملک میں شراب کی ممانعت کا قانون جاری کیا۔ یہ دونوں قانون شراب بندی کے سلسلے میں بلاشبہ بڑے لائق ستائش تھے لیکن ان دونوں قوانین میں شراب کی ممانعت صرف مسلمانوں کے لئے تھی، غیر مسلم اس ممانعت سے مستثنیٰ تھے، اور شراب نوشی کی سزا بھی شریعت کے مطابق نہیں تھی۔ اگرچہ ان قوانین کے بعد ملک میں پائے جانے والے کھلے شراب خانے بند ہو گئے تھے لیکن غیر مسلموں کے استثناء کی وجہ سے ایک وسیع چور دروازہ کھلا ہوا تھا، غیر مسلموں کے بہانے شراب کا استعمال عام تھا بلکہ ایسی اطلاعات بھی ملیں کہ لوگوں نے اپنے آپ کو غیر مسلم ظاہر کر کے شراب حاصل کی، والعیاذ باللہ العظیم۔

صدر مرحوم نے ۱۹۷۹ء میں ممانعت شراب کا جو آرڈی نینس جاری کیا، اس میں غیر مسلموں کے لئے بھی شراب کی ممانعت کر کے یہ چور دروازہ بھی بند کر دیا گیا۔ اور شراب نوشی کی سزا بھی شریعت کے مطابق مقرر کر دی گئی۔

اس آرڈی نینس کے بعد شراب کے استعمال پر مؤثر پابندی عائد ہوئی، اور اس گناہ عظیم کے بے دریغ ارتکاب پر موثر بریک لگا۔ خاص طور پر فوج کے حلقوں میں جہاں شراب نوشی ایک عام وبا کی صورت اختیار کرتی جا رہی تھی، وہاں اس اقدام نے ایک انقلاب برپا کر دیا، جس کا مشاہدہ ہر شخص کر سکتا ہے۔

غیر مسلموں کو شراب بندی پر مطمئن کرنا خاصا دشوار کام تھا، لیکن صدر مرحوم نے بڑی حکمت کے ساتھ غیر مسلم اقلیتوں کو اس پر راضی کیا، جس کے نتیجے میں ان کی طرف سے کوئی بڑی مخالفت پیش نہیں آئی۔

۲؎ ۱۹۷۹ء سے پہلے تک انگریز کی پیدا کی ہوئی یہ صورت حال برقرار تھی کہ زنا کاری جیسا گھناؤنا گناہ اگر باہمی رضامندی سے کیا جائے تو وہ کوئی جرم نہیں تھا۔ قانون صرف زنا بالجبر کو جرم قرار دیتا تھا اور اس میں بھی اگر ملزم عدالت کے ذہن میں یہ شبہ پیدا کرنے میں کامیاب ہو جائے کہ شاید اس بدکاری کے ارتکاب میں عورت کی مرضی شامل ہو تو وہ جرم سے بری ہو جایا کرتا تھا۔ یہ صورت حال ایک

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

(۴) حدودِ شرعیہ کو آئین کا حصہ بنا کر بطور قانون نافذ کیا گیا۔ ۱؎

(۵) آئینی ضمانت کہ ''ملک کے تمام قوانین قرآن وسنت کے مطابق بنائے جائیں گے''اس کی نگرانی

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

مسلمان کہلانے والے ملک کے ماتھے پر کلنک کا ایسا ٹیکہ تھی کہ الفاظ اس کی شناعت کو بیان کرنے سے عاجز ہیں۔شہید مرحوم جنرل ضیاء الحق صاحب کے دور میں پہلی بار اس بدکاری اور اس کے مقدمات کو قانوناً جرم قرار دیا گیا، اور اس پر شرعی سزائیں مقرر کی گئیں۔زنا کاری کی حدِ شرعی (یعنی سوکوڑوں اور سنگساری) کو بطور قانون نافذ کیا گیا۔چونکہ مذکورہ حدِ شرعی کا معیارِ ثبوت انتہائی سخت ہے،اس لئے حد تو شاذ ونادر ہی کہیں جاری ہوسکتی ہے،لیکن قانون میں جہاں حد کی شرائط پوری نہ ہوں وہاں سخت تعزیری سزائیں مقرر کی گئیں جن پر اب عدالتیں عمل کر رہی ہیں۔(ایضاً حوالہ بالا)

واضح رہے کہ 2006ء میں صدر پرویز مشرف کے دور میں حقوق نسواں بل کے نام سے دوبارہ 1979ء سے پہلے کی طرح کا قانون آئین میں ترمیم کرکے بنایا گیا جو انگریز دور سے چلا آرہا تھا کہ جرم صرف زنا بالجبر ہے جیسا کہ یورپ، مغرب اور ساری دنیا میں ہے۔ جاوید غامدی، ڈاکٹر مسعود شاہد اور اس جیسے مفکرین اور لادین این جی اوز نے حقوق نسواں بل کو پاس کرانے میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا، اور حکمرانوں کو کندھا فراہم کیا، اور جمہور اہلِ وطن کے احتجاج کے باوجود یہ بل ملک وقوم پر مسلط کیا گیا، علماء نے حقوق نسواں بل میں بڑی مناسب اور شرعی اصولوں کے مطابق ترمیمات تجویز کرکے اہلِ اقتدار کو دی تھیں مثلاً ہمارے ہاں عورت کو بالعموم میراث میں حصہ نہیں دیا جاتا، جہیز کی لعنت کے باعث بچیاں والدین کے گھر بوڑھی ہوجاتی ہیں، غیرت کے نام پر بے گناہ دوشیزائیں قتل کردی جاتی ہیں، سندھ وغیرہ میں ونی کی قبیح رسم رائج ہے، اندرون پنجاب اور سندھ کے جاگیردار جائیداد باہر جانے سے روکنے کے لئے اپنی بہن بیٹیوں کی قرآن پاک سے شادی کا ڈرامہ رچاتے ہیں وغیرہ وغیرہ، علماء نے ان سب چیزوں کی نشاندہی کرکے سفارشات پیش کی تھیں کہ عورتوں کے اصل حقوق یہ ہیں کہ ان مذکورہ زیادتیوں سے ان کو نجات دلائی جائے، تاکہ صحیح معنوں میں عورتوں کو ان کے حقوق ملیں لیکن یہاں تو مقصود عورتوں کو صرف شمعِ محفل بنانا تھا، میراث، جہیز وغیرہ حقوق وحق تلفیاں جائیں بھاڑ میں۔(امجد)

۱؎ صدر مرحوم ہی کے زمانے میں ملک میں پہلی بار حدودِ شرعیہ کو بطور قانون نافذ کیا گیا۔ یہ درست ہے کہ اس قانون کے نفاذ کے بعد اب تک کسی مجرم پر کوئی حد جاری نہیں ہوئی، جس کی بناء پر عموماً یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ ملک میں حدودِ شرعیہ نافذ نہیں ہیں، یا اگر ہیں تو وہ صرف نچلی عدالتوں کے لئے ہیں، اور اعلیٰ عدالتوں پر حدودِ شرعیہ کا قانون لاگو نہیں ہوتا، لیکن واقعہ یہ ہے کہ اب تک حد جاری نہ ہونے کی وجہ ایک تو یہ ہے کہ پولیس، تفتیش جرائم اور عدالتی طریق کار میں اب تک کوئی تبدیلی نہیں ہوئی، جس کی وجہ سے اکثر جرائم کے تو مقدمات ہی درج نہیں ہوتے، بہت سے مقدمات میں تفتیش صحیح طور پر نہیں ہو پاتی، اور بعض مقدمات میں عدالتی طریق کار میں خامیاں رہ جاتی ہیں۔ اور دوسری وجہ یہ ہے کہ حدودِ شرعیہ کے اجراء کے لئے شریعت نے شرائط اتنی کڑی مقرر کی ہیں کہ وہ ننانوے فیصد مقدمات میں پوری نہیں ہوتیں۔

ورنہ جہاں تک قانون کا تعلق ہے، حدود آرڈی نینس کے نفاذ کے بعد سے جرائم متعلقہ حدود کی حد تک ملک کا قانون بلاشبہ اسلامی ہوچکا ہے، اور وہ صرف نچلی عدالتوں پر نہیں، مجسٹریٹ سے لے کر سپریم کورٹ تک ہر عدالت پر واجب العمل ہے، بلکہ شروع میں فوجی عدالتیں اور فوجی مقدمات اس سے مستثنیٰ تھے، اب تمام فوجی عدالتوں کو بھی اس کا پابند کردیا گیا ہے۔

چونکہ مذکورہ بالا خامیوں کی بناء پر اب تک کسی مجرم پر کوئی حد جاری نہیں ہوئی، اس لئے اس قانون کے اثرات بلاشبہ معاشرہ پر ظاہر نہیں ہوسکے، اور اس سلسلے میں عوام کو حکومت سے جو شکایت رہی ہے، وہ بالکل بجا اور برحق ہے لیکن یہ بات ناقابلِ انکار ہے کہ جس فضا میں دنیا نے حدودِ شرعیہ کے خلاف پروپیگنڈہ کرکے آسمان سر پر اٹھا رکھا تھا، وہاں صدر مرحوم نے مخالف پروپیگنڈہ کا ڈٹ کر مقابلہ کیا، اور بالآخر ان قوانین کو نافذ کرکے ملک میں چلی ہوئی اس نظریاتی بحث کو ختم کردیا کہ حدودِ شرعیہ اس دور میں واجب العمل ہیں یا نہیں؟ (ایضاً حوالہ بالا)

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

ومانیٹرنگ کے لئے وفاقی شرعی عدالت اور سپریم کورٹ کا شریعت اپیلیٹ بنچ قائم کیا گیا۔ ۱

(۶) قرارداد مقاصد جو پہلے آئین کا دیباچہ تھی، اسے آئین کا باضابطہ حصہ بنایا گیا۔ ۲

(۷) نظام صلوٰۃ، نظام زکوٰۃ کمیٹیاں بنا کر پنجوقتہ نمازوں کے اہتمام کی فضا بنائی گئی اور گلی محلّہ کی سطح پر زکوٰۃ کمیٹیاں بنا کر نچلی سطح تک زکوٰۃ کی تقسیم اور غریبوں کی کفالت کی ایک حد تک کوشش کی گئی۔ ۳

---

۱ ہمارے ملک کے ہر دستور میں یہ دفعہ لکھی جاتی رہی ہے کہ ''ملک کے تمام قوانین قرآن وسنت کے مطابق بنائے جائیں گے'' لیکن صدر مرحوم سے پہلے یہ دفعہ دستور کی ایک بے جان دفعہ تھی، نہ کبھی اس دفعہ کے تحت کسی قانون کو اسلامی بنایا گیا، نہ عوام کو یہ موقع فراہم کیا گیا کہ وہ کسی مروجہ قانون کو غیر اسلامی ہونے کی بناء پر چیلنج کرکے اسے بدلوا سکیں۔ علماء اور نفاذ اسلام کا مطالبہ کرنے والے حلقوں کا یہ مطالبہ سالہا سال سے چلا آتا تھا کہ دستور کی مذکورہ بالا دفعہ کو مؤثر اور عدالت کے ذریعے قابل تنفیذ (Justiciable) بنایا جائے۔ اور اس ملک کے عوام کو یہ حق دیا جائے کہ وہ غیر اسلامی قوانین کو اعلیٰ عدالتوں میں چیلنج کرکے اسی طرح بدلوا سکیں جیسے بنیادی حقوق کے خلاف قوانین کو بدلوا سکتے ہیں۔ لیکن صدر مرحوم سے پہلے کسی حکومت نے مطالبے پر کان نہیں دھرے۔ یہ اعزاز سب سے پہلے صدر ضیاء الحق شہید کو حاصل ہوا کہ انہوں نے غیر اسلامی قوانین کو عدلیہ میں چیلنج کرنے کا راستہ پیدا کیا، اور اس غرض کیلئے وفاقی شرعی عدالت اور سپریم کورٹ میں شریعت اپیلیٹ بنچ قائم کی۔

افسوس ہے کہ عوام، علماء اور دینی جماعتوں کی طرف سے اس موقع سے کماحقہٗ فائدہ نہیں اٹھایا گیا، اور اس راستے سے قوانین کی اصلاح کرانے میں بہت کم دلچسپی لی گئی جس کی بنا پر اس اقدام کے ممکنہ فوائد حاصل نہ ہو سکے۔ لیکن اس کے باوجود ان عدالتوں نے اب تک دسیوں غیر اسلامی قوانین کو کالعدم قرار دیکر ختم کر دیا، اور ان کے ذریعے قوانین کی ایک قابل ذکر تعداد کی اصلاح ہوئی۔

چند ماہ پہلے تک مالیاتی قوانین اور مسلم پرسنل لاء کو کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جا سکتا تھا، لیکن اب شریعت آرڈی نینس کے نفاذ کے بعد ان قوانین کو بھی ہائی کورٹ میں چیلنج کرنے کی گنجائش پیدا کر دی گئی ہے۔ اور اس طرح دنیا بھر میں پاکستان واحد ملک ہے جس کے عوام کو یہ حق حاصل ہے وہ وہ رائج الوقت قوانین کو غیر اسلامی ہونے کی بناء پر عدالت میں چیلنج کر سکتے ہیں اور عدالت اگر ان کے غیر اسلامی ہونے کا فیصلہ کر دے تو وہ قانون خود بخود منسوخ ہو جاتے ہیں، اور حکومت متبادل قانون نافذ کرنے پر مجبور ہوتی ہے۔ اور بلا شبہ یہ صدر مرحوم کا نہایت قابل قدر کارنامہ ہے۔

ہمارے ملک کے عوام چونکہ عموماً قانونی نظام کی تفصیلات سے باخبر نہیں ہیں، اس لئے اس موقع سے اب بھی بہت کم فائدہ اٹھایا جا رہا ہے، حالانکہ اس سلسلے میں عدالت سے رجوع کرنے کا طریقہ بھی بہت سادہ اور آسان ہے۔ (ایضاً حوالہ بالا)

۲ قرارداد مقاصد ۱۹۴۸ء میں شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد صاحب عثمانی اور دینی حلقوں کی کوشش سے منظور ہوئی تھی، لیکن پاکستان کے ہر دستور میں وہ ایک غیر مؤثر دیباچے کے طور پر شامل کی گئی۔ یہاں تک کہ اعلیٰ عدالتوں نے یہ فیصلے دیئے کہ محض ایک دیباچہ ہونے کی بنا پر اس کی کوئی لازمی حیثیت نہیں ہے۔ صدر مرحوم کے دور میں پہلی بار اس قرارداد مقاصد کو آئین کا مؤثر حصہ بنایا گیا، اور اس طرح عدلیہ کے ذریعے ملک کے قانونی نظام کی اصلاح کا ایک دوسرا اہم دروازہ کھولا گیا۔ ابھی اس تبدیلی کے قانونی اثرات اعلیٰ عدالتوں میں زیر بحث ہیں، بعض اعلیٰ عدالتوں نے اس تبدیلی کی بنیاد پر غیر اسلامی قوانین کے مطابق فیصلے کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اگر عدالت عظمیٰ نے بھی اس پوزیشن کو تسلیم کر لیا تو یہ تبدیلی ملک میں غیر اسلامی قوانین اور اقدامات کی اصلاح کیلئے ایک عظیم انقلابی تبدیلی ثابت ہوگی، جو یقیناً صدر مرحوم ہی کا صدقہ جاریہ ہے۔ (ایضاً حوالہ بالا)

۳ یہ بھی ایک بدیہی حقیقت ہے کہ شہید مرحوم نے ملک میں نماز کے اہتمام کے لئے یادگار خدمات انجام دی ہیں۔ ان سے پہلے نمازی لوگوں کے لئے بھی اپنی دفتری مجبوریوں کے تحت نماز کے وقت نماز باجماعت ادا کرنا سخت دشوار تھا۔ صدر مرحوم کے احکام کے

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

زکاۃ کی رقوم خزانے سے الگ رکھ کر سرکاری محکموں کے بجائے مقامی سطح پر مستحقین تک پہنچانے کا اہتمام ہوا۔

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

تحت تمام سرکاری دفتروں میں نماز باجماعت کا انتظام ہوا۔اسلام آباد سیکرٹریٹ میں اگر دن کے ایک بجے سے ڈیڑھ بجے تک جا کر دیکھیں تو واقعۃً ایسا محسوس ہونے لگا ہے کہ یہ مسلمان ملک کا سیکرٹریٹ ہے۔تقریباً ہر عمارت اور ہر بلاک میں نماز باجماعت کے روح پرور مناظر نظر آتے ہیں۔اس اہتمام کے نتیجے میں لوگوں کو نماز کی ترغیب ہوئی ہے،اور نمازیوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے،بہت سی جگہوں پر نماز کے متصل بعد چند منٹ کے وقفے میں کوئی حدیث سنانے کا بھی معمول ہے،جس کی افادیت ظاہر ہے۔
سرکاری دفاتر کے علاوہ سرکاری تقریبوں اور اجتماعات کے نظام الاوقات میں نماز کی رعایت بھی اسی دور میں شروع ہوئی،ورنہ پہلے کسی سرکاری اجتماع میں جانے کا مطلب یہ تھا کہ انسان یا تو نماز سے ہاتھ دھوئے،ورنہ اس فریضے کی ادائیگی کے لئے سخت مشکلات کا شکار ہو۔ملک بھر کے تمام ہوائی اڈوں،ریلوے اسٹیشنوں اور دوسرے عوامی مقامات (مثلاً پٹرول پمپ،پارک،تفریح گاہیں۔امجد) پر بھی نماز اور وضو کے عمدہ انتظامات بھی اسی زمانے میں ہوئے،جنہوں نے نماز کی اہمیت کی عام فضا پیدا کی ہے،اور اس میں صدر مرحوم ہی کی ذاتی دلچسپی کو دخل ہے۔
اس اہتمام کا یہ نتیجہ میں نے کھلی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ بہت سے وہ سرکاری افسران جو پہلے نماز نہیں پڑھتے تھے،رفتہ رفتہ نماز کے عادی بن گئے،اور نماز ان کی زندگی کا لازمی حصہ ہوگئی۔
خاص طور پر فوج کے ماحول میں اس زمانے میں بہت نمایاں تبدیلی آئی ہے۔جسکی گواہی احقر کے سامنے بہت سے فوجی افسروں نے دی۔ان میں سے ایک صاحب کے الفاظ یہ تھے کہ میں ۱۹۵۷ء سے فوج میں ہوں،پہلے عالم یہ تھا کہ جنگی مشقوں کے دوران اگر ہمارے چودہ افسر ہوتے تو ان میں سے تیرہ تو یقیناً،ورنہ چودہ کے چودہ شراب نوشی کے عادی ہوتے تھے،اور اب بفضلہٖ تعالیٰ حال یہ ہے کہ چودہ میں سے کم از کم بارہ افراد نماز کے عادی ہوتے ہیں۔(ایضاً حوالہ بالا)

Idara Ghufran

مقالات و مضامین (بسلسلہ: نظارۂ وطن) مفتی محمد امجد حسین

جامعہ حقانیہ ساہیوال، سرگودھا کا یادگار سفر (چوتھی و آخری قسط)

طربیہ کے بعد المیہ (Tragedy after Comedy)

مشاعرہ ابھی جاری ہی تھا بلکہ جوبن وعروج پر تھا کہ رات ساڑھے گیارہ بجے کے قریب حسبِ قرارداد ہم ادارہ غفران کے حضرات نے میزبانوں سے رخصت اور اجازت چاہی، اور راولپنڈی واپسی کے سفر پر روانہ ہوئے، حضرت مدیر صاحب دامت برکاتہم اور آپ کی رفاقت میں مولانا عبدالسلام صاحب کا ابھی قیام تھا۔

تقریباً گھنٹہ بھر کا سفر ہم نے طے کیا تھا کہ رات ایک بجے کے قریب شاہ پور اور بھیرہ انٹرچینج کے درمیان بھیرہ سے تقریباً 20 کلومیٹر پہلے جبکہ گاڑی بھرپور رفتار کے ساتھ چل رہی تھی کہ اس نسبتاً تنگ روڈ پر سڑک پر دھرے لکڑی کے ایک بڑے سے ٹکڑے سے ٹکرا گئی جو گاڑی کی کمانی میں پھنس گئی تھی، گاڑی نے بے قابو ہو کر قلابازی کھائی اور لڑھک کر سڑک کے کنارے ایک دلدلی کھیت میں پہلو کے بل جا گری، یہ سب کچھ آناً فاناً ہوا، ہم پر تو کچھ دیر تک سکتے کی سی کیفیت رہی کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ ذرا سی دیر میں کیا سے کیا ہوگیا۔ گاڑی کا سامنے کا شیشہ (ونڈسکرین) اور ایک طرف کا شیشہ ٹوٹ گیا تھا، سامنے سے گاڑی ایک حد تک پچک گئی تھی۔ ہم گاڑی میں اوپر نیچے ایک دوسرے پر پڑے ہوئے تھے، چند لمحوں میں حواس بحال ہوئے ایک دوسرے کو آوازیں دیں، میرا بیٹا میرے نیچے دب گیا تھا، وہ چلّا رہا تھا، میں نے اس کا سر، جسم ٹٹولا، حضرت مدیر کے برخورداران حافظ محمد عفان اور حافظ محمد ریحان جو برابر میں بیٹھے ہوئے تھے ان کو دیکھا باقی ساتھیوں کو پکارا، پوچھا۔ یہ دیکھ کر کہ سب ہوش میں ہیں اور کسی بڑی چوٹ اور ٹوٹ پھوٹ سے محفوظ ہیں اللہ کا شکر ادا کیا۔ دلدلی کھیت کا پانی اور گارا بڑی مقدار میں گاڑی میں داخل ہوگیا تھا جو چھت اور سائیڈ کی جانب سے کھیت میں قدرے دھنسی ہوئی تھی، ہمارے کپڑے اور جسم گارے سے لتھڑے اور پانی سے شرابور ہوگئے تھے، حادثہ دیکھ کر دو تین ٹرک اور ٹرالیاں روڈ پر رک گئی تھیں۔

ایک ٹرک کے علاوہ باقیوں نے چند منٹ روڈ پر کھڑے کھڑے تماشہ دیکھا، انہوں نے کسی امدادی سرگرمی کی بجائے جانے میں ہی عافیت سمجھی شائد ان کو یہ دیکھ کر بھی اطمینان ہوا ہوگا کہ لوگ زندہ سلامت ہیں کوئی

Idara Ghufran

بڑا حادثہ نہیں، شاہراہوں پر ایسا ہوتا رہتا ہے۔

حادثہ سے بڑھ کر سانحہ یہ ہوا لوگ رُکے نہیں حادثہ دیکھ کر

ایک ٹرک والے جو رکے رہے وہ ہمارے لئے فرشتۂ رحمت ثابت ہوئے، ہم آہستہ آہستہ کرکے گاڑی سے نکلے، بچوں کو نکالا، ٹرک والے دو بندے تھے ان کے تعاون سے ایک رسے سے گاڑی کو ٹرک کے ساتھ باندھا گیا، اندھیرے میں ٹرک کی ہیڈ لائٹس کی روشنی میں ٹرک کے ذریعے گاڑی کو کھینچا گیا، ایک دفعہ رسی ٹوٹ گئی، دوبارہ باندھ کر کھینچا گیا، اس طرح خدا خدا کرکے گاڑی روڈ پر چڑھائی گئی، ٹرک والوں کا بھرپور شکریہ ادا کرکے ان کو رخصت کیا۔ یہ تلہ گنگ کے لوگ تھے اور اس وقت بھی ٹرک تلہ گنگ ہی جا رہا تھا، اللہ تعالیٰ ان کو شاد و آباد رکھے، اس وقت ایک کہاوت یاد آ رہی تھی جو موٹروے پر ایک حادثہ دیکھ کر مدد کے لئے رکنے والے ایک صاحب نے دوسرے نہ رکنے والوں کے تقابل سے کہی تھی۔

انسان ہی انسان کا دارو ہے انسان ہی انسان کا مارُو ہے

اللہ کا شکر تھا کہ گاڑی کا اوپر کا ڈھانچہ متاثر ہونے اور ایک طرف کا ٹائر اور کمانی کچھ ٹیڑھی ہو جانے کے باوجود گاڑی ایک حد تک چلنے کے قابل تھی، بہرحال رات کا باقی کافی حصہ گاڑی کے ساتھ بھیرہ انٹرچینج تک پہنچنے میں صرف ہو گیا۔ انٹرچینج پر دو ساتھی مولانا طارق محمود صاحب اور بھائی حسان صاحب گاڑی کے ساتھ ٹھہر گئے اور ہم باقی احباب شالیمار ایکسپریس والوں کی جھنگ راولپنڈی سروس کی بس پر سوار ہو گئے جو حسن اتفاق سے عین اس وقت انٹرچینج کے قریب پہنچی جب ہم یہاں پہنچے، لائیٹ کا اشارہ دیا تو وہ رک گئی۔ ہم تین حضرات مفتی محمد یونس صاحب، مولانا ناصر صاحب اور بندہ نے صبح اپنی اپنی مساجد میں جمعہ بھی پڑھانا تھا اور ساتھ بچے بھی تھے اس لئے ہم روانہ ہو گئے، اور صبح کو راولپنڈی پہنچے، حضرت مدیر صاحب سے فون پر مسلسل رابطہ تھا اور آپ کی ہدایات کے مطابق عمل ہو رہا تھا، صبح کے قریب ریکوری والوں کے ذریعے ہماری گاڑی راولپنڈی پہنچانے کے لئے ریکوری کی گاڑی پر لادی گئی، عین جمعہ کے وقت یہ حادثہ شدہ گاڑی چاہ سلطان پہنچا دی گئی۔

یہ حادثہ جس نوعیت کا تھا اس میں ہم سب کا خصوصاً بچوں کا کسی بڑی جسمانی چوٹ، اعضاء کی ٹوٹ پھوٹ، اور جانوں کے ضیاع سے محفوظ رہنا اللہ پاک کی خاص الخاص کرم نوازی تھی ورنہ ظاہری مادی اسباب ہلاکت کے جمع تھے۔ موٹر سائیکل کے معمولی حادثوں میں بڑے نقصان ہوتے دیکھے ہیں اعضاء کی ٹوٹ

Idara Ghufran

پھوٹ ہوتی ہے اور جسمانی باڈی کا انجر پنجر ہل جاتا ہے۔ یہاں ایک بڑی گاڑی روڈ پر کریش ہوتی ہے، قلابازی کھا کر روڈ سے لڑھکتی ہوئی فاصلے پر جا کر زمین بوس ہوتی ہے لیکن جسمانی طور پر کچھ دب وغیرہ لگنے سے زیادہ کوئی بڑا نقصان نہیں ہوتا، اللہ پاک اپنا فضل سب پر مستمر رکھیں۔

اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ وَلَا تُھْلِکْنَا بِعَذَابِکَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذَالِکَ

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَتَحَوُّلُ عَافِیَتِکَ وَفُجَاءَ ۃِ نِقْمَتِکَ وَجَمِیْعِ سَخَطِکَ

حضرت مدیر صاحب کی ہمارے بعد ساہیوال میں مصروفیات

جمعہ کے دن حضرت مدیر صاحب دامت برکاتہم نے جامع مسجد حقانیہ میں جمعہ پڑھایا۔اسی دن عصر کے بعد جامعہ حقانیہ میں طلباءِ کرام کے لئے آپ کا اصلاحی خطاب ہوا۔

اس رات بھی مشاعرہ کی محفل سجی، اشعار اور بیت بازی کا سلسلہ ہوا، اگلی صبح کو ہفتہ کے دن مدرسۃ البنات (جو جناب عبدالنعیم ترمذی صاحب کی ہمشیرہ کے گھر میں ان کے زیر انتظام قائم ہے) بعض طالبات کے تکمیل قرآن کی مناسبت سے تقریب تھی حضرت مفتی عبدالقدوس ترمذی صاحب کے ہمراہ حضرت مدیر صاحب اس تقریب میں شریک ہوئے اور آپ کا بیان ہوا۔

حقانیہ سکول سسٹم کا معائنہ حضرت مدیر صاحب نے مفتی عبدالقدوس ترمذی صاحب کی معیت میں کیا، جناب عبدالنعیم صاحب نے سکول کے نظام ونصاب اور تعلیمی امور وصورتحال پر کارگزاری پیش کی اور بریف کیا۔

ہفتہ کے دن دوپہر کو مدیر صاحب مفتی عبدالقدوس ترمذی صاحب کے احباب میں سے ایک زمیندار صاحب کے ہاں موضع مبارے خان میں مدعو تھے، وہاں تشریف لے گئے۔ یہاں میزبانوں کے باغ میں کچھ وقت رہے، مالٹوں سے لطف اندوز ہوئے، پھر ظہر کے قریب میزبان کے گھر ظہرانہ تھا، اس میں شریک ہوئے، یہ اس یادگار دورے کی اختتامی سرگرمی تھی، اس کے بعد جامعہ واپسی ہوئی اور پھر وہاں سے اس دورے کی خوش گوار یادوں کے ساتھ میزبانوں سے رخصت ہوئے۔

اور واپسی کا سفر شروع ہوا۔ واپسی کے سفر میں جناب عبدالنعیم صاحب ہمراہ تھے، انہی کی گاڑی میں حضرت مدیر صاحب نے سفر کیا، رات نو بجے کے قریب بعافیت وسلامتی بحمد اللہ ادارہ غفران پہنچ گئے۔

ختم شد، امجد 23 فروری 15ء/ ۱۳/ جمادی الاولیٰ ۳۶ھ

Idara Ghufran

بسلسلہ: تاریخی معلومات

مولانا طارق محمود

ماہِ جمادی الاولیٰ: ساتویں نصف صدی کے اجمالی حالات وواقعات

□......ماہِ جمادی الاولیٰ ۶۰۵ھ: میں حضرت ابوالقاسم عبدالواحد بن ابی المطہر قاسم بن فضل اصبہانی رحمہ اللہ کا انتقال ہوا(سیر اعلام النبلاء، ج ۲۱ ص ۴۳۵)

□......ماہِ جمادی الاولیٰ ۶۰۶ھ: میں حضرت ابوالمکارم اسعد بن خطیر مہذب بن مینا بن مماتی مصری کاتب رحمہ اللہ کی وفات ہوئی(سیر اعلام النبلاء، ج ۲۱ ص ۴۸۵)

□......ماہِ جمادی الاولیٰ ۶۰۹ھ: میں حضرت ابوالفرج محمد بن علی بن حمزل بن فارس بن قبیطی بغدادی کاتب رحمہ اللہ کا انتقال ہوا(سیر اعلام النبلاء، ج ۲۲ ص ۱۰)

□......ماہِ جمادی الاولیٰ ۶۱۰ھ: میں حضرت ابوالفتح ناصر بن عبدالسید بن علی خوازرمی حنفی نحوی رحمہ اللہ کا انتقال ہوا(سیر اعلام النبلاء، ج ۲۲ ص ۲۸)

□......ماہِ جمادی الاولیٰ ۶۱۲ھ: میں حضرت ابومحمد عبدالقادر بن عبداللہ بن عبداللہ رہاوی حنبلی سفار رحمہ اللہ کی وفات ہوئی(سیر اعلام النبلاء، ج ۲۲ ص ۷۴)

□......ماہِ جمادی الاولیٰ ۶۱۶ھ: میں حضرت ابوالقاسم عمادالدین علی بن حافظ بہاء الدین قاسم بن ابی القاسم ابن عساکر دمشقی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی(سیر اعلام النبلاء، ج ۲۲ ص ۱۴۶)

□......ماہِ جمادی الاولیٰ ۶۱۸ھ: میں حضرت ابومحمد ہبۃ اللہ بن بن ابی طالب خضر بن ہبۃ اللہ بن احمد بن عبداللہ بن طاوس بغدادی دمشقی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی(سیر اعلام النبلاء، ج ۲۲ ص ۱۵۲)

□......ماہِ جمادی الاولیٰ ۶۲۱ھ: میں مشہور شاعر کمال الدین ابوالحسن علی بن محمد بن حسن بن یوسف بن یحییٰ مصری کی وفات ہوئی(سیر اعلام النبلاء، ج ۲۲ ص ۱۷۸)

□......ماہِ جمادی الاولیٰ ۶۲۲ھ: میں مشہور شاعر ابومنصور یاقوت مہذب الدین رومی جبلی کی وفات ہوئی(سیر اعلام النبلاء، ج ۲۲ ص ۳۰۹)

□......ماہِ جمادی الاولیٰ ۶۲۳ھ: میں حضرت ابوالفضل عبیداللہ بن ابراہیم بن احمد بن عبدالملک بن عمر بن عبدالعزیز بن محمد بن جعفر انصاری عبادی محبوبی بخاری رحمہ اللہ کا انتقال ہوا(سیر اعلام النبلاء،

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

ج ۲۲ ص ۳۴۶)

□......ماہِ جمادی الاولیٰ ۶۳۴ھ: میں حضرت ابوعمرو عثمان بن حسن بن علی بن محمد بن فرح جمیل بستی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء، ج ۲۳ ص ۲۷)

□......ماہِ جمادی الاولیٰ ۶۳۵ھ: میں حضرت ابو المنجی عبداللہ بن عمر بن علی بن زید بغدادی حریمی طاہری قزاز رحمہ اللہ کا انتقال ہوا (سیر اعلام النبلاء، ج ۲۳ ص ۱۷)

□......ماہِ جمادی الاولیٰ ۶۳۶ھ: میں حضرت ابوالخیر بدل بن ابی المعمر بن اسماعیل تبریزی رحمہ اللہ کا انتقال ہوا (سیر اعلام النبلاء، ج ۲۳ ص ۶۳)

□......ماہِ جمادی الاولیٰ ۶۴۰ھ: میں عباسی خلیفہ مستنصر باللہ ابوجعفر منصور بن ظاہر بامر اللہ عباسی کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء، ج ۲۳ ص ۱۵۸)

□......ماہِ جمادی الاولیٰ ۶۴۱ھ: میں حضرت ابوطالب عبداللطیف بن ابی الفرج محمد بن علی بن حمزہ بن فارس حرانی بغدادی تاجر رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء، ج ۲۳ ص ۶۸)

□......ماہِ جمادی الاولیٰ ۶۴۱ھ: میں حضرت تقی الدین ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن ازہر بن احمد بن محمد عراقی صریفینی حنبلی رحمہ اللہ کا انتقال ہوا (سیر اعلام النبلاء، ج ۲۳ ص ۹۰)

□......ماہِ جمادی الاولیٰ ۶۴۲ھ: میں ملک تقی الدین محمد بن منصور محمد بن مظفر ایوبی حموی کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء، ج ۲۳ ص ۲۱۱)

□......ماہِ جمادی الاولیٰ ۶۴۳ھ: میں حضرت ابوالبقاء یعیش بن علی بن یعیش بن ابی السرایا اسدی رحمہ اللہ کا انتقال ہوا (سیر اعلام النبلاء، ج ۲۳ ص ۱۴۵)

□......ماہِ جمادی الاولیٰ ۶۴۵ھ: میں حضرت ابوالمعالی ہبۃ اللہ بن صاحب ابوعلی حسن بن ہبۃ اللہ بن حسن بن دوامی بغدادی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء، ج ۲۳ ص ۲۳۱)

□......ماہِ جمادی الاولیٰ ۶۴۹ھ: میں حضرت ابونصر عبدالعزیز بن یحیٰی بن مبارک بن محمد بن زبیدی ربعی یمانی رحمہ اللہ کا انتقال ہوا (سیر اعلام النبلاء، ج ۲۳ ص ۲۵۲)

□......ماہِ جمادی الاولیٰ ۶۵۰ھ: میں حضرت ابوالقاسم یحیٰی بن ابی السعود نصر بن ابی القاسم بن ابی الحسن بن قمیرہ تمیمی یربوعی حنظلی رحمہ اللہ کا انتقال ہوا (سیر اعلام النبلاء، ج ۲۳ ص ۲۸۵)

Idara Ghufran

علم کے مینار امام مالک رحمہ اللہ (قسط۴) مولانا غلام بلال

مسلمانوں کے علمی کارناموں و کاوشوں پر مشتمل سلسلہ

امام مالک کی فقہی خدمات پر ایک نظر

فتویٰ دینے میں انتہائی احتیاط

امام مالک رحمہ اللہ فتویٰ دینے میں خطاء اور لغزش کے ہونے سے بہت احتیاط فرماتے تھے، چنانچہ آپ خود فرماتے ہیں کہ:

میرے لئے یہ کام سخت مشکل ہے کہ مجھ سے حلال اور حرام کے بارے میں پوچھا جائے۔

یعنی آپ حلال و حرام کے بارے میں فتویٰ دینے میں انتہائی احتیاط برتتے تھے، اور اس کو سخت مشکل کام سمجھتے تھے، اور خیر القرون کے حالات ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

میں نے اپنے شہر مدینہ میں ایسے علماء و فقہاء کو بھی دیکھا کہ جن کے نزدیک موت فتویٰ دینے سے بہتر تھی، اور اب میں اپنے زمانہ کے لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ فقہ اور فتویٰ دینے کے بارے میں اپنی خواہش کا (از خود) اظہار کرتے ہیں، اگر ان کو یقین ہو جائے کہ کل اس کا انجام کیا ہوگا، تو اس سے باز آجائیں۔

یعنی آپ کے زمانہ طالب علمی میں مدینہ کے علماء و فقہاء فتویٰ دینے میں اتنے جری نہیں تھے، جتنا کہ بعد والے ہوگئے، اور وہ لوگ فتویٰ دینے میں انتہائی احتیاط سے کام لیتے تھے، ان کے نزدیک موت کی تکالیف قابلِ برداشت تھی، چہ جائیکہ قرآن وحدیث سے کسی کو غلط فتویٰ دے دیا جائے، اور اس کے نتیجہ میں آخرت میں عذاب بھگتنا پڑے، یہ لوگ اگر چہ مدینہ کے مشہور علماء و فقہاء تھے، اور ان سے غلط فتویٰ کا جاری ہونا بعید از قیاس تھا، لیکن یہ لوگ پھر بھی فتویٰ دینے میں اتنی جری نہیں تھے، جتنا کہ آجکل کے زمانہ کے لوگ ہیں، اور اس کو فخر سمجھتے ہیں، اور اسی وجہ سے ان کو علم ان کی ذات کے مطابق ہی ملا کرتا ہے، جب کہ حقیقی علم سے یہ لوگ بکثرت عاری ہوتے ہیں۔

چنانچہ امام مالک کے مذکورہ قول سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح قرآن وحدیث کے مطابق اور صحیح

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

صحیح فتویٰ دینا اگرچہ بہت سی فضیلتوں اور آخرت کی کامیابی کا باعث ہے، لیکن ٹھیک اسی طرح یہ عہدہ و منصب بہت سی ذمہ داریوں اور تقاضوں کا بھی حامل ہے، جن کے بارے میں ہر وہ شخص بروزِ قیامت مسئول ہوگا، جو کہ اس عہدہ ومنصب پر فائز ہوگا، اور اگر غلط مسئلہ بتایا گیا یا غلط فتویٰ دیا گیا ہو، تو اس سے اللہ تعالیٰ کی پکڑ اور آزمائش کا اندازہ بھی بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔

چنانچہ ایک حدیث میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلم: مَن أُفتِىَ بغيرِ عِلمٍ كان إثمُهُ على مَن أفتاهُ (سنن ابی داود، رقم الحدیث ۳۶۵۷)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو بغیر علم کے فتویٰ دیا گیا، تو اس کا گناہ اس پر ہوگا کہ جس نے اس شخص کو فتویٰ دیا ہوگا (ابوداؤد)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس شخص کو کوئی مسئلہ بتایا جائے، یا کوئی فتویٰ دیا جائے، تو اگر یہ مسئلہ یا فتویٰ غلط ہوگا، تو جب تک اس پر عمل کیا جاتا رہے گا، اس کا گناہ اس بتانے والے کو بھی ہوتا رہے گا، اور یہی غلط مسئلہ یا فتویٰ بعض دفعہ اسلام میں بدعات ورسومات کے جاری ہونے کا سبب بھی بن سکتا ہے، جس کے بارے میں احادیث میں سخت وعیدیں آئی ہیں۔

اور تاریخ کا مطالعہ کرنے سے یہ بات بخوبی واضح ہوتی ہے کہ یہ طریقہ ہمارے اسلاف کا نہیں تھا اور نہ ہی وہ کسی بات کے بارے میں یہ فرماتے تھے کہ یہ حلال ہے، اور یہ حرام ہے، بلکہ وہ لوگ یہ کہا کرتے تھے کہ:

”میں اس بات کو مکروہ سمجھتا ہوں، یا میں اس بات کو پسند کرتا ہوں“

ہر بات کو دین واسلام کی طرف منسوب کرکے اس پر حلال وحرام ہونے کا فتویٰ نہیں لگایا کرتے تھے، کیونکہ یہ لوگ سمجھتے تھے کہ حلال وحرام چیزیں تو وہ ہیں کہ جن کو اللہ اور اس کے رسول نے حلال وحرام بتایا ہے، اور ان کو خوب کھول کھول کر بیان کردیا ہے، اور ان کے علاوہ اپنی طرف سے حلال وحرام کی نسبت کرنا، حدودُ اللہ کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنے اور حد سے آگے بڑھنے کے مترادف ہے۔ [1]

---

[1] چنانچہ ایک حدیث میں حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مروی ہے کہ:

الحلال بين، والحرام بين، وبينهما مشبهات لا يعلمها كثير من الناس، فمن اتقى المشبهات استبرأ لدينه وعرضه، ومن وقع فى الشبهات....(بخاری، رقم الحدیث ۵۲)

ترجمہ: حلال بھی واضح ہے، اور حرام بھی واضح ہے، اور دونوں کے درمیان میں شبہ کی چیزیں ہیں کہ جن کو بہت سے لوگ

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

اور حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما مشہور خلفائے راشدین اور خیارِ صحابہ میں سے ہیں، چنانچہ ان کے متعلق منقول ہے کہ جب ان کے سامنے مسائل آتے، تو صحابہ کو جمع کرکے اور ان سے مشورہ کرکے ہی فتویٰ دیا کرتے تھے (ترتیب المدارک)

اور حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلی فرماتے ہیں کہ:

میں نے ایک سو بیس صحابۂ کرام کو پایا کہ جب ان سے کسی مسئلہ کے متعلق دریافت کیا جاتا، تو یہ حضرات اس مستفتی کو ایک دوسرے کے پاس بھیج دیا کرتے تھے، یہاں تک یہ شخص پہلے والے صحابی کے پاس واپس پہنچ جاتا تھا (مقصد اس معاملہ میں غایت درجہ اہتمام واحتیاط سے کام لینا تھا) [1]

ایک مشہور عالم عبدالرحمٰن بن مہدی فرماتے ہیں کہ:

ہم لوگ امام صاحب کی مجلس میں موجود تھے، اس دوران ایک شخص نے آکر کہا کہ اے ابوعبد اللہ! میں چھ ماہ کی مسافت طے کرکے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں، میرے شہر کے لوگوں نے چند مسائل دریافت کرنے کے لئے مجھے بطورِ خاص آپ کے پاس بھیجا ہے، اس کے بعد اس نے چند مسائل دریافت کئے، امام صاحب نے سن کر کہا کہ ''لا احسن'' (یعنی ان کے بارے میں مجھے تحقیق نہیں، ممکن ہے کہ یہ مسائل جدید نوعیت کے ہوں، اور آپ کی ان میں ابھی تحقیق نہ ہو، اس لئے ایسا فرمایا) یہ جملہ سن کر وہ شخص سخت حیران ہوا، اور کہا کہ میں

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

نہیں جانتے، پس جو شخص ان مشتبہات سے بچے گا، تو اس نے اپنے دین اور اپنی آبرو کو بچالیا اور جو شخص ان مشتبہات میں مبتلا ہوگا (تو اس کی مثال ایسی ہے) جیسا کہ جانور شاہی چراگاہ کے قریب چر رہا ہو، جس کے متعلق اندیشہ ہوتا ہے کہ ایک دن اس کے اندر بھی داخل ہوجائے گا، جان لو! کہ ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہے (سو) جان لو کہ اللہ کی چراگاہ اس کی زمین میں اس کی حرام کی ہوئی چیزیں ہیں (اور) جان لو کہ بدن میں ایک ٹکڑا گوشت کا ہے، جب وہ سنور جاتا ہے تو تمام بدن سنور جاتا ہے اور جب وہ خراب ہوجاتا ہے تو تمام بدن خراب ہوجاتا ہے، سنو وہ ٹکڑا دل ہے (بخاری)

[1] قال عبد الرحمن بن أبي ليلى: أدركت عشرين ومائة من الأنصار من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يسأل أحدهم عن المسألة، فيردها هذا إلى هذا، وهذا إلى هذا، حتى ترجع إلى الأول (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ٣٢، ص ٢٢، مادة ''فتوىٰ'')

من أجل ذلك كثر النقل عن السلف إذا سئل أحدهم عما لا يعلم أن يقول للسائل: لا أدري. نقل ذلك عن ابن عمر رضي الله عنهما والقاسم بن محمد والشعبي ومالك وغيرهم (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ٣٢، ص ٢٤، مادة ''فتوىٰ'')

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

اپنے شہر والوں کو جا کر کیا جواب دوں گا، امام صاحب نے کہا کہ تم ان سے کہنا کہ مالک نے کہا
کہ وہ ان کے متعلق تحقیق نہیں رکھتے ہیں (مقدمہ جرح وتعدیل،ص ۱۸)

اگر چہ امام مالک اسی وقت اجتہاد کر کے ان کا جواب دے سکتے تھے، مگر آپ فتویٰ دینے میں انتہائی احتیاط سے کام لیتے تھے، اس لئے فوراً ان کا جواب نہیں دیا، بلکہ صاف فرمادیا کہ ''مجھے ان کے متعلق تحقیق نہیں ہے'' چنانچہ آپ کے بارے میں منقول ہے کہ آپ اکثر یہ فرمادیتے تھے کہ لَا اَدْرِیْ ''مجھے علم نہیں'' اور آپ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ میں انسان ہوں، خطا بھی کرتا ہوں، اور درستگی بھی، لہٰذا میری رائے میں غور کر لیا کرو، اور جو کچھ کتابُ اللہ اور سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق پاؤ، اسے لے لیا کرو، اور جو کتابُ اللہ اور سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق نہ پاؤ، اسے چھوڑ دیا کرو۔

ہیثم بن جمیل فرماتے ہیں کہ:

میرے سامنے امام صاحب سے اڑتالیس (48) مسائل دریافت کیے گئے، تو تینتس (33) میں آپ نے کہا کہ ''لا ادری'' (یعنی میں نہیں جانتا)

اور خالد بن خراش فرماتے ہیں کہ:

میں نے امام صاحب سے چالیس (40) مسائل معلوم کئے، تو صرف پانچ کا جواب دیا۔

اور آپ کا اپنا قول ہے کہ:

بسا اوقات میں ایک مسئلہ کی تحقیق کے لئے پوری رات جاگتا ہوں، اور ایک مسئلہ میں دس سال سے غور کر رہا ہوں، مگر اب تک صحیح فیصلہ نہیں کر سکا (ترتیب المدارک، ج۱، ص۱۴۴)

ان سب اقوال سے یہ لازم نہیں آتا ہے کہ آپ کو ان مسائل کا علم نہیں تھا، بلکہ جن مسائل پر آپ کو شرح صدر ہوتا تھا، آپ اس کا جواب اسی وقت دے دیا کرتے تھے، اور جن مسائل کے متعلق آپ کو ذرا بھی شبہ ہوا کرتا تھا، ان کے متعلق آپ ''لا ادری'' فرمادیا کرتے تھے، اور ممکن ہے کہ پھر کسی مجلس میں ان کا جواب آپ کی طرف سے دے دیا جاتا ہو، مقصد مسئلہ بتانے اور فتویٰ دینے میں خطاء اور لغزش سے بچنا اور اس کام کے انجام دینے میں پوری پوری ذمہ داری برتنا تھا۔ [1]

(جاری ہے............)

---

[1] لقوله صلى الله عليه سلم "من أفتى بغير علم كان إثمه على من أفتاه (سنن ابى داود، رقم الحديث ٣٦٥٧)

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

تذکرۂ اولیاء — حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (قسط۱۳) — مولانا محمد ناصر

اولیاءِ کرام اور سلف صالحین کے نصیحت آموز واقعات وحالات اور ہدایات وتعلیمات کا سلسلہ

مرتد لوگوں کے خلاف جہاد

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد عرب کے بعض قبائل نعوذ باللہ اسلام سے مرتد ہوگئے، یہ مرتد ہونے والے تین طرح کے لوگ تھے۔

ایک وہ جنہوں نے نعوذ باللہ دوبارہ بتوں کی پوجا شروع کردی، دوسرے وہ جنہوں نے نبوت کے جھوٹے دعویداروں کی پیروی شروع کردی، یہ مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کذاب کے پیروکار تھے، اور تیسرے وہ لوگ تھے، جو خود کو مسلمان کہتے تھے، لیکن انہوں نے زکاۃ دینے سے انکار کردیا تھا، اور یہ کہہ رہے تھے کہ زکاۃ کا حکم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے ساتھ خاص تھا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایسے لوگوں کے خلاف جہاد کا فیصلہ فرمالیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ، وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ، قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِأَبِي بَكْرٍ: كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ، وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ": أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، فَمَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ، وَنَفْسَهُ، إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللهِ "، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَاللهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ، وَالزَّكَاةِ، فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ، وَاللهِ لَوْ مَنَعُونِي عِقَالًا كَانُوا يُؤَدُّونَهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهِ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: فَوَاللهِ، مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ (مسلم، رقم الحديث ٢٠ ”٣٢“، بخارى، رقم الحديث ١٤٠٠، باب وجوب الزكاة)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وفات پائی اور آپ کے بعد حضرت ابوبکر رضی

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

اللہ عنہ خلیفہ بنائے گئے، اور عرب میں سے جنہیں کافر ہونا تھا وہ کافر ہو گئے (اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کے خلاف جنگ کا فیصلہ فرمالیا) تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ ان لوگوں سے کس طرح قتال کریں گے، جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا تھا کہ مجھے لوگوں سے لڑنے کا حکم اس وقت تک ہوا ہے کہ وہ لا اِلٰہ اِلَّا اللہ کے قائل ہوجائیں، پس جو شخص لا اِلٰہ اِلَّا اللہ کا قائل ہوجائے گا، وہ مجھ سے اپنا جان ومال بچالے گا، ہاں حق پر ضرور اس کے جان ومال سے تعرض کیا جائے گا، باقی اس کا حساب اللہ پر ہے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم! میں ضرور اس شخص سے قتال کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے گا، کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے، اللہ کی قسم اگر وہ لوگ مجھ سے ایک رسی بھی روک لیں گے، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دیا کرتے تھے، تو میں اس کے روکنے پر ضرور ان سے قتال کروں گا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم جب میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سینہ جنگ کرنے کے لئے کشادہ کردیا ہے تو میں بھی سمجھ گیا کہ یہی بات حق ہے (مسلم، بخاری)

مرتد لوگوں کے مقابلے میں لشکر روانہ کرنے سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ کی قیادت میں صحابۂ کرام کے ایک بڑے لشکر کو شام کی طرف روانہ فرما چکے تھے، جس کی وجہ سے مدینہ منورہ میں صحابۂ کرام کی تعداد کم رہ گئی تھی، اس نازک صورتِ حال سے دشمنوں نے فائدہ اُٹھاتے ہوئے مدینہ منورہ پر حملہ کرنے کا ارادہ کرلیا، لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی فراستِ ایمانی سے پہلے ہی بھانپ چکے تھے، چنانچہ آپ نے مدینہ کی حفاظت کے لئے انتظامات شروع کردیے، آپ رضی اللہ عنہ نے پہلا کام یہ کیا کہ بڑے بڑے صحابۂ کرام یعنی حضرت علی، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت زبیر بن عوام، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کی سرکردگی میں مدینہ منورہ کے مختلف راستوں پر حفاظتی دستے متعین کرادیے، اور قریبی قبائل کو جو اسلام میں پختہ تھے، انہیں مرتد قبائل کے ساتھ جہاد کے لئے تیاری کا حکم فرمادیا، چنانچہ اہلِ ایمان کے یہ قبائل فوراً مدینہ میں حاضر ہوگئے، اور مدینہ منورہ میں ایمان والوں کی افرادی کمی دُور ہوگئی۔

اُدھر بعض مرتد قبائل کے مدینہ پر حملہ کی اطلاع مدینہ کی حفاظت پر مقرر دستے نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

کو پہنچادی، آپ نے حکم دیا کہ تم اپنی جگہوں پر ہی رہو، اور آپ خود مسلمانوں کو اونٹیوں پر لے کر دشمنوں کے ساتھ مقابلے کے لئے روانہ ہوگئے۔

چنانچہ اہلِ ایمان کا دشمنوں سے مقابلہ ہوا، اور باغی مقابلے کی تاب نہ لاکر بھاگ پڑے، مسلمانوں نے ان کا پیچھا کیا، اس طرح مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی، اور اسلامی لشکر فتح یاب ہوکر مدینہ منورہ واپس پہنچ آ گیا۔اسی اثناء میں حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بھی اپنی مہم سے کامیاب وکامران ہوکر مدینہ واپس آ گئے، یہ مسلمانوں کی دوہری خوشی کا سبب بنا، اور مالی اعتبار سے بھی مسلمانوں کو قوت حاصل ہوئی، آپ نے حضرت اُسامہ اور ان کے لشکر سے فرمایا کہ تم لوگ اب آرام کرو، اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خود بنفسِ نفسیس ایک فوج لے کر ذوالقصہ کی طرف روانہ ہونے کا ارادہ فرمالیا۔

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بہت عرض کیا کہ آپ مدینہ میں رہ کر ہی مسلمانوں کی سرپرستی اور نگرانی فرمائیے۔لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واللہ! میں ایسا نہیں کروں گا، اور میں اپنے نفس کو تمہارے برابر ہی رکھوں گا، اور آپ رضی اللہ عنہ ذوالقصہ کی طرف روانہ ہوگئے۔

اور ایک روایت کے مطابق حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب ذوالقصہ کی طرف لشکر لے کر روانہ ہونے لگے، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ کی سواری کی لگام پکڑ کر عرض کیا کہ اے رسولُ اللہ کے خلیفہ! آپ کہاں جارہے ہیں؟ میں آپ سے وہی عرض کروں گا، جو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے غزوۂ احد کے موقع پر فرمایا تھا کہ اپنی تلوار میان میں کیجئے، اور اپنی جان کو خطرہ میں ڈال کر ہمیں دردمند نہ کیجئے، اس لئے کہ اگر آپ کو کوئی تکلیف پہنچ گئی، تو اسلام کا نظام متأثر ہوگا، چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا ارادہ تبدیل فرمالیا، اور مدینہ میں ہی رُک گئے (البدایہ والنہایہ، ج۶،ص۳۴۶) ؎۱

؎۱ ثم قدم أسامة بن زيد بعد ذلک بليال، فاستخلفه أبو بكر على المدينة، وأمرهم أن يريحوا ظهرهم، ثم ركب أبو بكر فى الذين كانوا معه، فى الوقعة المتقدمة، إلى ذى القصة، فقال له المسلمون :لو رجعت إلى المدينة وأرسلت رجلا، فقال :والله لا أفعل، ولأواسينكم بنفسى، فخرج فى تعبئته، إلى ذى حسى وذى القصة .... وذلک بعد ما جم جيش أسامة واستراحوا، ركب الصديق أيضا فى الجيوش الإسلامية شاهرا سيفه مسلولا، من المدينة إلى ذى القصة، وهى من المدينة على مرحلة، وعلى بن أبى طالب يقود براحلة الصديق رضى الله عنهما، كما سيأتى، فسأله الصحابة، منهم على وغيره، وألحوا عليه أن يرجع إلى المدينة، وأن يبعث لقتال الأعراب غيره ممن يؤمره من الشجعان الأبطال، فأجابهم إلى ذلک (البدايه والنهايه، ج٦، ص ٣٤٦)

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

پیارے بچو! حافظ محمد ریحان

صبر و شکر

پیارے بچو! جب کبھی انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی نعمت عطا کی جاتی ہے اور جب کبھی انسان اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی آزمائش، مصیبت، پریشانی یا غم میں مبتلا ہوتا ہے تو اُسے نعمت ملنے پر شکر اور آزمائش میں مبتلا ہونے پر صبر کرنا چاہیے۔ انسان جب بھی کسی نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے مزید نعمتوں سے نوازتے ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر تم لوگ شکر کرو گے تو میں تمہیں مزید اضافے کے ساتھ دوں گا۔

پیارے نبی ﷺ کے چچا کے بیٹے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا جس شخص کو چار چیزیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دے دی گئیں تو اسے دنیا و آخرت کی خیر و بھلائی دے دی گئی، شکر کرنے والا دل، ذکر کرنے والی زبان، مصیبت پر صبر کرنے والا جسم اور ایسی بیوی جو نہ اپنی جان میں خیانت کرتی ہو نہ شوہر کے مال میں خیانت کرتی ہو، نبی ﷺ کا شکر دیکھو، پیارے نبی ﷺ ساری رات رو رو کر دعائیں مانگتے اور اتنا روتے کہ آپ کے آنسو آپ کے سینے پر بہنے لگتے تو صحابۂ کرام نے آپ ﷺ سے کہا کہ اے اللہ کے رسول آپ اتنی عبادت کیوں کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اگلی پچھلی سب غلطیاں معاف کر دی ہیں، تو پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں اپنے رب کا شکر گزار بندہ نہ بن جاؤں۔

بچو! آپ کو ایک واقعہ سناتے ہیں، عمران بن حطان ایک بہت مشہور شاعر گزرا ہے، کہا جاتا ہے کہ اس کا نہایت سیاہ رنگ اور بہت بدصورت تھا اور عمران جتنا بدصورت تھا اس کی بیوی اتنی ہی خوبصورت تھی۔ ایک دن وہ بہت دیر تک عمران کو دیکھتی رہی اور کہا الحمدللہ۔ عمران نے اپنی بیوی سے کہا تم نے کس بات پر الحمد للہ کہا ہے۔ اس کی بیوی نے کہا اس لئے کہ ہم دونوں جنتی ہیں۔ عمران نے کہا وہ کیسے؟ بیوی نے کہا کہ تمہیں مجھ جیسی بیوی ملی اس پر تم نے شکر ادا کیا۔ اور مجھے تم جیسا شوہر ملا اس پر میں نے صبر کیا اور اللہ نے صابر اور شاکر دونوں سے جنت کا وعدہ کیا ہے۔

شیخ سعدی رحمہ اللہ جو کہ بہت بڑے بزرگ گزرے ہیں، ان کی گلستان سعدی کے نام سے ایک کتاب

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

ہے، وہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ میں نے کبھی زمانہ کی گردش اور حوادِثات سے منہ نہیں بگاڑا مگر اس وقت میرے پاؤں ننگے تھے اور جوتے خریدنے کی مالی وسعت بھی نہیں تھی، اسی رنجیدہ اور پریشان حال میں کوفہ کی جامع مسجد میں آیا یہاں دیکھتا ہوں کہ ایک شخص کے پاؤں ہی نہیں ہیں، تو میں نے یہ دیکھ کر اللہ تعالیٰ کا شکر کیا کہ میرے پاؤں تو ہیں، اور جوتے نہ ہونے پر صبر کیا۔

پیارے بچو! بالکل اسی طرح آپ کی والدہ آپ کے لئے اچھے اچھے کھانے پکاتی ہوں گی اور اچھے کپڑے اچھے جوتے آپ کو دیتی ہوں گی تو کبھی آپ کی پسند کا کھانا نہ پکے یا آپ کی پسند کے جوتے، کپڑے نہ آئیں تو اس پر صبر اور جو آ گیا ہے اس پر شکر ادا کیا کریں، ہم ایک لمحہ بھی اللہ تعالیٰ کی نعمت سے محروم نہیں ہیں۔ ہم جو سانس لیتے ہیں یہ بھی اللہ کی نعمت ہے، تو پیارے بچو جتنا ہو سکے چلتے پھرتے یہ دعا پڑھتے رہا کریں۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ

اے اللہ! تمام تعریف آپ کے لئے ہے، اور شکر بھی آپ ہی کے لئے ہے۔

Idara Ghufran

بزمِ خواتین

مولانا طلحہ مدثر

خواتین جن کا ذکر قرآن مجید میں ہے (قسط۳)

عزیزِ مصر کی بیوی

معزز خواتین! عزیزِ مصر کی بیوی کا ذکر قرآن مجید میں سورہ یوسف میں حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ کے تحت آیا ہے، اور یہ صرف حضرت یوسف علیہ السلام کی ہی خصوصیت ہے کہ ان کا ذکر قرآن مجید میں انہی کے نام سے موسوم پوری سورت میں تفصیل کے ساتھ آیا ہے، عزیز مصر کی بیوی کا یہ واقعہ بھی اسی سورہ یوسف میں مذکور ہے، اس کے علاوہ کسی اور سورت میں اس واقعہ کا مکرر تذکرہ نہیں، عزیز مصر کی بیوی کے ذکر سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی زندگی کا خلاصہ ذکر کردیا جائے، چنانچہ ذیل کی چند سطور میں حضرت یوسف علیہ السلام کی ابتدائی زندگی کے کچھ حالات مختصراً ذکر کئے جاتے ہیں۔

حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے تھے اور وہ حضرت اسحاق کے بیٹے تھے اور حضرت اسحاق حضرت ابراہیم علیہم السلام کے بیٹے تھے اور یہ تمام کے تمام حضرات نبی تھے، حضرت یعقوب علیہ السلام کے دس بڑے لڑکے تھے، جو ان کی پہلی زوجہ حضرت لَیّا بن لیان کے بطن سے تھے، ان کی وفات کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام نے ان کی بہن راحیل سے نکاح کرلیا تھا، ان کے بطن سے حضرت یوسف علیہ السلام اور بنیامین تھے۔ لہٰذا حضرت یوسف علیہ السلام کے حقیقی بھائی صرف بنیامین تھے، باقی دس بھائی باپ شریک تھے، حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے تمام اہل خانہ کے ساتھ فلسطین کے شہر کنعان میں رہائش پذیر تھے۔

حضرت یوسف علیہ السلام میں بچپن سے ہی عمدہ خصلتیں اور سعادت مندی کے آثار ونشان تھے، نیز وہ دونوں باقی بھائیوں سے چھوٹے بھی تھے، اس بناء پر حضرت یعقوب علیہ السلام ان کو اور ان کے بھائی بنیامین کو زیادہ عزیز اور محبوب رکھتے تھے، حضرت یعقوب علیہ السلام کی اس نسبتاً بڑھی ہوئی شفقت ومحبت کی وجہ سے یوسف علیہ السلام کے بھائی ان سے حسد کرنے لگے تھے، نیز حضرت یوسف علیہ السلام نے

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

ایک خواب بھی دیکھا تھا جس کی تعبیر میں ان کی نبوت کی پیشن گوئی تھی اور حضرت یعقوب علیہ السلام نے ان کو منع کر رکھا تھا کہ اس خواب کا تذکرہ اپنے بھائیوں سے مت کرنا، یوسف علیہ السلام کے بھائی کسی نہ کسی طریقہ سے حضرت یوسف علیہ السلام کو والد صاحب سے دور کرنا چاہتے تھے لیکن یہ آسان نہیں تھا کیونکہ حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام کو اکیلا نہیں رہنے دیتے تھے اور نہ ہی اپنے سے دور بھیجتے تھے، اسی لئے ان کے بیٹوں نے اپنے والد سے اصرار کیا کہ آپ یوسف کو بھی ہمارے ساتھ تفریح کے لئے جانے کی اجازت دیں اور ان کے سامنے اس بات کا عہد کیا کہ وہ اپنے بھائی کی پورے طور پر حفاظت کریں گے اور خیال رکھیں گے، حضرت یعقوب علیہ السلام ان کے عہد و پیمان پر اعتماد کرتے ہوئے حضرت یوسف علیہ السلام کو ان کے ساتھ بھیجنے پر رضامند ہو گئے چنانچہ یوسف علیہ السلام کے بھائی ان کو گھر سے تفریح کے بہانے لے گئے اور جنگل میں جا کر ایک کنویں میں ڈال دیا، جہاں اللہ کی طرف سے غیبی نظام کے تحت ان کی حفاظت کا انتظام ہوا، ورنہ ظاہری طور پر تو بھائی موت کے حوالے کر آئے تھے، کچھ دن بعد وہاں سے ایک قافلہ گزرا تو انہوں نے پانی نکالنے کے لئے ڈول ڈالا جس کے ذریعہ یوسف علیہ السلام کنویں سے باہر آ گئے، قافلہ والوں میں سے کسی نے ان کو بہت تھوڑے دام (قیمت) پر خرید لیا اور مصر لے گئے اور مصر میں اس وقت قوم عمالقہ کی حکومت تھی اور بادشاہ کا نام ریان تھا اور اس کا وزیر خزانہ جس کا نام قطفیر یا اطفیر تھا اس نے یوسف علیہ السلام کو بڑی زیادہ قیمت میں خریدا، بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یوسف علیہ السلام کے وزن کے برابر سونا، چاندی اور مشک کے بقدر یوسف علیہ السلام کو خریدا۔

وہ وزیر خزانہ بہت دور اندیش تھا جس نے اپنی بصیرت سے یوسف علیہ السلام کا رتبہ پہچان لیا اور اپنی بیوی سے جس کا نام راعیل یا زلیخا تھا (دوسرا نام ہی زیادہ مشہور ہے) کو حکم دیا کہ یوسف علیہ السلام کو عزت و اکرام سے رکھنا، امید ہی کہ یہ ہمیں فائدہ پہنچائے یا ہم اس کو اپنا بیٹا بنالیں گے (اس وزیر کی کوئی اولاد نہ تھی) چنانچہ اس طرح سے اللہ تعالیٰ نے یوسف علیہ السلام کے مصر کی سرزمین پر قدم جما دیئے۔

اسی طرح وقت گزرتا رہا یہاں تک کہ حضرت یوسف علیہ السلام جوان ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو علم و معرفت کے ساتھ ساتھ اپنے خزانہ سے ایسا حسن عطا فرمایا تھا کہ جو بھی ان کو دیکھتا ششدر رہ جاتا اور ان پر فدا ہو جاتا، چنانچہ عزیز مصر کی بیوی (زلیخا) یوسف علیہ السلام پر فریفتہ ہو گئی اور

Idara Ghufran

گھر کے تمام دروازے بند کر کے یوسف علیہ السلام کو گناہ کی دعوت دینے لگی، ہر ذی شعور آدمی اس مشکل وقت کا اندازہ لگا سکتا ہے کہ مالکہ خود اپنے پروردہ کو گناہ کی دعوت دے رہی ہے جس کا حکم نہ ماننا بھی آسان نہیں، نیز گناہ کے تمام اسباب بھی موجود ہیں، جوانی کا عالم بھی ہے اس مشکل وقت میں خدا تعالیٰ کا خوف اور استحضار کر کے گناہ سے بچنا اللہ تعالیٰ کی توفیق خاص اور رحمت خاصہ سے ہی ممکن ہے۔

قرآن مجید کے مطابق یوسف علیہ السلام نے اس وقت اللہ تعالیٰ کی کوئی ایسی خاص نشانی دیکھی جس سے ادنیٰ درجہ کا بھی غیر اختیاری گناہ کا وسوسہ زائل ہو گیا اور یوسف علیہ السلام نے زلیخا کو نصیحت کرنا شروع کر دی جس کا اس پر کوئی اثر نہ ہوا۔

اسی اثناء میں جب یوسف علیہ السلام نے یہ بات محسوس کر لی کہ اس کا ارادہ پکا ہی اور اس سے کسی طرح بھی خلاصی ممکن نہ ہو سکے گی تو یوسف علیہ السلام دروازے کی طرف بھاگ نکلے اور یہ بھی یوسف علیہ السلام کو روکنے کی غرض سی ان کے پیچھے بھاگی، اس نے یوسف علیہ السلام کو روکنے کی کوشش کی اور تعاقب کرتے ہوئے پیچھے سے قمیص کھینچی لیکن وہ نہیں رکے اور زلیخا کی کھینچا تانی کی وجہ سے ان کا کرتہ پیچھے سے پھٹ گیا۔

یہ دونوں دروازے کی طرف آگے پیچھے بھاگتے ہوئے دروازہ تک پہنچے تو وہاں ان دونوں کا سامنا عزیز مصر سے ہو گیا، چالاکی سے اس عورت نے سارا الزام حضرت یوسف علیہ السلام پر ڈال دیا اور کہنے لگی ’’کہ ایسی شخص کی کیا سزا ہو سکتی ہے جو آپ کے گھر والوں کے ساتھ بُرا ارادہ کرے سوائے اس کے کہ اس کو قید خانے بھجوا دیا جائے یا دردناک عذاب دیا جائے؟‘‘ یوسف علیہ السلام نے جب اپنے اوپر تہمت لگتی دیکھی تو اصل اور صحیح صورتحال بتا دی کہ ’’اس نے ہی میرے نفس کو برانگیختہ کرنا چاہا ہے‘‘ اس معاملہ کے تصفیہ کے لیے اور یوسف علیہ السلام کی برأت ظاہر کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے غیب سے یہ انتظام فرمایا کہ اس عورت کے خاندان کا ایک چھوٹا سا بچہ جو ابھی بولنے کے قابل نہیں تھا، اللہ تعالیٰ نے اسے بولنے کی طاقت عطا فرما دی اور اس نے ایسی بات کہی جو ہر صاحب عقل کے نزدیک انتہائی معقول تھی، اس نے کہا کہ یوسف علیہ السلام کے کرتہ کو دیکھ لیں اگر وہ آگے سے پھٹا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ عورت سچی ہی اور وہ حقیقتاً اپنی عزت کی حفاظت کر رہی تھے اور اگر ان کا کرتہ پیچھے کی طرف سے پھٹا ہے تو مطلب یہ ہے کہ یوسف ہی سچے ہیں وہ برائی کے کام سے بچنا چاہتے اور یہ عورت ان کو برائی کی طرف لانا چاہتی تھی۔

چنانچہ جب یوسف علیہ السلام کا کرتہ دیکھا گیا تو اس کو پشت کی جانب سے پھٹا ہوا پایا گیا جس سے یوسف

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

علیہ السلام کی پاک دامنی کی تصدیق ہوگئی، لہٰذا عزیز مصر نے یوسف علیہ السلام کو کوئی سزا وغیرہ نہیں دی اور یہ واقعہ کسی سے ذکر نہ کرنے کی ہدایت دی اور اپنی بیوی کو ہی ڈانٹ ڈپٹ کی اور برا بھلا کہا اور ساتھ ہی اپنے گناہ کی معافی مانگنے کا بھی کہا، اور یہ معاملہ فی الوقت رفع دفع ہوگیا۔

البتہ اسی دوران کسی طرح شہر کی عورتوں میں بات پھیل گئی اور وہ آپس میں زلیخا کے بارے میں چہ میگوئیاں کرنے لگیں کہ ''اتنے اچھے مقام اور مرتبہ والی عورت ہونے کے باوجود اپنے غلام پر فدا ہوگئی ہے اور اس کی محبت میں بالکل بے بس ہوگئی ہے، اس بات کی اطلاع زلیخا کو بھی مل گئی اس نے ان عورتوں کو دعوت پر بلایا اور ان کے لئے آرام دہ نشست گاہ تکیے وغیرہ لگا کر تیار کی اور ان کی ضیافت کے لیے پھل وغیرہ رکھے اور ساتھ ہی ہر ایک کے لیے چھری بھی رکھ دی، جب یہ سارا انتظام ہوگیا تو اس نے یوسف علیہ السلام کو کہا کہ ان کے سامنے آجاؤ! یوسف علیہ السلام حکم کے مطابق سامنے آ گئے، جب ان عورتوں نے یوسف علیہ السلام کے حسن کو دیکھا تو بے ساختہ پھل کاٹنے کے بجائے اپنے ہاتھ کاٹ لیے اور قسم کھا کر کہنے لگیں کہ یہ کوئی انسان نہیں ہے بلکہ کوئی مقرب فرشتہ ہے، جب زلیخا نے یہ سارا منظر دیکھا تو اپنی برأت ظاہر کرنے لگی کہ یہی معاملہ میرے ساتھ ہوا تھا جس پر تم مجھے ملامت کر رہی تھی، اس کا حسن ہی ایسی چیز ہے جو دوسروں کو مسحور کر دیتی ہے اور ساتھ ہی اس بات کا اقرار بھی کیا کہ میں نے اس کو بہکایا تھا لیکن اس نے خود کو بچالیا حالانکہ پہلے وہ اس کا انکار کر چکی تھی، اور اسی محفل میں یہ بات بھی یوسف علیہ السلام کو کہہ دی کہ میرا مطالبہ اب بھی برابر جاری رہے گا اور یہ میری بات سے انکار کرے گا تو اسے قید خانے جانا پڑے گا۔

جب یوسف علیہ السلام نے یہ صورتحال دیکھی اور اس بات کا اندازہ لگایا کہ یہ معاملہ ابھی ختم نہیں ہوا بلکہ ان کو ہمیشہ اپنی عزت بچا کر رکھنے میں دشواری ہوگی تو اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے اللہ! مجھے جیل اس گناہ سے زیادہ پسندیدہ ہے، اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرما کر انہیں اس گناہ سے محفوظ رکھا اور دعا کے مطابق جیل خانے جانا پڑا۔

یوسف علیہ السلام جیل میں کئی برس رہے اور جیل میں بھی دعوت اور تبلیغ اور لوگوں کو راہ راست کی طرف بلانے کا کام جاری رکھا، اللہ تعالیٰ نے آپ کو خوابوں کی تعبیر پر عبور دیا تھا اور اس بارے میں خاص مہارت نصیب فرمائی تھی، جس کے پیشِ نظر لوگ آپ سے خوابوں کی تعبیر پوچھا کرتے تھے، جیل میں بھی کچھ لوگوں نے خواب بیان کئے جس کی حضرت یوسف علیہ السلام نے حسبِ حال تعبیر دی جو ہو بہو پوری ہو کر

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

رہی اوران ہی لوگوں میں سے ایک شخص یوسف علیہ السلام کی بتائی ہوئی تعبیر کے مطابق جیل سے چھوٹ گیااور بادشاہ کا خدمت گزار بن گیا،جبکہ ادھر یوسف علیہ السلام کوجیل میں رہتے ہوئے کئی برس گزر گئے تھے،اسی دوران بادشاہ نے ایک خواب دیکھااوردرباروالوں سے اس کی تعبیر پوچھی کسی کو بھی تعبیر نہ آئی تو اس خادم کو یوسف علیہ السلام کی طرف توجہ ہوئی،اس نے بادشاہ سے عرض کیا کہ میں معتبر معبر (تعبیر بتانے والے) کو جانتا ہوں اگر تعبیر معلوم کرنی ہے تو مجھے اس کی طرف بھیجنے کا انتظام کریں،چنانچہ اس کو بھیجا گیا اوروہ یوسف علیہ السلام سے تعبیر پوچھ کر دوبارہ بادشاہ کے پاس حاضر ہوا،یوسف علیہ السلام نے نہ یہ کہ صرف تعبیر بتائی بلکہ اس خواب کی روء سے پیش آنے والی مصیبت سے بچنے کا طریقہ بھی بتادیا تھا۔

بادشاہ کو یوسف علیہ السلام کی تعبیر بہت معقول لگی اوروہ طریقہ کار جو یوسف علیہ السلام نے بتلایا تھا بہت پسند آیا،اس نے یوسف علیہ السلام کی رہائی کے حکم نامہ کے ساتھ قاصد بھجوایالیکن یوسف علیہ السلام نے یہ کہہ کرقاصد کوواپس بھجوادیا کہ پہلے بادشاہ معاملے کی تفتیش کرے کہ مجھے کس جرم کی بناپراتنے سال جیل میں گزارناپڑے میرے کیس کی انکوائری اورتحقیق کی جائے،میں جھوٹی تہمت سے بری قراردیئے بغیر باہر نہیں آؤں گا،چنانچہ بادشاہ نے ان عورتوں کو بلایااورمعاملے کی وضاحت مانگی جس پر سب عورتوں نے کہا کہ یوسف علیہ السلام بے گناہ ہیں جب عزیزمصر کی بیوی نے یہ صورتحال دیکھی تو بول پڑی کہ اب سچ واضح ہو چکا ہے،اصل بات یہی ہے کہ یوسف بے قصور ہیں اورمیں نے ہی انہیں بہکانے کی کوشش کی تھی، جب معاملہ صاف ہوگیااوربادشاہ کی عدالت میں یوسف علیہ السلام بے قصور ثابت ہوئے تب یوسف علیہ السلام جیل سے باہرتشریف لائے اوربادشاہ نے ان کو مصر کا وزیرخزانہ بنادیا،بعض روایات میں آتا ہے کہ یوسف علیہ السلام کے قید کے زمانے میں پہلے وزیرخزانہ کا انتقال ہوگیا تھااورجیل سے نکلنے کے بعد بادشاہ نے یوسف علیہ السلام کے ہاتھ پراسلام قبول کرلیا تھااوریوسف علیہ السلام کی شادی زلیخا سے کرادی تھی، جس کے بارے میں یوسف علیہ السلام فرماتے تھے کہ کیا یہ صورت اس سے بہتر نہیں تھی جس کی تم دعوت دیتی تھی اوربعض روایات میں آتا ہے کہ یوسف علیہ السلام کے دوبیٹے بھی ہوئے تھے جن کا نام افرائیم اور منشا تھا(واللہ تعالیٰ اعلم)

یہ اصل قصہ سورہ یوسف میں ذکر ہے اورقصہ کی مذکورہ تاریخی تفصیلات بعض ضعیف روایات سے ماخوذ ہیں۔...........(جاری ہے......)

Idara Ghufran

شعبان کے مہینے میں سال میں وفات پانے والوں کا فیصلہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم پورے شعبان کے روزے رکھتے تھے، میں نے پوچھا کہ اللہ کے رسول! روزے رکھنے کے لئے آپ کو تمام مہینوں سے زیادہ شعبان کا مہینہ پسند ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس مہینے میں اس سال کے تمام وفات پانے والوں کا (فیصلہ) لکھ دیتے ہیں، میں چاہتا ہوں کہ جب میری اجل (یعنی وفات) کا فیصلہ آئے تو میں روزہ سے ہوں

(مسند ابویعلیٰ، حدیث نمبر۴۹۱۱، مسند عائشہ، ج۸ص۳۱۱)

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ پورے شعبان کے روزے رکھتے تھے، یہاں تک کہ اُن کو رمضان کے ساتھ ملا دیتے تھے، اور (رمضان کے علاوہ) کسی اور پورے مہینے کے روزے نہیں رکھتے تھے، سوائے شعبان کے، کہ شعبان میں پورے مہینے کے روزے رکھتے تھے، میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! روزے رکھنے کے لئے آپ کو تمام مہینوں سے زیادہ شعبان کا مہینہ پسند ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اے عائشہ! کوئی جاندار بھی ایسا نہیں جو اس سال فوت ہوتا ہو، مگر اُس کے (فوت ہونے کے) وقت کو شعبان کے مہینے میں لکھ دیا جاتا ہے، اور مجھے یہ بات پسند ہے کہ میرے (فوت ہونے کے) وقت کو اس حال میں لکھا جائے کہ میں اپنے رب کی عبادت اور نیک عمل (روزہ وغیرہ) میں مشغول ہوں

(تاریخ بغداد، ج۵ص۲۰۳، حرف المیم) (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: شعبان وشب برأت کے فضائل واحکام، مطبوعہ: ادارہ غفران، راولپنڈی)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

پندرہ شعبان کی رات میں اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت کا متوجہ ہونا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک لمبی حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مروی ہے کہ:

إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَغْفِرُ لِأَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ (سنن الترمذی، حدیث نمبر ۷۳۹)

ترجمہ: اللہ عزّ وجل پندرہ شعبان کی رات میں آسمانِ دنیا کی طرف نزول فرماتے ہیں، پھر بنوکلب (قبیلہ) کی بکریوں کے بالوں کی تعداد سے بھی زیادہ لوگوں کی بخشش فرماتے ہیں (بیہقی)

اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ:

هٰذِهِ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَطَّلِعُ عَلٰى عِبَادِهِ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِلْمُسْتَغْفِرِيْنَ، وَيَرْحَمُ الْمُسْتَرْحِمِيْنَ، وَيُؤَخِّرُ أَهْلَ الْحِقْدِ كَمَا هُمْ (شعب الایمان للبیهقی، حدیث نمبر ۳۵۵۴)

ترجمہ: یہ پندرہ شعبان کی رات ہے، اللہ عزّ وجل پندرہ شعبان کی رات میں اپنے بندوں پر توجہ (یعنی خصوصی رحمت کی نظر) فرماتے ہیں، پس بخشش چاہنے والوں کی بخشش فرماتے ہیں، اور رحم چاہنے والوں پر رحم فرماتے ہیں، اور کینہ (وبغض) رکھنے والوں کو اُن کی حالت پر چھوڑ دیتے ہیں (بیہقی)

Idara Ghufran

پندرہ شعبان کی رات میں مشرک اور کینہ ور کی بخشش نہ ہونا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک لمبی روایت کے آخر میں یہ الفاظ ہیں کہ:

هٰذِهِ اللَّيْلَةُ، لَيْلَةُ النِّصفِ مِنْ شَعْبَانَ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهَا إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِعِبَادِهٖ إِلَّا الْمُشْرِكَ والْمُشَاحِنَ (شعب الایمان للبیهقی، حدیث نمبر ۳۵۵۷، کتاب الصیام)

ترجمہ: یہ رات، پندرہ شعبان کی رات ہے، جس میں اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا کی طرف نزول فرماتے ہیں، پس اپنے بندوں کی بخشش فرماتے ہیں، سوائے مشرک اور بغض (وکینہ) رکھنے والے کے (بیہقی)

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کے دروازے پیر اور جمعرات کے دن کھولے جاتے ہیں، اور ہر ایسے بندے کی بخشش کی جاتی ہے، جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہیں کرتا، مگر اس آدمی کی بخشش نہیں کی جاتی، کہ اس کے اور اس کے (مسلمان) بھائی کے درمیان کینہ ہو، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان دونوں کو رہنے دو یہاں تک کہ یہ کینہ ختم کر لیں، ان دونوں کو رہنے دو یہاں تک کہ یہ کینہ ختم کر لیں، ان دونوں کو رہنے دو یہاں تک کہ یہ کینہ ختم کر لیں (یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرماتے ہیں) (مسلم، حدیث نمبر ۲۵۶۵)

Idara Ghufran

پندرہ شعبان کی رات میں کینہ ور، قاتل، زانیہ اور مشرک کی بخشش نہ ہونا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَطَّلِعُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلٰى خَلْقِهٖ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِعِبَادِهٖ إِلَّا لِاثْنَيْنِ :مُشَاحِنٍ ، وَقَاتِلِ نَفْسٍ

(مسند احمد، حدیث نمبر ۶۶۴۲)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل شعبان کی پندرہویں رات میں اپنی مخلوق کی طرف (خصوصی رحمت کی نظر کے ساتھ) متوجہ ہوتے ہیں، اور اپنے بندوں کی مغفرت فرمادیتے ہیں، سوائے دو شخصوں کے، ایک تو کینہ ور، اور دوسرے کسی کو (ناحق) قتل کرنے والا (مسند احمد)

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مروی ہے کہ:

جب شعبان کی پندرہویں رات ہوتی ہے تو (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ کیا کوئی مغفرت کا طالب ہے کہ میں اس کی مغفرت کردوں؟ کیا کوئی مانگنے والا ہے کہ میں اس کو عطا کروں؟ اس وقت اللہ تعالیٰ سے جو مانگتا ہے اس کو ملتا ہے سوائے بدکار عورت اور مشرک کے (یہ اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے محروم رہتے ہیں) (شعب الایمان بیہقی، حدیث نمبر ۳۵۵۵، کتاب الصیام)

Idara Ghufran

آپ کے دینی مسائل کا حل — ادارہ

طلاق میں بیوی کی طرف اضافت کی تحقیق (قسط۱)

وقوعِ طلاق کے لئے عورت کی طرف طلاق کی اضافت ونسبت کے حوالہ سے اہلِ علم حضرات میں مسائل زیر بحث رہتے ہیں، اوران میں بعض اوقات دشواری کا سامنا ہوتا ہے، اس لئے اس موضوع پر تحقیق کی ضرورت تھی، مگراس کا موقع میسر نہیں آسکا تھا، اسی دوران ایک صاحبِ علم کی تحریر ’’ازالۃُ التحریف عن اضافۃ التطلیق ‘‘ کے عنوان سے موصول ہوئی، جس پر بعض اہلِ علم حضرات نے اپنی رائے تحریر کرنے کی خواہش ظاہر کی، اوراس کا بار بار تقاضا کیا، اس موصولہ تحریر میں بنیادی نکتہ یہ اٹھایا گیا ہے کہ اگر طلاق کے الفاظ میں لفظی یا عرفی اضافت نہ ہو، اگرچہ متکلم کی نیت میں اضافت موجود ہو، اور ایقاعِ طلاق کی نیت بھی ہو، تو طلاق واقع ہونے کا حکم نہیں لگانا چاہئے، بالخصوص جبکہ طلاق کے الفاظ مفرد استعمال کئے جائیں، اوراس ضمن میں بطورِ خاص امدادُالاحکام میں مذکور رسالہ ’’ازالۃُ الاغلاق عن اضافۃ الطلاق ‘‘ کی عبارات کوزیر بحث لایا گیا ہے، اور ردالمحتار کے حوالہ سے غلط فہمی کے اردو فتاویٰ میں جاری ہونے کا حکم لگایا گیا ہے۔ اس موصولہ تحریر کا انداز چونکہ مُغلق معلوم ہوا، اور یہ تحریر منضبط ومنقح معلوم نہ ہوئی، جس کی بناء پر اس موضوع کو اپنے انداز میں مرتب کیا گیا، اوراس کے ذیل میں موصولہ تحریر میں پیش کئے گئے نکات وشبہات کو بھی ملحوظ رکھا گیا، اور موصولہ تحریر میں جو باتیں موضوع سے غیر متعلق معلوم ہوئیں، ان سے تعرض نہیں کیا گیا۔ محمد رضوان۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

طلاق واقع ہونے کے لئے ایک تو ایسے لفظ کا استعمال ضروری ہے کہ جو لغت یا عرف یا کتابت یا اشارۂ مُفہمہ کے اعتبار سے طلاق کے معنیٰ کا فائدہ دیتا ہو۔

اور دوسرے زوجہ کی طرف طلاق کی اضافت ونسبت ضروری ہے، لیکن زوجہ کی طرف اضافت ونسبت مختلف طریقوں سے متعین ہوتی ہے، جس میں اشارہ، نیت اور عرف کا بھی دخل ہوتا ہے۔ [1]

---

[1] يفهم مما ذكر أنه يشترط لإيقاع الطلاق ما يأتي :استعمال لفظ يفيد معنى الطلاق لغة أو عرفا، أو بالكتابة أو الإشارة المفهمة .أن يكون المطلق فاهما معناه، ولو بلغة أعجمية، فإذا استعمل الأعجمي صريح الطلاق، وقع الطلاق منه بغير نية، وإن كانت كناية احتاج إلى نية .ولو لقن رجل صيغة الطلاق بلغة لا يعرفها، فتلفظ بها، وهو لا يدرى معناها، فلا يقع عليه شىء .إضافة الطلاق إلى الزوجة، أى إسناده إليها لغة، بأن يعنيها بأحد طرق التعيين، كالوصف، أو الاسم المسماة به، أو الإشارة والضمير، فيقول :امرأتى طالق، أو فلانة طالق، أو يشير إليها بقوله :هذه طالق، أو أنت طالق، أو يقول : هى طالق، فى أثناء حديث عنها؛ أو إسناده إليها عرفا مثل :على الطلاق أو الحرام إن لم أفعل كذا، أو الطلاق يلزمنى إن لم أفعل كذا، فالطلاق هنا مضاف إلى المرأة فى المعنى، وإن لم يضف إليها فى اللفظ، وذلك خلافا للحنابلة (الفقه الاسلامى و ادلته، ج ۹، ص ۶۸۹۸، القسم السادس، الباب الثانى، المبحث الثانى، شرط الركن الخامس، الطلاق الصريح)

اتفق الفقهاء على اشتراط تعيين المطلقة، وطرق التعيين ثلاثة :الإشارة، والوصف، والنية (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۲۹، ص ۲۰، مادة ”طلاق“)

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

عورت کی طرف اضافتِ طلاق کی قسمیں

پھر اضافت بعض اوقات تو وضع کے طریق پر ہوتی ہے، جیسا کہ ''انت طالق'' اور بعض اوقات تجوز کے طریق پر ہوتی ہے، جیسا کہ عورت کے ان اعضاء کی طرف طلاق کی نسبت کرنا، جن سے عورت کا کل مراد لیا جایا کرتا ہے، اور اس کی تفصیل آگے آتی ہے۔ [1]

امدادالفتاویٰ میں بزبانِ فارسی ایک سوال کے جواب میں اضافت کے بارے میں جامع فتویٰ مذکور ہے، جس کے ضمن میں متعدد شبہات کا ازالہ بھی ہے، پہلے اس فتوے کو ترجمہ کے ساتھ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

الجواب: از قواعد و جزئیات چناں می نماید کہ شرط وقوع طلاق مطلق اضافت ست نہ کہ اضافتِ صریحہ، آرے تحققِ مطلق اضافت محتاج ست بقرائن قویہ و قرائن ضعیفہ محتملہ دراں کافی نیست، پس در جزئیاتیکہ حکم بعدم وقوع کردہ اند سبش نہ آنست کہ درواضافت صریحہ نیست بلکہ سبب آن ست کہ درو قرینۂ قویہ بر اضافت قائم نیست۔

وآں قرینہ بہ تتبع چند قسم است۔

اول صراحتاً اضافت وآں ظاہر است کمافی قولہ اینکت۔

دوم نیت کما فی قوله عنیت امرأتی، واز عبارت خلاصہ ''وان لم يقل شيئا لايقع'' شبہ نہ کردہ شود کہ نیت بلا اضافتِ صریحہ کافی نیست، زیرا کہ معنے ''لا يقع اى لا يحكم بوقوعه مالم يقل عنيت'' است، چرا کہ بدون اظہار ناوی دیگراں راعلم نیت چگونہ می تواں شد ''فاذا قال عنيت يقع لا لقوله عنيت لانه ليس موضوعا للطلاق بل بقوله سه طلاق مع النية'' فافهم فانه متعين متيقن۔

سوم اضافة درکلام سائل کمافی قولہ دادم فی جواب قولہا مرا طلاق دہ، لہٰذا ثلث واقع شود لتكرارها ثلاثا، ورنہ کلام دادم نہ برائے طلاق موضوع ست ونہ برائے عددِ ثلاثہ۔

چہارم عرف کمافی روایۃ الشامی ''الطلاق يلزمنى''

پس در جزئیاتیکہ ہمہ قرائن مفقود باشند طلاق واقع نہ خواہد شد لا لعدم الاضافة الصريحة

---

[1] (ويقع) الطلاق (بإضافته) أى الطلاق، الإضافة بطريق الوضع فى أنت طالق ونحوه وبالتجوز فيما تعبر به عن الجملة (إلى جملتها) أى المرأة (كما مر) من قوله أنت طالق ونحوه وإنما ذكر تمهيدا لذكر ما بعده(مجمع الانهر، ج ۱ ص ۳۸۸، کتاب الطلاق، باب ايقاع الطلاق)

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

بل لعدم مُطْلَقِ الاضافة۔

پس بریں تقریر در مسائل ہیچ گونہ تدافع نیست۔ھٰذا ما عندی ولعل عند غیری احسن من ھذا (امداد الفتاویٰ، ج۲ص۴۴۶، کتاب الطلاق)

ترجمہ: جواب: قواعد اور جزئیات سے اس طرح ظاہر ہوتا ہے کہ طلاق واقع ہونے کی شرط مطلق اضافت کا ہونا ہے، نہ کہ صریح اضافت کا ہونا، البتہ مطلق اضافت کا تحقق قرائنِ قویہ کا محتاج ہے، اور قرائنِ ضعیفہ محتملہ اس میں کافی نہیں، پس وہ جزئیات کہ جن میں طلاق واقع نہ ہونے کا حکم لگایا گیا ہے، اس کا سبب یہ نہیں ہے کہ اس میں صریح اضافت نہیں پائی جاتی، بلکہ اس کا سبب یہ ہے کہ اس میں اضافت پر قوی قرینہ قائم نہیں ہے۔

اور اس قرینہ کی تتبع کی رُو سے چند قسمیں ہیں۔

قرینہ کی پہلی قسم یہ ہے کہ صریح اضافت ہو، اور یہ ظاہر ہے، جیسا کہ اس کے قول ''ابنکت'' میں۔

قرینہ کی دوسری قسم نیت ہے، جیسا کہ اس کے قول ''عـنـیـت امـرأتـی'' میں، اور خلاصہ کی عبارت ''وان لم یقل شیئا لایقع '' سے یہ شبہ نہ کیا جائے، کہ نیت، صریح اضافت کے بغیر کافی نہیں ہے، کیونکہ ''لایقع'' کے معنیٰ یہ ہیں کہ ''لایحکم بوقوعہ مالم یقل عنیت'' کیونکہ نیت کا علم نیت کرنے والے کے اظہار کے بغیر دوسروں کو کیسے ہوسکتا ہے، پس جب اس نے ''عـنـیـت'' کہہ دیا، تو طلاق واقع ہوجائے گی، اس کے قول ''عـنـیـت'' کی وجہ سے واقع نہیں ہوگی، اس لئے کہ یہ لفظ تو طلاق کے لئے موضوع ہی نہیں ہے، بلکہ اس کے قول ''سہ طلاق'' سے نیت کے ساتھ واقع ہوگی، پس آپ اس کو سمجھ لیجئے، کیونکہ یہ متعین ہے اور یقینی ہے۔

قرینہ کی تیسری قسم سائل کے کلام میں اضافت کا ہونا ہے، جیسا کہ عورت کے قول ''مجھ کو طلاق دے'' کے جواب میں ''میں نے دی'' کہنے میں، لہٰذا تین واقع ہوجائیں گی، کیونکہ عورت نے تین مرتبہ ان الفاظ کا تکرار کیا ہے، ورنہ ''میں نے دی'' کے الفاظ نہ تو طلاق کے لئے موضوع ہیں، اور نہ تین کے عدد کے لئے موضوع ہیں۔

Idara Ghufran

قرینہ کی چوتھی قسم عرف ہے،جیسا کہ شامی کی روایت میں ’’الطلاق یلزمنی‘‘

پس جن جزئیات میں سب قرائن مفقود ہوں،طلاق واقع نہیں ہوگی،اس وجہ سے نہیں کہ اضافتِ صریحہ نہیں پائی گئی،بلکہ مطلق اضافت نہ پائے جانے کی وجہ سے۔

پس اس تقریر پر مسائل میں کسی طرح کا کوئی ٹکراؤ نہیں ہے،یہ میرے نزدیک ہے،اور شاید میرے علاوہ کے نزدیک اس سے بہتر ہو(امدادُالفتاویٰ کی فارسی عبارت کا ترجمہ ختم ہوا)

امدادُالفتاویٰ کی اس عبارت سے معلوم ہوا کہ نیت کا ہونا اضافت کے قرینۂ قویہ میں داخل ہے،جس کے پائے جانے پر طلاق واقع ہوجاتی ہے۔

اور جن عبارات میں ’’وان لم یقل شیئا لایقع‘‘ کا حکم مذکور ہے،ان عبارات کا مطلب یہ ہے کہ جب تک ’’عنیت‘‘ نہ کہے،یعنی اپنی مراد متعین نہ کرے،تو طلاق واقع نہیں ہوتی،کیونکہ دوسروں کو اس کی نیت کا علم اس وقت تک نہیں ہوسکتا،جب تک کہ وہ اپنی مراد کو ظاہر نہ کردے۔

اور امدادُالاحکام میں ہے کہ:

جن جزئیات میں اضافتِ صریحہ نہ ہونے کی وجہ سے عدمِ وقوع کا حکم مذکور ہے،ان کا مطلب یہی ہے کہ اگر زوج ارادۂ طلاقِ زوجہ کا انکار کرے،اور قرائن بھی ارادۂ زوجہ پر قائم نہ ہوں،تو طلاق واقع نہ ہوگی۔

لیکن اگر قرائن اضافت الی الزوجہ پر قائم ہوں،تو قضاءً بہرحال واقع ہے،جبکہ اضافتِ معنویہ،خطاب یا اشارہ موجود ہے(امدادُالاحکام،ج۲ص۳۹۴،کتاب الطلاق)

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ جن مسائل میں اضافتِ صریحہ نہ ہونے کی وجہ سے طلاق واقع نہ ہونے کا حکم مذکور ہے،ان کا مطلب یہ ہے کہ شوہر مطلق اضافت کے قرائن کی دوسری قسم یعنی نیت کا انکار کرے،اور اضافت کے دوسرے قرائنِ قویہ بھی موجود نہ ہوں،تو طلاق واقع نہیں ہوگی،لیکن اگر اضافتِ صریحہ نہ ہونے اور شوہر کے طلاق کی نیت کا انکار کرنے کے علاوہ کوئی دوسرا قرینۂ معنویہ موجود ہو،مثلاً خطاب یا اشارہ(اور عرف بھی قرینۂ قویہ میں داخل ہے،جیسا کہ امدادالفتاویٰ سے معلوم ہوچکا)تو پھر قضاءً طلاق واقع ہوجاتی ہے،گو دیانۃً طلاق واقع نہ ہو۔

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ قطع نظر دیگر جزئیات کے امدادالاحکام کی مذکورہ عبارت امدادالفتاویٰ کے

Idara Ghufran

مندرجہ بالا فتویٰ سے یکساں بات سمجھ آتی ہے۔

جہاں تک امداد الاحکام کے رسالہ ''ازالۃُ الاغلاق عن اضافۃ الطلاق '' کے آخر میں حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ کی اس رائے کا تعلق ہے کہ:

حضرت شیخ نے اس تحریر کو ملاحظہ فرما کر ارشاد فرمایا کہ میرے نزدیک فقہاء کی عبارات مطلقہ در باب عدمِ وقوع بسبب عدمِ اضافت کو دیانت پر محمول کرنا تقییدِ اطلاق ہے، کیونکہ **لا یقع** میں نکرہ تحت نفی ہے، جو عام ہے، اس کو بلا دلیل خاص نہیں کرسکتے، ہاں **یقع** نکرہ تحت الاثبات ہے، جو عموم میں نص نہیں، اس لئے بہتر یہ ہے کہ اس کو عدمِ وجود قرائن پر محمول کیا جائے، اور عباراتِ مقیدہ کو قرائن پر **کما فی الجواب۔ قلت و الیہ یمیل قلبی و لکن فی النفس بعد شئ ولعل اللہ یحدث بعد ذلک امراً** (امداد الاحکام، ج۲، ص۴۰۱)

تو اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ فقہائے کرام کی وہ عبارات کہ جن میں کسی قسم کی اضافت نہ ہونے کی وجہ سے عدمِ وقوعِ طلاق کا حکم مذکور ہے، ان کو دیانۃً عدمِ وقوعِ طلاق پر محمول کرنا مطلق کو مقید کرنا ہے، لہٰذا ان صورتوں میں نہ تو دیانۃً طلاق ہونی چاہئے، اور نہ قضاءً۔

لہٰذا مطلق عبارات کو ان صورتوں پر محمول کیا جائے گا، جن میں اضافت کے قوی قرائن موجود نہ ہوں۔

اور جن عبارات میں وقوعِ طلاق کا حکم ہے، وہ اضافت کے قوی قرائن موجود ہونے پر محمول ہوں گی۔

حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ کی یہ رائے ان کے امداد الفتاویٰ میں مذکور اس فتویٰ کے مطابق ہی ہے، جو ہم نے پہلے نقل کیا، کیونکہ جب اضافت موجود نہ ہو، تو کسی حیثیت سے بھی طلاق نہیں ہوتی، نہ قضاءً اور نہ دیانۃً، اور اضافت کے قوی قرائن میں بیوی کا مراد ہونا بھی داخل ہے، جیسا کہ پہلے گزرا۔

پس نیت کے موجود ہوتے ہوئے دیانۃً تو طلاق واقع ہونے میں شبہ ہی نہیں، اور قضاءً واقع ہونے کا امکان بھی بالکلیہ رَد نہیں کیا جاسکتا، چنانچہ جب شوہر اپنی نیت کا اظہار کردے، تو قضاءً بھی وقوعِ طلاق کا حکم ہوگا۔

اضافتِ طلاق سے متعلق ایک رسالہ ''**حکم الانصاف فی الطلاق الغیر المضاف**'' امداد المفتین ص۶۰۴ ''کتاب الطلاق'' میں بزبانِ فارسی موجود ہے، جو کہ علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ کا تحریر فرمودہ ہے، اور اس پر متعدد، جید اکابر واہلِ علم حضرات کی تصدیقات وتقریظات موجود ہیں، جو اہلِ علم کے لئے

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

قابلِ ملاحظہ ہے،اس رسالہ میں علامہ کشمیری رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

وآنچہ کہ بسوی عمادی منسوب کردہ شدہ است لو قال مراسہ طلاق لا یقع شیٔ، پس شامی در جلد ثانی ص۴۹۳ وص ۴۶۹ تصریح کردہ است کہ درعہد ابوالسعو دعمادی ایں عرف دربلدہ وے شائع نبود، وہم چنیں درفتویٰ خیریہ ومنحۃ الخالق تصریح کردہ است کہ درعہد ابوالسعو دعمادی ایں عرف نبود است۔

پس فتویٰ عمادی نیز برعدم عرف مبنی است برخلاف ناحیہ کشمیر کہ دریں جا عرف فاش است وہر جائیکہ عرف فاش باشد کہ طلاق بایں الفاظ دہند، پس در وقوع طلاق شکے نیست، چنانکہ شامی درص ۴۶۹ تصریح کردہ است (امداد المفتیین ،ص۶۰۷و۶۰۸، کتاب الطلاق)

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ سابق فقہائے کرام کی بعض عبارات میں ’’مراسہ طلاق‘‘ جیسے الفاظ سے اضافت نہ ہونے کی وجہ سے جو عدمِ وقوعِ طلاق کا حکم مذکور ہے، وہ عرف نہ ہونے کی صورت میں ہے،اور اگر عرف سے اضافت متعین ہوجائے، تو پھر طلاق واقع ہوجاتی ہے،لہٰذا اگر کسی عرف میں وہ الفاظ عورت کو طلاق دینے کے لئے ہی مستعمل ہوں،تو اس عرف میں طلاق واقع ہوجائے گی،اور پیچھے امداد الفتاویٰ کی عبارت میں عرف کا اضافت کے قوی قرینہ کی قسم میں سے ہونا گزر چکا ہے،اور عرفی اضافت پر مزید کلام آگے آتا ہے۔

نیت میں اضافت کی بحث

فتاویٰ قاضی خان میں ہے کہ:

رجل قال لامرأتہ فی الغضب ارتوزن من سہ طلاق وحذف الیاء لا تطلق امرأتہ لأنہ ما أضاف الطلاق إلیھا (فتاوی قاضی خان علیٰ ھامش الھندیۃ، ج ۱،ص ۴۶۵، کتاب الطلاق)

اس عبارت سے بعض حضرات نے یہ سمجھ لیا ہے کہ اگر بیوی کی طرف کوئی دوسری اضافت نہ ہو،تو نیت میں بیوی مراد ہونے کی صورت میں بھی طلاق واقع نہیں ہوتی۔

حالانکہ یہ بات درست معلوم نہیں ہوتی، کیونکہ یہ اس صورت پر محمول ہے، جب کہ بیوی کی طرف اضافت کی نیت بھی نہ ہو،کیونکہ دوسری عبارات میں نیت نہ ہونے کی قید بھی مذکور ہے،اور نیت کا اضافت

Idara Ghufran
Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

کے قرائنِ قویہ میں سے ہونا پیچھے گزر چکا ہے۔

چنانچہ فتاویٰ بزازیہ میں ہے کہ:

قال لها أكرتوزن منى سه طلاق بحذف الباء من لفظ الطلاق وقال لم أنو به إياها لا يقع الطلاق لعدم الإضافة إليها (الفتاویٰ البزازية على هامش الهندية، ج۴ص ۱۷۱، كتاب الطلاق، نوع آخر فی الاضافة)

شوہر کے ''لم أنو به اياها '' کے بعد جو عدمِ وقوع کی تعلیل ''لعدم الاضافة اليها '' فرمائی گئی ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ نیت نہ ہونے کی وجہ سے اضافت نہیں پائی گئی، جس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر نیت میں اضافت ہوتی، تو طلاق واقع ہونے کا حکم لگایا جاتا، کیونکہ نیت کی اضافت بھی معتبر ہوا کرتی ہے۔

اور فتاویٰ ہندیہ میں ہے کہ:

وفى الفتاوى رجل قال لامرأته :اكر تو زن منى سه طلاق مع حذف الياء لا يقع إذا قال لم أنو الطلاق لأنه لما حذف لم يكن مضيفا إليها (الفتاویٰ الهندية، ج ۱، ص ۳۸۲، كتاب الطلاق، الفصل السابع فی الطلاق بالالفاظ الفارسية)

مذکورہ عبارات میں تصریح ہے کہ اگر کسی طرح کی اضافت موجود نہ ہو، اور شوہر نیتِ طلاق کا بھی انکار کرے، تو طلاق واقع نہیں ہوتی، جس کا واضح مطلب یہ ہے کہ اگر وہ طلاق کی نیت کرے، تو طلاق واقع ہوجائے گی، اس سے معلوم ہوا کہ اضافتِ منویہ کی صورت میں بھی طلاق واقع ہوجاتی ہے، کیونکہ نیت میں اضافت بھی معتبر ہوتی ہے۔

اور فتاویٰ قاضی خان میں ہے کہ:

(باب التعليق)رجل قال لامرأته أتريدين أن أطلقك فقالت نعم فقال لها أكرتوزن منى يک طلاق وسه طلاق وهزار طلاق قومى واخرجى من عندى وهو يزعم أنه لم يرد به الطلاق كان القول قوله لأنه لم يضف الطلاق إليها (فتاویٰ قاضی خان علیٰ هامش الهندية، ج ۱ ص ۴۷۲، كتاب الطلاق، باب التعليق)

اور فتاویٰ تاتارخانیہ میں ہے کہ:

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

وسئل الشیخ ابو نصر عن رجل سکران قال لامرأته”اتریدین ان اطلقک“ فقالت ”نعم “ فقال بالفارسیة ”اگر تو زن منی یک طلاق ودو طلاق وسه طلاق،قومی واخرجی من عندی“ وهو یزعم انه لم یرد به الطلاق فالقول قوله، قال الشیخ الامام ابو اللیث رحمه الله :لانه لم یضف الطلاق الی المرأة ولم یذکر الایقاع، وفی النوازل قال الفقیه: وبه ناخذ (الفتاویٰ التتارخانیة، ج۳ص ۲۷۹، کتاب الطلاق، الفصل الرابع)

مذکورہ عبارات میں عورت کی طرف اضافتِ طلاق نہ ہونے کی صورت میں تب ہی طلاق کا حکم لگایا گیا ہے، جبکہ اس نے طلاق کا ارادہ بھی نہ کیا ہو، جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر اس نے طلاق کا ارادہ کیا، تو طلاق واقع ہوجائے گی، جس کی وجہ یہی ہے کہ طلاق کا ارادہ بھی اضافت میں داخل ہوتا ہے۔

پس نیت کی اضافت کو اضافت نہ ماننا اور پھر وقوعِ طلاق کا حکم نہ لگانا درست نہیں۔ (جاری ہے............)

Idara Ghufran

کیا آپ جانتے ہیں؟ ادارہ

دلچسپ معلومات، مفید تجزیات اور شرعی احکامات پر مشتمل سلسلہ

”مولانا عبیدُ اللہ سندھی کے افکار اور تنظیمِ فکرِ ولی اللّٰہی کے نظریات کا تحقیقی جائزہ“ پر آراء

مفتی محمد رضوان صاحب کی حالیہ تالیف ”مولانا عبیدُ اللہ سندھی کے افکار اور تنظیمِ فکرِ ولی اللّٰہی کے نظریات کا تحقیقی جائزہ“ کے متعلق اب تک جن اہلِ علم واہلِ قلم حضرات کی آراء اور تبصرے سامنے آئے، ان کو ذیل میں نقل کیا جاتا ہے...... ادارہ......

(۱)......حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہٗ

(شیخ الحدیث و مہتمم: جامعہ فاروقیہ، کراچی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرمی مفتی محمد رضوان صاحب حفظکم اللہ ورعاکم ووفقکم لما یحب ویرضیٰ

مولانا عبیداللہ سندھی اور تنظیم فکر ولی اللّٰہی کے دونوں موضوع پر جو تحقیقی مواد آپ نے جمع کر دیا ہے، وہ عوام اور خواص دونوں ہی کے لئے مفید بھی ہے اور کافی بھی ہے۔

اس میں شک نہیں کہ مولانا عبیداللہ سندھی کے افکار اور تنظیم فکر ولی اللّٰہی کے نظریات کا تحقیقی جائزہ اس طرح مفصل اور مدلل پہلی مرتبہ آپ کی کاوش اور کوشش سے شائع ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ وہ اس محنت کو حسن قبول سے نوازیں اور خلق خدا کو استفادے کی توفیق اور آپ کے لئے صدقہ جاریہ کا ذریعہ بنائیں، آمین۔

سلیم اللہ خان

جامعہ فاروقیہ کراچی۔ ۷/ ربیع الاول ۱۴۳۶ھ /۳۰/ دسمبر ۲۰۱۴ء

Idara Ghufran

(۲)......حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہٗ

(نائب صدر: جامعہ دارالعلوم کراچی نمبر۱۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرم بندہ زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

الحمدللہ یہ کتاب موصول ہوئی، اور علالت کے باوجود بندہ نے اس کے بڑے حصے کا مطالعہ کیا، آپ نے الحمدللہ یہ بڑا کام کیا کہ جو مضامین عرصۂ دراز سے نایاب تھے، ان کو یکجا کر دیا، بندہ کے لئے بھی اس کے متعدد مضامین معلومات میں بیش بہا اضافے کا باعث ہوئے۔

جزاکم اللہ تعالیٰ خیرا۔

اب ضرورت اس بات کی بھی معلوم ہوتی ہے کہ ''فکر ولی اللّٰہی'' کے نام سے جو حضرات اس وقت کام کرتے ہیں، خود ان کی تحریرات پر بھی تبصرہ کیا جائے، اللہ تعالیٰ یہ کام بھی آپ سے لے لیں۔ وفقکم اللہ تعالیٰ لکل خیر۔ والسلام محمد تقی ۲۹۔۳۔۳۶ھ

(۳)......حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہٗ

(مفتی: جامعہ دارالعلوم کراچی نمبر۱۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مخدومی ومحترمی جناب مولانا مفتی محمد رضوان صاحب مدظلہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

آپ کی ارسال فرمودہ کتاب ''مولانا عبیداللہ سندھی کے افکار الخ'' کا بندہ نے جستہ جستہ مقامات سے مطالعہ کیا، ماشاءاللہ آپ نے محنت کر کے اس بارے میں خاصا مواد جمع کر دیا ہے، اور اس بارے میں جو تشنگی تھی، اُس کو دور کر دیا ہے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

لیکن اس میں ایک کمی اب بھی باقی ہے جس کے پورا کرنے کی ضرورت ہے، وہ یہ کہ مولانا عبیداللہ سندھی کے افکار اور ''تنظیم فکر ولی اللّٰہی'' کے نظریات کا اس کتاب کے آخر میں جامع خلاصہ آنا چاہیئے، اور اس پر

Idara Ghufran
Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

مختصر اور مناسب تبصرہ بھی، تاکہ جو شخص پوری کتاب نہ پڑھ سکے یا نہ پڑھنا چاہے، وہ خلاصہ پڑھ کر مطمئن ہوسکے، امید ہے توجہ فرمائیں گے!!

بندہ کی دعاء ہے، اللہ پاک آپ کی اس کاوِش کو قبول فرمائیں اور راہِ حق کی راہنمائی کا ذریعہ بنائیں، آمین بحرمتِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔والسلام۔

بندہ عبدالرؤف سکھروی ۱۵۔۳۔۱۴۳۶ھ

---

(۴)......حضرت مولانا مفتی محمود اشرف عثمانی صاحب مدظلہٗ

(مفتی: جامعہ دارالعلوم کراچی نمبر۱۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترمی ومکرمی جناب مولانا محمد رضوان صاحب زید مجدہم ودامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

آج کی رجسٹری کے ذریعے آپ کی تالیف ''مولانا عبیداللہ سندھی کے افکار'' نامی کتاب بطور ہدیہ موصول ہوئی۔ بہت اہم کتاب ہے جسے اطمینان سے انشاءاللہ پڑھوں گا۔

آپ نے بڑا کام کیا کہ بکھرے ہوئے مضامین کو جمع کر کے کتاب کی شکل دی جس سے اکابر علماء کی آراء اور مولانا مرحوم کے افکار ونظریات کے بارے میں ان کا موقف واضح ہو کر سامنے آجاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائیں۔ آمین۔

وصولی کی اطلاع اور ہدیہ پر اظہار تشکر کے لئے یہ عریضہ ارسال خدمت کر رہا ہوں، دعاء کا بھی طلب گار ہوں۔

والسلام۔محمود اشرف غفراللہ لہٗ۔۱۴۳۶/۳/۸ھ۔۲۰۱۴/۱۲/۳۱ء

---

(۵)......حضرت مولانا ڈاکٹر مفتی عبدالواحد صاحب مدظلہٗ

(دارالافتاء والتحقیق: چوبرجی پارک، لاہور)

بسم اللہ حامداً ومصلیاً

مفتی محمد رضوان صاحب مدظلہٗ کا یہ کمال ہے کہ وہ جب کسی موضوع پر قلم اٹھاتے ہیں، تو اس سے متعلق ایسے

Idara Ghufran

ایسے حوالے نقل کرتے ہیں، جو بڑی محنت اور کمالِ تفتیش کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتے، اللہ تعالیٰ ان کے علم وفہم میں مزید برکت عطا فرمائیں۔

اس مرتبہ مفتی صاحب نے ''مولانا عبیدُ اللہ سندھی کے افکار اور تنظیمِ فکرِ ولیُ اللّٰہی کے نظریات کا تحقیقی جائزہ'' کے نام سے اپنی تالیف شائع کی ہے، جو ان کے کمالِ تحقیق کی ایک اور قیمتی مثال ہے، مفتی صاحب خود لکھتے ہیں:

> کچھ نایاب مواد بھی جدوجہد کر کے حاصل کیا، بطورِ خاص مولانا اشرف علی صاحب تھانوی، مولانا مناظر احسن گیلانی، مولانا ظفر احمد عثمانی، مولانا عبدالماجد دریابادی، سید سلیمان ندوی اور چند دیگر حضرات کے مضامین بمشکل حاصل کر کے............(ص۲۲)

تاریخ سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے یہ ایک عمدہ دستاویز ہے، کتاب کی ظاہری و باطنی خوبیاں تقاضا کرتی ہیں کہ اس کی قدر کی جائے، اور اس کا ضرور مطالعہ کیا جائے۔

عبدالواحد غفرلہٗ۔۲۴/ ربیع الثانی/ ۱۴۳۶ھ۔دارالافتاء والتحقیق، لاہور

---

(۶)......حضرت مولانا سید نجم الحسن تھانوی صاحب مدظلہٗ

(مہتمم: مدرسہ امدادُ العلوم، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ، تھانہ بھون، یوپی، انڈیا)

مکرمی مفتی محمد رضوان صاحب حفظہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

''مولانا عبیداللہ سندھی کے افکار اور تنظیم فکر ولی اللّٰہی کے نظریات کا تحقیقی جائزہ'' بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک وصول ہو کر موجبِ مسرت ہوا۔

ماشاءاللہ آپ نے ایک اہم کام نہایت خوش اسلوبی اور بہت سلیقہ سے انجام دیا ہے، اس کی بہت ضرورت تھی، اس لئے کہ اِدھر بھی اس کے اثرات منتقل ہونے لگے ہیں، علماء کو اس سے باخبر ہونا ضروری تھا۔

مجھے امید ہے کہ اہلِ علم کے لئے یہ جائزہ نہایت مفید اور صورتِ حال کو سمجھنے میں معین ثابت ہوگا۔ حق تعالیٰ اس کاوِش کو شرفِ قبول عطا فرمائے، اور گمراہی سے حفاظت کا ذریعہ فرمائے۔ آمین۔

سید نجم الحسن تھانوی۔ ۲۴/ جمادی الاخریٰ/ ۱۴۳۶ھ

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

(۷)......حضرت مولانا مفتی زین الاسلام قاسمی صاحب مدظلہٗ

(مفتی: دارالعلوم دیو بند، ضلع سہارنپور، یو پی، انڈیا)

باسمہٖ

محترم المقام گرامی قدر جناب مولانا محمد رضوان صاحب دامت برکاتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

مزاجِ گرامی خدا کرے بعافیت ہو، الحمدللہ تعالیٰ ناچیز بھی بعافیت ہے۔

بذریعہ ڈاک گراں قدر علمی تحفہ ''مولانا عبیداللہ سندھی کے افکار اور تنظیم فکر ولی اللّٰہی کے نظریات کا تحقیقی جائزہ'' کا مجموعہ کتابی شکل میں موصول ہوا، مطالعہ سے طبیعت کو تسکین اور طمانیت حاصل ہوئی، کیونکہ تنظیم فکر ولی اللّٰہی کے بے سند نظریات بہت الجھن کا باعث ہوئے تھے، آنجناب نے منتشر تاریخی مضامین کو یکجا کرنے کی جو سعی مسعود فرمائی، یہ بہت محمود و مشکور ہے، بے شمار مخفی پہلو آشکارا ہوئے، مبہم اور مجمل تعبیرات حقیقت کے آئینہ میں روشن اور واضح ہو گئیں، جزاکم اللہ تعالیٰ۔

ناچیز کو اس کے مطالعہ سے بہت سی نئی باتیں معلوم ہوئیں، اس کتاب کے بھیجنے پر ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں، ثم جزاکم اللہ تعالیٰ۔ فقط۔ والسلام۔ زین الاسلام قاسمی الٰہ آبادی

مفتی: دارالعلوم دیو بند۔ ۱۲/۷/۳۶ھ

(۸)......فرائیڈے اسپشل (میگزین) کراچی

(مبصر: ملک نواز احمد اعوان)

نام کتاب: مولانا عبیداللہ سندھی کے افکار اور تنظیم فکر ولی اللّٰہی کے نظریات کا تحقیقی جائزہ

مؤلف: مفتی محمد رضوان

صفحات: 412 قیمت: 500 روپے

ناشر: ادارہ غفران چاہ سلطان، گلی نمبر 17 راولپنڈی

فون نمبر 051-5507270

زیرِ نظر کتاب میں مفتی محمد رضوان صاحب نے مولانا عبیداللہ سندھی مرحوم کے افکار اور ان کے نظریات پر

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

کھڑی تنظیم فکرِ ولی اللّٰہی کے نظریات کا تحقیقی جائزہ لیا ہے۔
اس میں فلسفہ اور فکرِ ولی اللّٰہی اور مولانا عبیداللہ سندھی مرحوم کے متعلق اہلِ علم واہلِ افتاء کی آراء، تنظیم فکر ولی اللّٰہی کی حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کی طرف نسبت کی حقیقت، مولانا عبیداللہ سندھی کی طرف منسوب غیر معتدل اور شاذ افکار پر کلام، مولانا سندھی اور تنظیم فکرِ ولی اللّٰہی کے متعلق متعدد اکابر اور اہلِ علم واہلِ قلم حضرات کی آراء و تحریرات اور فتاویٰ......غرض وہ تمام لوازمہ جو مفتی محمد رضوان صاحب کی دسترس میں آیا جمع کر کے مرتب کر دیا ہے۔
حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کی مؤلفات جن میں ایک ہی موضوع پر موافقانہ یا مخالفانہ تحریریں جمع کر دی جاتی ہیں تحقیق کرنے والے کے لیے بے پناہ سہولت کا باعث ہوتی ہیں۔ اس لیے ان کے مرتبین کا خصوصی شکریہ ادا کرنا چاہیے...........کتاب کے مضامین درج ذیل ہیں:

''مولانا عبیداللہ سندھی کے متعلق اکابر علماء کا موقف'' کے تحت مولانا اشرف علی تھانوی کے خیالات ''مولانا عبیداللہ سندھی اور تفسیر بالرائے'' اور مولانا تھانوی کا نادر رسالہ ''التقصیر فی التفسیر'' شاملِ کتاب ہے۔ ''مولانا عبیداللہ سندھی کے افکار کی شرعی حیثیت'' از مولانا حسین احمد مدنی، ''مولانا احمد علی لاہوری کا مولانا سندھی سے اختلاف کے متعلق مکتوب''، ''مولانا سندھی کے افکار کے متعلق مولانا احمد علی لاہوری کا مؤقف'' از مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، ''مولانا لاہوری کے مولانا سندھی سے اختلاف کی وجہ'' از ڈاکٹر ابوسلمان شاہ جہاں پوری، ''مولانا شبیر احمد عثمانی کا مؤقف''، ''مولانا مناظر احسن گیلانی اور مولانا سندھی کے درمیان فکر ونظر کے اختلاف کی نوعیت''، ''مولانا عبیداللہ سندھی کے افکار کا تحقیقی جائزہ'' از مولانا مناظر احسن گیلانی، ''طلوعِ اسلام'' ''مولانا سندھی اور شاہ ولی اللہ'' از مولانا ظفر احمد عثمانی، ''مولانا سندھی کے افکار وخیالات پر ایک نظر'' از مولانا مسعود عالم ندوی، ''فکرِ مولانا سندھی'' از مولانا عبدالماجد دریابادی، ''شاہ ولی اللہ کی عبارتوں کا غلط استعمال'' از مبصر ہفت روزہ صدق، ''مولانا سندھی کے ''افکارِ عالیہ'' علمائے اسلام کے لیے لمحہ فکریہ'' از مولانا عبدالصمد رحمانی، ''مولانا سندھی کے متعلق مفتی محمد شفیع صاحب اور مولانا یوسف بنوری کا مؤقف'' از مولانا مفتی محمد تقی عثمانی، ''مولانا ابوالحسن علی ندوی کی رائے''، ''مولانا عبیداللہ

Idara Ghufran

سندھی کے علوم وافکار پر نقد وتبصرہ‘‘ از مولانا مفتی محمد تقی عثمانی، ’’تنظیم فکر ولی اللّٰہی اور مولانا عبیداللہ سندھی‘‘ از مولانا ڈاکٹر مفتی عبدالواحد، ’’مولانا عبیداللہ سندھی ایک قابلِ تحقیق شخصیت‘‘ از مولانا ابن الحسن عباسی، ’’افادات و ملفوظات امام عبیداللہ سندھی ......مرتبہ پروفیسر محمد سرور پر تبصرہ‘‘ از جناب شکیل عثمانی، ’’مولانا سندھی کی فکر کے مضمرات‘‘ از حافظ محمد موسیٰ بھٹو، ’’تنظیم فکر ولی اللّٰہی کے متعلق آراء وفتاویٰ‘‘ ضمیمہ، خاتمہ ’’سوشلزم اور اسلام‘‘ کے عنوان سے سرمایہ دارانہ نظام، اشتراکیت اور اسلامی نظام کی وضاحت سے کیا ہے۔

مولانا سعید احمد پالن پوری استاذ دارالعلوم دیوبند نے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی تصنیف ’’حجۃ اللہ البالغۃ‘‘ کی اردو میں شرح غالباً پانچ جلدوں میں ’’رحمۃ اللہ الواسعہ‘‘ تحریر کی ہے، وہ تحریر فرماتے ہیں:

’’احقر نے بھی مولانا عبیداللہ سندھی کے فلسفہ کا مطالعہ کیا ہے جس کو وہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ کا فلسفہ قرار دیتے ہیں۔ مگر جب میں نے ’’حجۃ اللہ البالغۃ‘‘ کی شرح ’’رحمۃ اللہ الواسعہ‘‘ لکھی تو مجھے وہ باتیں ’’حجۃ اللہ البالغۃ‘‘ میں کہیں نظر نہیں آئیں، یعنی مولانا سندھی نے اپنے نظریات شاہ صاحب رحمہ اللہ کے نام لگائے ہیں‘‘۔

کتاب سفید کاغذ پر عمدہ طبع ہوئی ہے، مجلّد ہے اور سادہ لیکن رنگین سرورق سے آراستہ ہے۔

(ہفت روزہ ’’فرائیڈے اسپشل، کراچی، صفحہ 47، 48، 6 تا 12 فروری 2015، جلد نمبر 21، شمارہ نمبر 06)

(۹)......جناب احمد حاطب صدیقی صاحب

(تبصرہ نگار: روزنامہ ’’جسارت‘‘ سنڈے میگزین، کراچی)

موجودہ عالمی کشاکش کو بے خوفِ تردید اسلام اور سیکولرازم کی کشمکش کا نام دیا جاسکتا ہے۔ اس وقت عالمی سامراجی نظام کے غلبہ کی راہ میں رکاوٹ صرف اور صرف اسلامی عقاید و افکار ہی ثابت ہو رہے ہیں۔ سابقہ دوصدیوں کے دوران میں دیگر تمام اقوام وملل عالمی سامراجیت کی پیش قدمیوں کے آگے ڈھیر ہوگئیں۔ مگر یہ صرف اُمتِ مسلمہ تھی، جس نے بحیثیت امت کبھی ان وحشی نظاموں کے آگے ہتھیار نہیں ڈالے۔ ہر دور میں بعض افراد اور بعض گروہ ایسے ضرور رہے، جن کی نظروں کو، مادّی نظریات پر اُستوار تہذیب حاضر کی چمک دمک نے خیرہ کیا۔ اُنھوں نے وحیِ الٰہی کی نعمتِ عظمیٰ کی قدر نہ پہچانی اور

Idara Ghufran

اپنے احساسِ مرعوبیت کے تحت علومِ وحی کی خودساختہ مادّی تعبیرات پیش کرکے مغرب کی تقلید کرنے کی تلقین کی۔مگرامت کے اجتماعی ضمیر نے اسلامی عقاید سے متصادم نظریات کومن حیث المجموع کبھی پذیرائی نہیں بخشی۔ان فکری اورنظریاتی حملوں کا مقابلہ کرنے میں ہمارے علما کا کردار بہت اہم رہا ہے۔انھوں نے کٹھن سے کٹھن حالات میں بھی دین حق کا چراغ جلائے رکھا۔نتیجہ یہ کہ باطل نظریات کو ہمارے یہاں ویسی پزیرائی نہ مل سکی جیسی مغرب کی مفتوح تہذیبوں میں سرایت کرگئی ہے۔

موجودہ استعماری یلغار،اہلِ اسلام کے خلاف محض عسکری،معاشی اورسیاسی طاقت کے استعمال تک محدود نہیں ہے۔سب سے مؤثر اور طاقتور یلغارفکری یلغار ہے۔اوراس کے فروغ کے لیے دنیا بھر میں پھیلی ہوئی تمام ابلاغی طاقتیں استعمال کی جاتی ہیں۔مغربی سیکولرازم کی نفسیات کوسمجھنے کے لیےتہذیب اقوامِ مغرب کا یہ پس منظر ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ جب تمام مغرب اور بالخصوص یورپ اپنے دورِ ظلمت (Dark ages) سے گزر رہا تھا تو ہسپانیہ اوردیگر بلاد اسلامیہ علم وفن کی چکاچوند سے جگمگا رہے تھے۔ مغرب کے ذہین طلبہ نے مسلمانوں کی تحریر کردہ علمی کتب کوعربی سے اپنی اپنی زبانوں میں منتقل کیا۔لیکن کلیسا کو یہ جدید علوم اپنے عقاید سے متضاد نظر آئے۔یوں سائنس اور چرچ کے درمیان تصادم نے جنم لیا۔قید وبند،کفر کےفتووں اورسزاؤں کا مقابلہ کرنے کے بعد جب تدبر،تفکر،تعقل اورتحقق پرمشتمل علوم اوہام ومفروضات پر غالب آئے تو مغرب کی نشاۃ ثانیہ ہوئی۔مگراس نوزائیدہ مغربی تہذیب پر ایک تو دین ومذہب سے بیزاری اوربغاوت کی چھاپ تھی،دوسرے یونانی فلسفے سے رغبت کے اثرات بھی اس پر موجود تھے جن کی صورت گری خالص بت برستانہ،مشرکانہ اور مادّی نظریات کے زیرسایہ ہوئی تھی۔مسیحی پادریوں کے دیے ہوئے اوہام ورسومات سے تو شاید انھوں نے آزادی حاصل کرلی،تاہم وحی الٰہی کی رہنمائی سے محرومی کے سبب بت پرستانہ اورمشرکانہ مادّی اوہام ومزعومات سے نجات حاصل نہ کرسکے۔ مذہب بیزاری اور مادّہ پرستی جدید مغربی تہذیب کی بنیاد بنی۔لہٰذا اٹھارہویں،انیسویں اوربیسویں صدی کے اکثر مغربی مفکرین کے پیش کردہ نظریات میں آپ کو یہی بنیادیں ملیں گی۔

باوجودے کہ مغرب کا انسان آج روحانی،اخلاقی،نفسیاتی اور اعصابی لحاظ سے انحطاط کے عمیق ترین گڑھوں میں گرتا چلا جارہا ہے،ہمارے یہاں بھی کچھ لوگ اُسی مغرب کی تقلید کے مبلغ بن کر،آج ہمیں تلقین کرتے نظر آتے ہیں کہ ہماری فلاح بھی اسی میں ہے کہ ہم اپنے عقاید سے دستبردار ہوکر،یا انھیں

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

ثانوی و نجی حیثیت دے کر، اپنی اجتماعیت اور اپنے نظم ریاست سے اسلام کو بے دخل کر دیں اور مغربی دنیا کی طرح 'سیکولر' ہو جائیں۔

چند ہفتے قبل ممتاز محقق جناب شکیل عثمانی کے توسط سے ایک وقیع کتاب مطالعے کے لیے موصول ہوئی۔ یہ کتاب بھی 'بسلسلہ: اصلاحِ افکار' شائع کی گئی ہے۔ اس کتاب کا عنوان ہے:

''مولانا عبید اللہ سندھی کے افکار اور تنظیم فکرِ ولی اللّٰہی کے نظریات کا تحقیقی جائزہ''۔

کتاب کے مؤلف مفتی محمد رضوان صاحب ہیں اور یہ کتاب 'ادارہ غفران، راولپنڈی، پاکستان' نے شائع کی ہے۔

کتاب کے مقدمے سے اس کے مقصد تالیف پر روشنی پڑتی ہے:

''آج کل وطنِ عزیز کے مختلف حصوں میں ایک جماعت تنظیم فکرِ ولیُ اللّٰہی کے نام سے کام کر رہی ہے۔ تنظیم کے سرکردہ افراد کی طرف سے وقتاً فوقتاً ایسے افکار و خیالات کا اظہار کیا جاتا رہا ہے، جو امت مسلمہ کے لیے تشویش کا باعث ہیں۔

''تنظیم فکرِ ولیُ اللّٰہی کے سرکردہ افراد اپنی تحریک کو مولانا عبید اللہ سندھی اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے افکار کی ترجمان قرار دیتے ہیں، اور بطور خاص مولانا سندھی کے حوالے سے کئی متنازع اور شاذ افکار کو اپنی فکر کی بنیاد بناتے ہیں، جبکہ مولانا سندھی کی نسبت سے پیش کیے گئے اس قسم کے متنازع اور شاذ افکار کی مولانا کی حیات میں اور ان کی وفات کے بعد متعدد اکابر اہل علم نے تردید کی ہے۔ ان اکابر نے بطور خاص مولانا سندھی کے ان افکار کو ناقابل قبول قرار دیا ہے، جن کا اظہار انھوں نے روس، ترکی اور حجاز میں قیام کے بعد ہندوستان پہنچنے کے بعد کیا۔ ان اکابر کی رائے میں مولانا کے بیرونِ ملک قیام کے دوران اُن کے افکار میں غیر معمولی تغیر پیدا ہو گیا تھا''۔ (مقدمہ۔ص:۲۳)

مولانا عبید اللہ سندھی کی داستان بڑی دلچسپ ہے۔ وہ ۱۰ مارچ ۱۸۷۲ء کو سیالکوٹ کے ایک سکھ گھرانے میں پیدا ہوئے۔ وفات ۲۲ اگست ۱۹۴۴ء کو ریاست بہاول پور کے قصبے دین پور میں ہوئی۔ کتاب (محولہ بالا) میں محترم شکیل عثمانی لکھتے ہیں:

''مولانا عبید اللہ سندھی (م ۱۹۴۴ء) تحریک آزادی کے ایک رہنما اور شاہ ولی اللہ دہلوی کی فکر

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

ودانش کے علمبردار کی حیثیت سے متعارف ہیں۔انھوں نے اپنے مقصدِ زندگی کے لیے بے مثال قربانیاں دیں۔وہ سیالکوٹ کے ایک سکھ گھرانے میں پیدا ہوئے۔سولہ برس کی عمر میں اسلام قبول کیا،گھر بار چھوڑا،دارالعلوم دیوبند میں دینی تعلیم کی تکمیل کی،اوردارالعلوم کے صدر مدرس شیخ الہند مولانا محمود حسن کے معتمد قرار پائے۔انہی کے ایماء پر کابل ہجرت کی،اور پھر وقت کے بدلتے ہوئے دھارے کے ساتھ سوویت یونین،ترکی اور حجاز میں قیام کیا۔بیرون ملک ۲۴ سالہ قیام میں انہوں نے اشترا کی روس اور جدید ترکی کو پروان چڑھتے دیکھااور حجاز کے زمانۂ قیام میں دنیائے اسلام کے مختلف خطوں سے آنے والے مسلمانوں کا مشاہدہ کیا۔ مولانا سندھی گو سیاسی کارکن تھے،مگران کا پس منظر ایک عالم دین کا تھا،چناں چہ انہوں نے حالاتِ زمانہ کے تناظر میں اسلامی تعلیمات کا مطالعہ جاری رکھا،اوراس سلسلے میں شاہ ولی اللہ کی علمی تعبیرات نے انہیں بہت متاثر کیا۔حجاز کے زمانۂ قیام میں،اور۱۹۳۹ء میں ہندوستان واپس آ کر بھی فکر ولیُ اللّٰہی کو ان کے ہاں بنیادی اہمیت حاصل رہی"۔ (باب: ۲۱، ص:۳۵۷۔۳۵۸، "افادات وملفوظاتِ امام عبیداللہ سندھی" مرتبہ پروفیسر محمد سرور پر تبصرہ از شکیل عثمانی)

مولانا عبیداللہ سندھی ۱۹۲۲ء میں ترکی کے دورے پر تشریف لے گئے تھے۔اس سے قبل انہوں نے سات ماہ کا عرصہ ماسکو میں گزارا۔انڈین نیشنل کانگریس سے تعلق سرکاری طور پر ثابت ہونے کے سبب وہ روس کی حکومت کے 'معزز مہمان' رہے۔وہاں بقول خود 'اپنے نوجوان رفیقوں کی مدد سے' انہوں نے سوشل ازم کا مطالعہ فرمایا۔حکومت نے مطالعہ کے لیے ہر قسم کی سہولتیں بہم پہنچائیں۔۱۹۲۳ء میں مولانا انقرہ پہنچے۔اس دورے کے لیے سفیر ترکیہ متعین ماسکو اور وزارتِ خارجہ روس نے اُن کی معاونت کی۔تقریباً تین برس وہ ترکی میں رہے۔قیام روس اور قیام ترکی کے دوران میں مولانا کے خیالات میں خاصی تبدیلیاں وقوع پزیر ہوئیں۔اب وہ اہل روس،ترکی کے مصطفیٰ کمال (اتاتُرک) اور اہلِ مغرب کے خیالات کو زیادہ اہمیت دینے لگے تھے۔ہندوستان واپس آ کر انہوں نے اپنے ان خیالات کی اشاعت کی۔اس کے نتیجہ میں ایک ردِ عمل پیدا ہوا۔اُس دور کے اکابر علما نے ان کے افکار کو رد کیا۔زیرِ نظر کتاب میں اس موضوع پر شایع شدہ وہ تمام لوازمات یکجا کر دیے گئے ہیں جو مختلف کتب ورسائل وجرائد میں بکھرے ہوئے تھے۔۲۱۰ صفحات پر مشتمل اس کتاب کے بائیس ابواب ہیں۔جن کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

باب (۱) مولانا عبیداللہ سندھی اور تفسیر بالرائے۔ از مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ باب (۲) مولانا عبیداللہ سندھی کے افکار کی شرعی حیثیت۔ از مولانا حسین احمد مدنی۔ باب (۳) مولانا احمد علی لاہوری کا مولانا سندھی سے اختلاف کے متعلق مکتوب۔ باب (۴) مولانا سندھی کے افکار کے متعلق مولانا احمد علی لاہوری کا موقف۔ از مولانا سید ابوالحسن علی ندوی۔ باب (۵) مولانا لاہوری کے مولانا سندھی سے اختلاف کی وجہ۔ از ڈاکٹر ابوسلمان شاہ جہاں پوری۔ باب (۶) مولانا شبیر احمد عثمانی کا موقف۔ باب (۷) مولانا مناظر احسن گیلانی اور مولانا سندھی کے درمیان فکر ونظر کے اختلاف کی نوعیت۔ ترتیب از مؤلف۔ باب (۸) مولانا عبیداللہ سندھی کے افکار کا تحقیقی جائزہ۔ از مولانا مناظر احسن گیلانی۔ باب (۹) ''طلوعِ اسلام'' مولانا سندھی اور شاہ ولی اللہ۔ از مولانا ظفر احمد عثمانی۔ باب (۱۰) مولانا سندھی کے افکار وخیالات۔ از مولانا سید سلیمان ندوی۔ باب (۱۱) مولانا عبیداللہ سندھی اور ان کے افکار وخیالات پر ایک نظر۔ از مولانا مسعود عالم ندوی۔ باب (۱۲) ''مولانا عبیداللہ سندھی'' مصنفہ پروفیسر محمد سرور کا ایک ناقدانہ جائزہ۔ از مولانا مسعود عالم ندوی۔ باب (۱۳) فکرِ مولانا سندھی۔ از مولانا عبدالماجد دریا بادی۔ باب (۱۴) شاہ ولی اللہ کی عبارتوں کا غلط استعمال۔ از مبصر ہفت روزہ صدق۔ باب (۱۵) مولانا سندھی کے ''افکارِ عالیہ'' علمائے اسلام کے لیے لمحۂ فکریہ۔ از مولانا عبدالصمد رحمانی۔ باب (۱۶) مولانا سندھی کے متعلق مفتی محمد شفیع صاحب اور مولانا یوسف بنوری کا موقف۔ از مولانا مفتی محمد تقی عثمانی۔ باب (۱۷) مولانا ابوالحسن علی ندوی کی رائے۔ باب (۱۸) ''مولانا عبیداللہ سندھی کے علوم وافکار'' پر نقد وتبصرہ۔ از مولانا مفتی محمد تقی عثمانی۔ باب (۱۹) تنظیم فکر ولی اللّٰہی اور مولانا عبیداللہ سندھی۔ از مولانا ڈاکٹر مفتی عبد الواحد۔ باب (۲۰) مولانا عبیداللہ سندھی: ایک قابل تحقیق شخصیت۔ از مولانا ابن الحسن عباسی۔ باب (۲۱) ''افادات وملفوظاتِ امام عبیداللہ سندھی'' مرتبہ پروفیسر محمد سرور پر تبصرہ از شکیل عثمانی۔ باب (۲۲) مولانا سندھی کی فکر کے مضمرات۔ از حافظ محمد موسیٰ بھٹو۔

کتاب کے آخر میں ضمیمہ کے طور پر تنظیم فکر ولی اللّٰہی کے متعلق آراء وفتاویٰ درج کیے گئے ہیں۔ خاتمہ کتاب کرتے ہوئے سوشلزم اور اسلام سے متعلق (علمائے کرام کی) تحریروں سے اقتباسات دیے گئے ہیں، جن میں سرمایہ دارانہ نظام، اشتراکیت اور اسلامی نظام کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔

چوں کہ تنظیم فکر ولی اللّٰہی مولانا عبیداللہ سندھی کے ایسے افکار وخیالات کو بنیاد بنا کر نوجوانوں کی فکری وعلمی

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

تربیت کرنے کی کوشش کر رہی ہے، جو علمائے قرآن وحدیث وفقہ کے محاکے کی رو سے قرآن وسنت سے متصادم ہیں۔اور انھی نظریات کی بنیاد پر مولانا عبیداللہ سندھی کو نہ صرف ’امامِ انقلاب‘ بنا کر پیش کیا جا رہا ہے، بلکہ قرآن وسنت سے تصادُم رکھنے والے ان نظریات کو شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے افکار سے بھی منسوب کیا جارہا ہے، چناں چہ اس کتاب کا مطالعہ اصلاحِ افکار کے لیے ضروری ہے۔

(۱۰)...... مولانا حکیم فخر الاسلام مظاہری صاحب مدظلہٗ

(ایم ڈی مظاہری علیگ، پروفیسر جامعہ طبیہ، دیوبند، ضلع سہارنپور، یوپی، انڈیا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مفتی محمد رضوان صاحب نے ایک کتاب ”مولانا عبیداللہ سندھی اور تنظیم فکر ولی اللّٰہی کے نظریات کا تحقیقی جائزہ“ کے نام سے ترتیب دی، جس میں موصوف نے علامہ سندھی کے متعلق علامہ شبیر احمد عثمانیؒ، مولانا رسول خاں صاحبؒ، مولانا حسین احمد مدنیؒ مولانا مناظر احسن گیلانیؒ، مولانا ظفر احمد عثمانیؒ، علامہ یوسف بنوریؒ، مولانا عبد الصمد رحمانیؒ، مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہٗ اور مفتی سعید احمد پالنپوری مدظلہٗ، مولانا ابن الحسن عباسی مدظلہٗ وغیرہم کی تحریرات، تحقیقات اور فتاوے شامل کردیئے، تاکہ اہلِ علم کے لئے صحت وسقم اور صحیح وغلط میں تمیز آسان ہوجائے۔

اس کتاب کو ادارہ غفران راولپنڈی پاکستان نے ۱۴۳۵ھ میں شائع کیا ہے، یہ کتاب مجموعی طور پر مفید، معلومات افزا اور فکر اہل حق کو سمجھنے کے لیے مددگار ہونے کے ساتھ، نہایت ضروری اور نادر مواد پر مشتمل ہے ،جس سے نہ صرف بعض اشخاص ورجال کے افکار بلکہ متعدد نظریوں اور اہم اصولوں پر بھی روشنی پڑ جاتی ہے ،مثلاً انسانیت پرستی (Humanization) اجتماع (Socialism)، علم اعتبار کی حقیقت اور اس کے بے جا استعمال سے پیدا ہونے والا فتنہ اور اس کے انسداد کا طریقہ، نیز بعض اہم تفسیری اصول ودقائق۔

اس مجموعہ کے شروع میں ہی حضرت حکیم الامتؒ کے نایاب رسالہ ”التقصیر فی التفسیر“ کو نہ صرف شامل کیا گیا ، بلکہ اس کی مشکل عبارتوں کو آسان بھی کردیا گیا ہے، جس کی وجہ سے اس رسالہ سے استفادہ آسان ہوگیا ہے ، چنانچہ نصِ قرآنی میں توجیہات کی حقیقت، حدود اور اس میں غلو کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے فتنہ کی نوعیت و مضرت کا اندازہ بھی اسی رسالہ سے ہوجاتا ہے۔

حکیم فخر الاسلام مظاہری ۲۷/ رجب المرجب/۱۴۳۶ھ۔ 17/ مئی/ 2015ء بروز پیر

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

عبرت کدہ (حضرت شعیب علیہ السلام قسط:۳) مولانا طارق محمود

﴿اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَعِبْرَۃً لِّاُوْلِی الْاَ بْصَارِ﴾

عبرت وبصیرت آمیز حیران کن کائناتی تاریخی اور شخصی حقائق

قومِ شعیب کے اعتراضات اور ان کے جوابات

قومِ شعیب کی حضرت شعیب سے کج بحثی وکٹ حجتی

حضرت شعیب علیہ السلام کی عبادت اور نماز پوری قوم میں مشہور ومعروف تھی کہ آپ بکثرت نوافل اور عبادت میں مشغول رہتے تھے، اس لئے جب حضرت شعیب نے اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور توحید کی تلقین اور ناپ تول میں کمی اور اس جیسی دوسری برائیوں سے منع کیا، تو بجائے منع ہونے کے حضرت شعیب پر طرح طرح کے اعتراضات کرنے لگے، اور ان کے خلاف مختلف قسم کی باتیں بنانے لگے۔

جن میں سے ایک بات یہ بھی تھی کہ تم جو ہر وقت یہ نمازیں وغیرہ پڑھتے رہتے ہو، اس نے تم کو یہ سکھایا ہے کہ ہم اپنے ان معبودوں کی عبادت کرنا چھوڑ دیں، جن کی مدتِ دراز سے ہمارے باپ دادا عبادت کرتے چلے آرہے ہیں، اور ہم اپنے مالوں میں خودمختار نہ رہیں، اپنے اموال میں اپنی مرضی سے کوئی تصرف نہ کرسکیں، بلکہ اپنے معاملات بھی آپ سے پوچھ پوچھ کر کیا کریں کہ کیا چیز حلال ہے اور کیا چیز حرام ہے؟ [1]

چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

قَالُوا یَاشُعَیْبُ أَصَلَاتُکَ تَأْمُرُکَ أَنْ نَتْرُکَ مَا یَعْبُدُ آبَاؤُنَا أَوْ أَنْ نَفْعَلَ فِي أَمْوَالِنَا مَا نَشَاءُ إِنَّکَ لَأَنْتَ الْحَلِیمُ الرَّشِیدُ (سورۃ ھود، رقم الآیۃ ۸۷)

---

[1] وروی أن شعیبا علیہ السلام کان کثیر الصلاۃ، مواظبا علی العبادۃ فرضھا ونفلھا ویقول :الصلاۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر، فلما أمرھم ونھاھم عیروہ بما رأوہ یستمر علیہ من کثرۃ الصلاۃ، واستھزء وا بہ فقالوا ما أخبر اللہ عنھم .وقیل :إن الصلاۃ ھنا بمعنی القراء ۃ، قالہ سفیان عن الأعمش، أی قراء تک تأمرک، ودل بھذا علی أنھم کانوا کفارا .وقال الحسن :لم یبعث اللہ نبیا إلا فرض علیہ الصلاۃ والزکاۃ(تفسیر القرطبی، ج۹ ص۸۷، سورۃ ھود)

Idara Ghufran

یعنی ’’انہوں نے کہا اے شعیب! کیا تیری نماز تجھے یہ حکم دیتی ہے کہ ہم ان چیزوں کو چھوڑ دیں جنہیں ہمارے باپ باپ دادا پوجتے تھے یا اپنے مالوں میں اپنی خواہش کے مطابق معاملہ نہ کریں، تم تو بڑے بردبار اور سمجھدار معلوم ہوتے ہو‘‘

یہ بات بطور استہزاء و تمسخر کہہ رہے تھے، کہ بس زیادہ بزرگ نہ بنئے، کیا ساری قوم میں ایک آپ ہی بڑے عقلمند، باوقار اور نیک چلن رہ گئے ہیں؟ باقی ہم اور ہمارے بزرگ سب جاہل اور گمراہ ہی رہے؟

بعض مفسرین کے بقول قومِ شعیب نے جب خود اپنی زبان سے یہ اقرار کیا کہ آپ ’’حلیم‘‘ اور ’’رشید‘‘ ہیں، تو یہ بات حضرت شعیب علیہ السلام کی عقل کے کامل ہونے پر دلالت کرتی ہے، اور جس شخص کی عقل کامل ہو، تو وہ ہمیشہ اچھا اور خیر والا راستہ ہی اختیار کرتا ہے، اور دوسروں کو بھی اسی کی دعوت دیتا ہے، تو گویا کہ قومِ شعیب نے خود اپنی زبان سے حضرت شعیب کی عقل کے کامل ہونے کا اقرار کرلیا، اسی لئے حضرت شعیب نے فرمایا کہ جب تم نے میری عقل کے کامل ہونے کا اقرار کرلیا، تو تم بھی اسی چیز کو اختیار کرو، جس کو میں نے اپنے لئے اختیار کیا ہے، اور یہی سیدھا اور اصلاح والا راستہ ہے، جو کہ اللہ کی وحدانیت ہے، اور ناپ تول میں کمی بیشی کو چھوڑنا ہے، اور میں بھی اسی پر ہمیشہ عمل کرتا ہوں، اور یہی طریقہ بہترین اور عزت والا طریقہ ہے، نہ کہ وہ طریقہ جس پر تم عمل کرتے ہو۔ [1]

حضرت شعیب کا جواب

حضرت شعیب کی مخلصانہ دعوت اور ہمدردی سے بھری ہوئی نصیحت کا جواب قومِ شعیب نے اس قدر تلخ دیا، لیکن حضرت شعیب علیہ السلام نے باوجود یہ تلخ جواب سننے کے پھر بھی اپنی قوم کے ساتھ خیرخواہانہ رویہ رکھا، اور اپنی قوم کو اس دلسوزی کے ساتھ دعوت دیتے ہوئے فرمایا کہ مجھے اس بات کا جواب دو اگر مجھے اپنے رب کی طرف سے حق پر ہونے کی دلیل اور شہادت ملی ہوئی ہو، اور اللہ تعالیٰ نے مجھے بہترین ظاہری اور باطنی رزق بھی عطا فرمایا ہو، اور اس کے ساتھ ساتھ وحی اور نبوت کا انعام بھی مجھ پر فرمایا ہو، تو ان

---

[1] قال الإمام فخر الدين الرازى :وتحقيق الكلام فيه أن القوم اعترفوا فيها بأنه حليم رشيد وذلک يدل على كمال العقل و كمال العقل يحمل صاحبه على اختيار الطريق الأصوب الأصلح فكأنه عليه السلام قال لهم لما اعترفتم بكمال عقلى فاعملوا أن الذى اخترته لنفسى هو أصوب الطرق وأصلحها وهو الدعوة إلى توحيد الله وترک البخس والنقصان فأنا مواظب عليها غير تارک لها فاعلموا أن هذه الطريقة خير الطرق وأشرفها لا ما أنتم عليه(تفسير الخازن، ج۲ص۴۹۹، سورة هود)

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

سارے انعامات کے باوجود بھی تمہاری رائے یہ ہو کہ میں تمہاری طرح گمراہی اور ظلم والا راستہ اختیار کرو، اور حق بات تم لوگوں کو نہ پہنچاؤں۔ [۱]

اور اس بات پر بھی تم توجہ کرو کہ میں جس چیز سے تم لوگوں کو روکتا ہوں میں خود بھی اس کے پاس نہیں جاتا، اور نہ ہی اس عمل کا ارتکاب کرتا ہوں، اور اگر میں تمہیں کسی چیز سے منع کرتا، پھر اس کا ارتکاب کرتا، تو تمہیں اعتراض کرنے کا حق حاصل تھا۔ [۲]

اور میرا مقصد اور میری یہ ساری جدوجہد اور تمہیں بار بار فہمائش کرنا صرف اس لئے ہے کہ تمہاری اصلاح ہو جائے، اور تم اللہ کی وحدانیت پر ایمان لا کر گناہوں والے کام چھوڑ دو۔

اور اس کے ساتھ ساتھ حضرت شعیب نے یہ بھی فرمادیا کہ یہ سب کچھ جو میں کر رہا ہوں، صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی توفیق اور اس کی مدد سے کر رہا ہوں، ورنہ میری کوئی حیثیت نہیں، اور میں صرف اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہوں، اور اپنے ہر کام میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

چنانچہ قرآن مجید کی سورہ ہود میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

قَالَ يَاقَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كُنتُ عَلَى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّي وَرَزَقَنِي مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا وَمَا أُرِيدُ أَنْ أُخَالِفَكُمْ إِلَى مَا أَنْهَاكُمْ عَنْهُ إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ(سورة هود، رقم الآية ۸۸)

یعنی ”حضرت شعیب نے کہا کہ اے میری قوم! دیکھو تو سہی اگر مجھے اپنے رب کی طرف سے سمجھ آ گئی ہے اور اس نے مجھے عمدہ روزی دی ہے اور میں یہ نہیں چاہتا کہ جس کام سے تمہیں منع کروں میں اس کے خلاف کروں، میں تو اپنی طاقت کے مطابق اصلاح ہی چاہتا ہوں اور مجھے تو صرف اللہ ہی سے توفیق حاصل ہوتی ہے میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں“۔

(جاری ہے............)

---

[۱] قال يا قوم أرأيتم إن كنت على بينة بصيرة وبيان واضح من ربى بالوحى والنبوة ورزقنى منه اى من الله بلا كد منى فى تحصيله حال من رزقا قدم عليه لكونه نكرة رزقا حسنا حلالا قيل كان شعيب عليه السلام كثير المال(التفسير المظهرى، ج۵ ص ۱۰۰، سورة هود)

[۲] (وما أريد أن أخالفكم) فى موضع نصب ب "أريد ."(إلى ما أنهاكم عنه) أى ليس أنهاكم عن شى وأرتكبه كما لا أترك ما أمرتكم به(تفسير القرطبى، ج۹ ص ۸۹، سورة هود)

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

طب وصحت مفتی محمد رضوان

آڑو (Peach)

آڑو کو عربی زبان میں ''خوخ'' اور ''الدراق'' اور فارسی زبان میں ''ہلو'' اور انگریزی زبان میں پیچ (Peach) کہا جاتا ہے۔

موسمِ گرما کے پھلوں میں آڑو کو بھی شمار کیا جاتا ہے،طبی اعتبار سے آڑو غذائیت سے بھرپور پھل ہے۔

آڑو انسانی صحت کے لئے نہایت مفید ہے،اور آڑو سے انسانی جسم کو بے انتہا فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

آڑوں کے کیمیائی تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ اس میں چار اعشاریہ چھ (4.6) فیصد شکر، دو (2) فیصد لحمیاتی مادوں کے علاوہ اور دوسرے اہم معدنی اجزا مثلاً لوہا، چونا اور فارسفورس بھی موجود ہیں، اس کے علاوہ آڑو میں وٹامن اے، بی اور سی کی کافی مقدار پائی جاتی ہے۔

آڑو کے دیگر اجزا میں رابوفلادین، نیاسین، کیلشیم، پروٹین اور کاربوہائیڈریٹس بھی شامل ہیں۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ آڑو کے اندر کیلوریز خاصی کم پائی جاتی ہے، بلکہ چربی کی مقدار صفر کے قریب ہے، تاہم آڑو میں فائبر، وٹامنز اور منرلز خاصی مقدار میں پائے جاتے ہیں۔

آڑو 80 فیصد سے زائد پانی اور ڈائٹری فائبر کی بھرپور مقدار کی وجہ سے وزن پر قابو پانے اور وزن کم کرنے کے لئے بھی مفید سمجھا جاتا ہے۔

آڑو کی خاص بات یہ ہے کہ یہ شوگر کے مریضوں کے لئے نقصان دہ نہیں، بلکہ ان کے لئے انتہائی مفید ہے، یہ شوگر کے مریضوں کے لبلبہ کے فعل کو درست اور بہتر کرتا ہے، معدے اور جگر کو طاقت دیتا ہے۔

ماہرین کے مطابق آڑو جلد کو صحت منداور خوبصورت بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے، اور پیٹ کے چھوٹے بڑے کیڑوں سے نجات بلکہ ان کی آئندہ افزائش روکنے کے لئے بھی مفید ہے۔

آڑو قبض دور کرنے کے ساتھ ساتھ جسم اور بطورِ خاص معدہ، جگر اور آنتوں سے زہریلے فضلات کو خارج کرتا ہے، اور جسم میں غدود اور رسولیوں کی پیداوار کو روکنے کے علاوہ جوڑوں کے درد میں مبتلا افراد کے لئے بھی مفید پایا گیا ہے۔

آڑو کے اندر موجود فائبر کی کثرت انسان کو دردناک السر اور کینسر جیسے مہلک مرض سے بھی محفوظ رکھتی اور

Idara Ghufran

نجات دلاتی ہے، کیونکہ آڑو کے اندر کینسر کے خلاف سب سے بڑی مزاحمت کرنے والا مادہ وٹامن اے موجود ہوتا ہے۔

آڑو کا استعمال دل کے دورے سے بچنے میں بھی معاون ہے، ماہرین کا کہنا ہے کہ آڑو میں موجود وٹامن سی کا مادہ دل کے دورے کے خطرے کو کافی حد تک کم کرتا ہے، اس کے استعمال سے خون میں چکنائی کی سطح کم ہوتی ہے جبکہ مدافعتی نظام بھی مضبوط ہوتا ہے۔

آڑو خون کی رَگوں میں سختی دور کر کے ہائی بلڈ پریشر کو اعتدال پر لاتا ہے، اور سانس کو ترتیب میں لانے اور دورانِ خون کو متوازن رکھنے کا اہم سبب بنتا ہے۔

آڑو میں موجود پوٹاشیم اور غذائی ریشہ کے ساتھ گردوں کو بہتر کام کرنے کی صلاحیت حاصل ہوتی ہے۔

آڑو آنکھوں کو مخصوص غذائی اجزاء فراہم کرتا ہے، اسی لئے یہ بینائی کی حفاظت اور نظر کی قوت اور تیزی کے لئے معاوِن اور آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے اور جھریوں کے خاتمے کے لئے بھی مفید ہے۔

آڑو کے ذریعہ وٹامن ای اور ڈی کا تیز تر حصول ممکن ہوتا ہے، اور اس کے ذریعہ کمزور نظامِ ہضم اور استھما (یعنی دَمہ) جیسی بیماریوں سے بھی افاقہ ہوسکتا ہے۔

آڑو منی اور لیکوریا کے جریان اور بواسیر کے مرض کے لئے بھی مفید ہے، اور دماغ کی طاقت کا بھی باعث ہے۔

آڑو معدے کی تیزابیت اور خون کی گرمی کو دور کر کے نیا خون پیدا کرتا ہے، اور فولاد سے بھرپور ہونے کے باعث جسم میں خون کی کمی کو دور کرتا ہے، اور گرمی کی شدت سے جلد پر ہونے والی سوزش سے بھی نجات دلانے کا باعث ہے، اس کے استعمال سے پھوڑے پھنسیوں اور اس طرح کی دوسری بیماریوں سے افاقہ حاصل ہوتا ہے۔

جن لوگوں کو گرمیوں میں بھوک نہ لگتی ہو، اور پیاس شدت سے لگتی ہو، قبض رہتا ہو، چڑچڑا پن پیدا ہوتا ہو، خون میں حدت اور جوش زیادہ ہو، ان کے لئے آڑو انتہائی مفید پایا گیا ہے۔

کھانے سے تقریباً آدھا گھنٹہ پہلے ایک دو آڑو کھانے سے معدے کی تیزابیت اور گرمی دور ہوجاتی ہے۔

اور آڑو قوتِ باہ یعنی مردانگی طاقت کو بھی بڑھاتا ہے۔

آڑو گرم اور خشک بخارات کو سر کی طرف چڑھنے سے روکتا ہے، صفراء اور پیاس کے غلبہ کو ختم کرتا ہے، اور گرمی کے بخاروں میں بھی مفید ہے، بخار میں میٹھا آڑو کھانے سے فوری طبیعت میں بشاشت پیدا ہوتی ہے۔

Idara Ghufran

آڑو چھلکے سمیت زود ہضم اور قبض کشا ہے، البتہ کمزور ہاضمہ والوں کے لئے آڑو چھلکے سمیت کھانا نقصان دہ ہے۔ بعض ماہرین کی رائے کے مطابق سب سے اچھا آڑو وہ شمار کیا جاتا ہے، جس کی گٹھلی آسانی گودے سے علیحدہ ہو جائے، اور اس کا چھلکا رنگا رنگ ہو۔

چہرے پر آڑو کا عرق لگایا جائے تو جلد نرم اور ملائم ہو جاتی ہے۔

آڑو کے پھولوں کو اطباء کالی کھانسی کے علاج کے لیے استعمال کرتے ہیں، اور آڑو کے پھولوں کو پیٹ کے کیڑوں کی دوا مار کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

آڑو کی گٹھلی یا بیجوں کا تیل کان کے درد اور بہرے پن کے لئے مفید ہے، اور بالوں کی زیبائش کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

آڑو کو سادہ طریقہ پر استعمال کرنے کے علاوہ اس کا مشروب بنا کر یا دوسرے مرکبات میں شامل کر کے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

آڑو کا شربت بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ اچھے بڑے بڑے آڑو ایک کلو، چینی ڈیڑھ کلو، پانی ایک کلو لیں، اس کے بعد آڑو چھیل کر اس کے ٹکڑے کر لیں اور اندر سے گٹھلی نکال دیں، اور چینی کو پانی میں ڈال کر چولھے پر چڑھا دیں اور ایک جوش آنے پر آڑو اس میں ڈال دیں، دو چار منٹ پکنے دیں، جب آڑو گل جائے تو اتار لیں، اتارنے سے پہلے دیکھ لیں اگر شربت ایک تار ہو گیا ہو، تو اب اسے ٹھنڈا ہونے دیں، ٹھنڈا ہونے پر اس کو باریک کپڑے سے چھان لیں اور بوتلوں کو خشک کر کے یہ شربت ان میں بھر لیں۔

آڑو کا کسٹرڈ بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ آڑو چار عدد، کسٹرڈ دو پیکٹ، دودھ ایک لیٹر، چینی آدھی پیالی لیں، اس کے بعد آڑو کو دھو کر اور صاف کر کے بیچ میں سے کاٹ کر گٹھلی نکال دیں اور باقی گودے کے گول گول قتلے کاٹ لیں، پانی یا دودھ میں کسٹرڈ گھول لیں، دودھ ایک دیگچی میں ڈال کر چولہے پر چڑھا دیں، جب ابلنے لگے تو اس میں کسٹرڈ ڈال دیں اور ساتھ ساتھ چمچہ ہلاتے جائیں، تا کہ گٹھلی نہ بننے پائے، تھوڑا سا گاڑھا ہونے پر چینی ڈال دیں اور مزید پکائیں، گاڑھا ہو جائے تو اتار لیں اور ٹھنڈا ہونے کے لئے رکھ دیں، ٹھنڈا ہو جائے تو ایک شیشے کے پیالے میں ڈالیں اور اوپر آڑو کے قتلے سجا کر فریج میں رکھ دیں، جم جائے تو نکال لیں اور استعمال کریں۔

اطباء نے آڑو کی مقدارِ خوراک پانچ دانہ سے سات دانہ تک بتلائی ہے، اور آڑو کا مصلح شہد اور ادرک کو قرار دیا ہے، اور آڑو کے مزاج کو سرد اور تر قرار دیا ہے (ملاحظہ ہو: کتاب المفردات، ص ۵۷) واللہ اعلم

Idara Ghufran

اخبارِ ادارہ مولانا محمد امجد حسین

ادارہ کے شب وروز

☐......۴،۱۱،۱۸،۲۵/رجب المرجب کو متعلقہ مساجد میں حسب معمول وعظ ومسائل کی مجالس ہوئیں۔

☐......جمعہ ۴/رجب کو حضرت مدیر صاحب مع والدہ انڈیا کے سفر پر تشریف لے گئے، جمعرات ۱۷رجب کی شام سفر سے واپس بخیریت پہنچے بحمد اللہ (سفر گزشت اندرونی صفحات پر ملاحظہ ہو)

☐......یکم رجب، منگل جناب ناظم حکیم فیضان صاحب زید فضلہ کی راولپنڈی کارڈیالوجی ہسپتال میں اینجیوگرافی ہوئی، آپ کو دل کا عارضہ ہے، اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائیں۔

☐......۵/رجب ہفتہ کو مولانا عبدالسلام صاحب کے قریبی عزیز چار ماہ پمز اسلام آباد میں داخل وزیر علاج رہنے کے بعد انتقال فرما گئے، اس کے ہفتہ عشرہ بعد آپکے تایا صاحب فیصل آباد میں انتقال فرما گئے، مولانا دونوں جگہ جنازوں میں شریک ہوئے، اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے، آمین۔

☐......۵/رجب کو بندہ امجد فیصل آباد پھر وہاں سے ظفروال (ضلع نارووال) کے سفر پر گیا، دوسرے دن رات کو واپسی ہوئی۔

☐......۸/رجب مولانا طارق محمود صاحب مع اہل خانہ اپنے گاؤں زیارت والدین کے لئے چند یوم کی رخصت پر گئے۔ اتوار ۱۳/رجب کو واپسی ہوئی۔

☐......۹/رجب کو مفتی محمد یونس صاحب، مولانا عبدالسلام صاحب اور بندہ امجد چک شہزاد میں جناب حاجی غفار الحق صاحب زید فضلہٗ (خازن ادارہ غفران) کے ہاں گئے، آپ کی والدہ مرحومہ کی تعزیت کی، اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند فرمائے، آمین۔

☐......۱۱/رجب کو اسلام آباد کے سالانہ تبلیغی اجتماع (جو آج سے شروع ہوا) میں ادارہ غفران کے بعض اساتذہ شریک ہوئے۔

☐......۱۷/رجب جمعرات، بندہ امجد کے برادر نسبتی جناب قاری حسین احمد صاحب مع والدہ واہلیہ واپس کراچی کے لئے صبح تیز گام ایکسپریس سے روانہ ہوئے، دوسرے دن دوپہر کو بحمد اللہ بعافیت پہنچ گئے۔

☐......درج ذیل طلباء کرام کا ذیل کی تاریخوں میں حفظ قرآن مجید مکمل ہوا اور دعائیہ مجالس وتقریبات ہوئیں۔

۱۹/رجب ارباز خان، ۲۰/رجب محمد ساجد اور محمد عبداللہ محبوب، ۲۱/رجب محمد شہریار، ۲۳/رجب محمد حاشر، ۲۷/رجب محمد اویس۔ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو مدت العمر قرآن مجید سے وابستگی نصیب فرمائے، عمل کی توفیق اور دین پر استقامت بخشے، آمین۔

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

❑......۲۱/رجب مولانا ابراہیم خلیل (خلف الرشید مولانا خلیل احمد مرحوم، سابق مہتمم مدرسہ عربیہ تبلیغی مرکز زکریا مسجد)اور ان کے چچا صاحب جو مقبوضہ کشمیر سے تشریف لائے ہیں، مہمان ہیں، دارالافتاء میں حضرت مدیر صاحب سے ملاقات کے لئے آئے۔عصر تا قبل از مغرب نشست رہی۔

❑......۲۴/رجب جمعرات حضرت مدیر صاحب کی معیت میں بعض احباب ادارہ ظہر کے وقت تفریح و ہواخوری کے لئے ایوب پارک گئے، عصر کے وقت واپسی ہوئی۔

❑......۲۷/رجب، اتوار، بعد عصر، حضرت مدیر صاحب ، جناب نثار قریشی صاحب کی دعوت پر ان کے صاحبزادے کی دوکان کی افتتاح کے سلسلہ میں دعاء کے لئے آشیانہ سنٹر (مری روڈ، راولپنڈی) تشریف لے گئے، قبل مغرب واپسی ہوئی۔

❑......حضرت مدیر صاحب کے بہنوئی جناب عابد خان صاحب گذشتہ دو ماہ سے شدید علیل اور ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں، قارئین سے ان کے لئے دعائے صحت کی درخواست ہے۔

Idara Ghufran

اخبارِ عالم

حافظ غلام بلال

دنیا میں وجود پذیر ہونے والے اہم ومفید حالات وواقعات، حادثات وتغیرات

✍ 21/اپریل/2015ء، یکم/رجب المرجب/1436ھ: پاکستان: اقتصادی راہداری، توانائی سمیت 51 پاک چین معاہدے، 8 منصوبوں کا افتتاح ✍ 22/اپریل: سعودی عرب کا یمن میں باغیوں کے خلاف فوجی آپریشن ختم، اہداف حاصل کرلئے، فوجی ترجمان ✍ 23/اپریل: پاکستان: اصلاحات کمیٹی کا اجلاس، الیکشن کمیشن کو توہینِ عدالت کا اختیار دینے پر اتفاق ✍ 24/اپریل: پاکستان: کراچی این اے 246 ضمنی الیکشن متحدہ کا امیدوار 93 ہزار ووٹ لے کر کامیاب، پی ٹی آئی کو 23، جماعت اسلامی کو 9 ہزار ووٹ ملے ✍ 25/اپریل: پاکستان: گرینڈ مسجد، بحریہ ٹاؤن: امامِ کعبہ کی امامت میں ہزاروں افراد نے نمازِ جمعہ ادا کی ✍ 26/اپریل: نیپال میں خوفناک زلزلے سے قیامتِ صغریٰ، سینکڑوں عمارتیں منہدم، ہزار افراد جاں بحق وزخمی ✍ پاکستان: کنٹونمنٹ الیکشن: ن لیگ 68 سیٹیں لے کر سرفہرست، 55 آزاد امیدوار، تحریکِ انصاف کے 43 امیدوار کامیاب ✍ 27/اپریل: پاکستان: خیبر پختونخوا میں طوفانی بارشوں سے تباہی، 40 جاں بحق ✍ 28/اپریل: پاکستان: جنریٹر نہ چلنے سے این آئی ایچ میں 44 کروڑ کی ویکسین خراب ✍ 29/اپریل: پاکستان: دوکانیں رات 8 بجے بند کرانے کے خلاف اسلام آباد میں مکمل شٹر ڈاؤن، تاجروں کی سڑکیں جام کرنے کی دھمکی ✍ 30/اپریل: سعودی کابینہ میں ردوبدل، شہزادہ فیصل اور سعود الفیصل سبکدوش، محمد بن نائف ولی عہد، عادل الجبیر وزیر خارجہ مقرر ✍ یکم/مئی: پاکستان: سپریم کورٹ، اردو کو سرکاری زبان کا درجہ دینے میں تاخیر پر ذمہ داروں کے تعین کا حکم ✍ 02/مئی: پاکستان میں 67 لاکھ بچے سکول نہیں جاتے، یونیسکو ✍ 03/مئی: پاکستان: اسلام آباد میں یکساں نظامِ صلاۃ پر عمل درآمد شروع ✍ 04/مئی: پاکستان: دادو، باراتیوں کی بس بجلی کی تاروں سے ٹکرا گئی، 13 جاں بحق، 35 زخمی ✍ 05/مئی: پاکستان: وزیر اعظم نے ملازمین کے لئے اسلام آباد میں 2 رہائشی سیکٹرز کی منظوری دے دی ✍ 06/مئی: پاکستان: ''را'' دہشت گردی بڑھانے میں ملوث، کور کمانڈرز کا سخت نوٹس ✍ 07/مئی: پاکستان: 70 سے زائد افسران کی گریڈ 20 اور 21 میں ترقی کی منظوری ✍ 08/مئی: پاکستان: سینیٹر رفیق جوانہ گورنر پنجاب مقرر ✍ 09/مئی: پاکستان: گلگت، ہیلی کاپٹر حادثے میں ناروے، فلپائن کے سفیروں سمیت 7 جاں بحق ✍ 10/مئی: پاکستان: دہشت گرد کے خاندان کو بھی سزا ہوگی، خیبر پختونخوا حکومت کا اشتہار

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

✍ 11/مئی: پاکستان: سنجیدہ شکایات پر 6 حج کمپنیوں سے 200 افراد کا کوٹہ واپس ✍ 12/مئی: پاکستان: سپریم کورٹ، سعد رفیق کی رکنیت بحال، ٹریبونل کا فیصلہ معطل ✍ 13/مئی: پاکستان: مچھ، صولت مرزا کو پھانسی دے دی گئی، نوجوان غیر قانونی سرگرمیوں سے دور رہیں، آخری پیغام ✍ 14/مئی: پاکستان: کراچی، بس میں گھس کر دہشت گردوں کی فائرنگ، 44 جاں بحق ✍ 15/مئی: پاکستان: حج قرعہ اندازی، 71684 خوش نصیبوں کا انتخاب ✍ 16/مئی: پاکستان: بلوچستان اسمبلی میں اپوزیشن رہنما مولانا عبدالواسع قاتلانہ حملے میں بال بال بچ گئے ✍ 17/مئی: جیل توڑنے کا مقدمہ، مصر کے معزول صدر مرسی سمیت 100 افراد کو سزائے موت ✍ 18/مئی: پاکستان: دشمن ایجنسیوں کے 140 جاسوس گرفتار، غیر ملکی مداخلت کا معاملہ عالمی سطح پر اٹھانے کا فیصلہ ✍ 19/مئی: پاکستان: پاکستانی کمپنی ''ایگزیکٹ'' جعلی ڈگریوں کے کروڑوں ڈالر فراڈ میں ملوث، نیویارک ٹائمز نے فراڈ کھول دیا ✍ 20/مئی: پاکستان: جعلی ڈگری فراڈ کیس ''ایگزیکٹ'' کے دفاتر پر چھاپے، 45 ملازمین گرفتار، کمپیوٹرز ریکارڈ قبضے میں لے کر تحقیقات شروع۔

الحجامہ سنٹر

إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ، أَوْ إِنَّ مِنْ أَمْثَلِ دَوَائِكُمُ الْحِجَامَةَ (ترمذی)

ترجمہ: تم جس چیز سے (بیماریوں کی) دواء وعلاج کرتے ہو، اُس میں افضل چیز حجامہ ہے،

یا یہ فرمایا کہ تمہاری دواؤں میں سب سے بہتر دواء حجامہ ہے (ترمذی، بخاری، مسلم)

﴿برائے خواتین﴾

(۱)......اہلیہ عمران رشید (ڈاک خانہ ٹیوب ویل والی گلی نمبر 4، ڈھوک فرمان علی، راولپنڈی۔

فون نمبر: 0321-5349001-0331-5534900)

﴿برائے مرد حضرات﴾

(2)......مولانا عبدالمجید صاحب، بنی، راولپنڈی۔ فون نمبر: 0314-5125521

زیرِ انتظام: عمران رشید، ڈھوک فرمان علی، راولپنڈی

فون: 0333-5187568

Idara Ghufran